بینک دولت پاکستان

مالی استحکام کا جائزہ

2023ء

مالی استحکام کا جائزہ

2023ء

05 جولائی 2024ء

بینک دولت پاکستان

مالی استحکام کا جائزہ

بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی

سالانہ رپورٹ

برائے سال 2023ء

© بینک دولت پاکستان 2024ء
شعبہ مالی استحکام

ایک جلد میں اشاعت

مالی استحکام کے جائزے پر سالانہ رپورٹ

مطبع: پاکستان سیکیورٹی پرنٹنگ پریس کارپوریشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ۔ شعبہ مطبوعات، کراچی

تعدادِ طباعت:

صفحات کی تعداد: 178

ویب لنک

QR Code

تاریخِ طباعت: جولائی 2024ء

تعلیمی اور غیر تجارتی مقاصد سے اس کی نقل کی جاسکتی ہے بشرطیکہ ماخذ درج کیا جائے۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز

جناب جمیل احمد (چیئرپرسن)
گورنر، بینک دولت پاکستان

جناب امداد اللہ بوسال
سیکریٹری، وزارتِ خزانہ،
حکومتِ پاکستان

ڈاکٹر علی چیمہ
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

ڈاکٹر سید اکبر زیدی
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

جناب نجف یاور خان
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

جناب فواد انور
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

جناب زاہد ایف ابراہیم
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

جناب محفوظ علی خان
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

جناب محمد علی لطیف
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

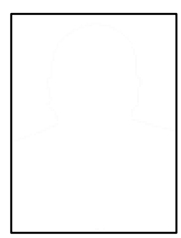

کارپوریٹ سیکریٹری
جناب فیاض الرحمٰن

بورڈ آف ڈائریکٹرز

جناب جمیل احمد (چیئرپرسن)
گورنر، بینک دولت پاکستان

جناب امداد اللہ بوسال
سیکریٹری، وزارتِ خزانہ،
حکومتِ پاکستان

ڈاکٹر علی چیمہ
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

ڈاکٹر سید اکبر زیدی
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

جناب نجف یاور خان
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

جناب فواد انور
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

جناب زاہد ایف ابراہیم
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

جناب محفوظ علی خان
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

جناب محمد علی لطیف
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر

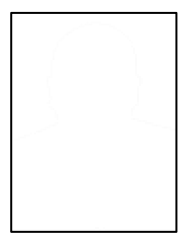

کارپوریٹ سیکریٹری
جناب فیاض الرحمٰن

اظہارِ تشکر

تجزیہ کار:

ابواب:

عمومی جائزہ	عقیل احمد؛ امجد علی؛ عبدالرحمٰن انصاری
1. عالمی اور ملکی سطح پر پیش رفت	وسیم عباس؛ انعم نعیم؛ شہزاد احمد؛ عقیل احمد
2. مالی منڈیوں کا رویہ	عقیل احمد؛ امجد علی
3. بینکاری شعبہ–کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ	امجد علی
4. بینکاری شعبے کی لچک	انعم نعیم؛ شہزاد احمد؛ ڈاکٹر جمیل احمد؛ محمد عمر شنواری
5. خرد مالکاری بینک–کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ	عبدالرحمٰن انصاری
6. نان بینک مالی شعبہ	
ترقیاتی مالی ادارے	اجیت کمار پنجابی
نان بینک مالی ادارے	عاطف عالم
بیمہ اور تکافل کمپنیاں	عاطف عالم، ایمن فضل
7. کارپوریٹ شعبہ	رابعہ احمد، محمد معیز صدیقی
8. مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر	ایمن فضل
9. ضوابطی اور نگرانی کی پیش رفتیں	ذیشان رفاقت

منتظم مطبوعہ ڈاکٹر جمیل احمد

ڈائریکٹر عامر حسن

ایگزیکٹو ڈائریکٹر شوکت علی

مطبوعات جائزہ کمیٹیاں:

انتظامیہ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی	سلیم اللہ (چیئرمین)؛ سید عرفان علی؛ محمد علی ملک؛ اختر جاوید؛ امین لودھی؛ فدا حسین؛ محمد ندیم حنیف؛ ڈاکٹر وقاص احمد اور عامر حسن
بورڈ کی تحقیق اور مطبوعات جائزہ کمیٹی	ڈاکٹر ایس اکبر زیدی (چیئرمین)؛ ڈاکٹر علی چیمہ؛ اور زاہد ایف ابراہیم

آراء اور تبصروں اور اعداد و شمار سے متعلق تعاون پر شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ، زری پالیسی، تحقیق، بنیادی شماریات؛ ڈیٹا سروس اور اختراعات؛ ملکی بازار و زری انتظام؛ ایس ایم ای ہاؤسنگ اور پائیدار مالیات؛ نظام ادائیگی پالیسی و نگرانی؛ اور نقل و حمل کی فراہمی پر کارپوریٹ خدمات اور اسٹریٹجک پلاننگ؛ نیز شعبۂ بیرونی ابلاغ کا بھی شکریہ۔

ترجمہ ٹیم

نگراں

سہیل انجم

مترجمین

شجاعت علی

منصور احمد

حمیرا اشرف

فیضان رحیم

محمد خالد حسین

مالی استحکام کا جائزہ (ایف ایس آر) بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی سالانہ رپورٹ ہے، جو اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ، 1956ء کی شق 39 کی ذیلی شق (3)، جن میں جنوری 2022ء میں ترمیم کی گئی، میں بیان کردہ تقاضوں کے مطابق تیار اور شائع کی جاتی ہے۔

ابواب

	عمومی جائزہ	**1**
1	**عالمی اور ملکی سطح پر پیش رفت**	**13**
1.1	عالمی اقتصادی تحرکات	15
1.2	ملکی اقتصادی پیش رفت	18
2	**مالی منڈیوں کا رویہ**	**29**
2.1	بازارِ مبادلہ	32
2.2	بازارِ زر	36
2.3	ایکویٹی مارکیٹ	39
3	**بینکاری شعبہ-کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ**	**45**
3.1	خطرہ قرض	52
3.2	خطرہ منڈی	53
3.3	خطرہ سیالیت	55
3.4	آپریشنل خطرہ	57
3.5	ادائیگی قرض کی صلاحیت	57
4	**شعبہ بینکاری کی لچکداری**	**61**
4.1	عمومی جائزہ اور منظرنامے کا ڈیزائن	63
4.2	بیس لائن منظرنامہ (ایس صفر)	63
4.3	مفروضاتی دباؤ کی جانچ کا منظرنامہ (ایس ون)	65
4.4	دباؤ کی جانچ: نظام کی سطح	66
4.5	نتائج: بینکاری اجزا کے بین شعبہ جاتی محرکات	68
5	خردمالکاری بینک-کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ	**79**
6	**غیر بینک مالی شعبہ-کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ**	
6.1	ترقیاتی مالی ادارے	**87**
6.2	غیر بینک مالی ادارے	95
6.2.1	انتظامِ اثاثہ کا زمرہ	97
6.2.2	غیر بینک مالی اداروں کا قرض گار زمرہ	101

6.3	بیمہ اور تکافل کمپنیاں	105
6.3.1	غیر حیاتی بیمہ اور جنرل تکافل زمرے	107
6.3.2	حیاتی بیمہ اور فیملی تکافل زمرہ	110
7	**کارپوریٹ شعبہ**	**115**
7.1	کارپوریٹ شعبے کی مالی جانچ	117
7.2	کے ایس ای 100 انڈیکس	120
7.3	شعبہ جاتی تجزیہ	120
8	**مالی منڈیوں کے انفرا اسٹرکچر**	**131**
8.1	نظامِ ادائیگی اور ان کی کارکردگی	133
8.2	نظامِ ادائیگی کے علاوہ ایف ایم آئیز	139
	منسلکہ الف-2023ء کے دوران ضوابطی اور نگرانی کی پیش رفتیں	**141**
	منسلکہ ب-مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) اخذ کرنے کے لیے مستعمل اظہاریے	149
	ضمیمہ جات	**153**
	فرہنگ	**165**

باکسز

باکس 1	اسٹیٹ بینک کا نظامیاتی خطرے کا سروے تیرھویں لہر (جنوری 2024ء)	10
باکس 1.1	بڑھتے ہوئے جغرافیائی سیاسی تناؤ اور بدلتے ہوئے عالمی مالیاتی حالات کے درمیان مالی استحکام کو خطرات	24
باکس 2.1	مارکیٹ کے ایس ای-100 فرموں کی قرضہ جاتی ساکھ اور استحکام کو کیسا سمجھتی ہے؟	43
باکس 3.1	اسلامی بینکاری ادارے: کارکردگی اور اصابت	59
باکس 4.1	ماحولیاتی خطرے کے منظر نامے کا تجزیہ	71
باکس 7.1	بینکنگ سیکٹر کے سرفہرست قرض لینے والے گروپوں کی مالی کارکردگی اور مضبوطی	127

تبصروں اور سوالات کے لیے: annual.report@sbp.org.pk

اعداد و شمار سے متعلق چند باتیں

مالی استحکام کا جائزہ 2023ء میں CY کو کیلنڈر سال اور FY کو مالی سال (جو کیلنڈر سال میں جولائی سے شروع ہوتا ہے اور اگلے کیلنڈر سال کے جون پر ختم ہوتا ہے)، جبکہ Q1 تا Q4 کیلنڈر سال یا مالی سال کی چار سہ ماہیوں اور H1 اور H2 کیلنڈر سال یا مالی سال کی دو ششماہیوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ جہاں کہیں حتمی تاریخ بیان کرنا مقصود تھا، وہاں تاریخیں مکمل شکل میں دی گئی ہیں (مثال کے طور پر، 29 نومبر 2021ء) جبکہ جہاں صرف مہینے کا بتایا گیا ہے وہاں مختصراً (مثلاً ستمبر – 21ء) اور مکمل شکل (مثال جیسے ستمبر 2021ء) دونوں طرح لکھا گیا ہے۔

یہ جائزہ مختلف اجزا کے مالی اداروں کے آڈٹ و غیر آڈٹ شدہ کھاتوں (جہاں دستیاب ہو) میں شامل اعداد و شمار پر مبنی ہے، جسے ذیل میں دیا گیا ہے:

- بینکوں (روایتی یا اسلامی)، ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز)، خرد مالکاری بینکوں (ایم ایف بیز) اور ادائیگی کے نظاموں کے بارے میں اعداد و شمار کی بنیاد غیر آڈٹ شدہ مالی گوشوارے ہیں جو کھاتوں کے سہ ماہی رپورٹنگ چارٹ (Quarterly Reporting Chart of Accounts-RCOA) اور دیگر ریٹرنز کے ذریعے اسٹیٹ بینک کو پہنچائے جاتے ہیں۔
- نان بینک مالی اداروں (این بی ایف آئیز) کے اعداد و شمار اسپیشلائزڈ کمپنیز ریٹرن سسٹم (ایس سی آر ایس) کے ذریعے ایس ای سی پی کو جمع کرائی گئی ماہانہ رپورٹس پر مبنی ہیں۔
- بیمہ کمپنیوں کے اعداد و شمار بیمہ کمپنیوں کی ویب سائٹس سے اخذ کردہ آڈٹ شدہ اور غیر آڈٹ شدہ مالی گوشواروں اور ایس ای سی پی کو جمع کرائے گئے ضوابطی گوشواروں پر مبنی ہوتے ہیں۔

کارپوریٹ شعبے سے متعلق ڈیٹا سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان، اسٹیٹ بینک آف پاکستان، پاکستان اسٹاک ایکسچینج، بلومبرگ اور کمپنیوں کے مالی گوشواروں سے لیا گیا ہے۔

گورنر کا پیغام

2021ء میں کووڈ19 وبا سے تیز بحالی کے بعد، 2022ء کے دوران عالمی اقتصادی نمو کی رفتار کم ہوگئی، اور یہ رجحان 2023ء کے دوران بھی جاری رہا۔ یہ کمی مہنگائی کے مضبوط دباؤ اور اس کے نتیجے میں متعدد ترقی یافتہ، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں زری پالیسی کے سخت موقف کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم، سخت زری پالیسی کے ساتھ صارفین کی ماند ہوتی طلب، عالمی رسدی زنجیروں کی بحالی اور اجناس کی قیمتوں میں کمی نے 2023ء کے دوران مہنگائی کو نیچے کی سمت گامزن کر دیا جو 2022ء میں اپنی بلند ترین سطح پر تھی۔ تاہم، سخت زری اور مالی حالات کے نتیجے میں پیدا ہونے والی کمزوریاں مارچ 2023ء کے دوران چند ترقی یافتہ معیشتوں کے بینکاری شعبے میں بحران کا باعث بنیں۔ تاہم، حکام کی جانب سے بروقت اقدامات نے اس کے وسیع تر اثرات کو روکنے اور عالمی مالی نظام کے استحکام کو برقرار رکھنے میں مدد فراہم کی۔

ترقی پذیر معیشتوں کو کئی محاذوں پر دباؤ کا سامنا رہا، جن میں قرض کی ادائیگی کے بڑھتے ہوئے اخراجات اور قرض کی پائیداری کے خدشات شامل ہیں۔ بڑھتی ہوئی جغرافیائی سیاسی کشیدگیاں، خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے تنازعے اور بحیرہ احمر میں افراتفری، عالمی تجارت میں رسدی زنجیر کی رکاوٹوں کے خطرات پیدا کر رہی ہیں، جو سرمایہ کاروں کے احساسات اور عالمی مالی منڈیوں پر اثرات مرتب کر سکتی ہیں۔

ملکی معیشت کو بھی بالخصوص بیرونی محاذ پر غیر معمولی اقتصادی دشواریوں کا سامنا رہا۔ 2023ء کے دوران مہنگائی کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی، جس نے گھرانوں کی خریداری کی قوت کو متاثر کیا۔ اسی دوران، کمزور آمدنی کے باعث بیرونی کھاتہ دباؤ کا شکار رہا، جس نے ملکی کرنسی پر بھی دباؤ ڈالا۔ ان دشواریوں سے نمٹنے کے لیے بینک دولت پاکستان نے سخت لیکن ضروری پالیسی اور ضوابطی اقدامات جاری رکھے، جن میں بروقت زری اور شرح مبادلہ کی پالیسیوں کے ساتھ دیگر انتظامِ طلب کے اقدامات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، اسٹیٹ بینک نے غیر ملکی زرمبادلہ کی منڈی میں شفافیت کو بہتر بنانے کے لیے مبادلہ کمپنیوں کے شعبے میں اصلاحات متعارف کرائیں۔ ان استحکامی اقدامات سے مطلوبہ نتائج حاصل ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ مہنگائی مئی 2023ء کی بلند ترین سطح سے بتدریج کم ہو رہی ہے؛ ملکی کرنسی نے اپنی پوزیشن مضبوط رکھی ہے اور 2023ء کے اختتام تک اس کی قدر میں اضافہ ہوا ہے؛ اور معیشت بحالی کی راہ پر گامزن ہے۔ تاہم، معیشت کو پائیدار نمو کی راہ پر ڈالنے اور اندرونی و بیرونی عدم توازن کو دور کرنے کے لیے حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ انتہائی ضروری ساختی اصلاحات نافذ کرے۔ ان اصلاحات میں مالیاتی یکجائی، ٹیکس کے دائرہ کار کو بڑھانا، قرض کی پائیداری کا حصول، اور پیداواری صلاحیت اور برآمدی مسابقت کو بہتر بنانا شامل ہیں۔

مشکل اقتصادی حالات کے باوجود، 2023ء کے دوران مالی نظام مستحکم رہا۔ بالخصوص بینکاری شعبہ، جس کا مالی شعبے کے اثاثوں میں تقریباً 80 فیصد حصہ ہے، مالی خدمات کی فراہمی، ادائیگیوں کی سہولت، مستحکم کارکردگی اور اپنی مالی اصابت برقرار رکھنے میں کامیاب رہا۔ بینکوں کے اثاثوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا، جو زیادہ تر بالخصوص سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوا۔ یہ اضافہ 2023ء کے دوران بیرونی مالی وسائل اور ٹیکس آمدنی کی کمی کی عکاسی کرتا ہے، جس کے نتیجے میں حکومت کو قرضوں کے لیے ملکی ذرائع پر زیادہ انحصار کرنا پڑا۔ تاہم، ایڈوانسز کی شرح نمو بھی کم رہی۔ اگرچہ امانتیں جمع کرنے کی رفتار بہتر ہوئی، تاہم بینکوں نے اثاثوں کی نمو کے لیے قرضوں پر بھی انحصار کیا۔ اس کے باوجود، بینکوں کی آمدنی زیادہ رہی، جس کی وجہ بلند شرح سود کے ماحول میں آمدنی پیدا کرنے والے اثاثوں کے حجم میں اضافہ تھا۔

مالی استحکام کے لیے جو خطرات سال کے آغاز پر نسبتاً بلند دکھائی دے رہے تھے، وہ دورانِ سال کم ہوگئے۔ بینکاری شعبے کے خطرہ قرض کے خاکے میں غیر فعال قرضوں کے لیے تموین کی مناسب کوریج کی وجہ سے کوئی سنگین خدشات سامنے نہیں آئے، حالانکہ 2023ء کے اختتام پر متعدی تناسب میں معمولی اضافہ ہوا، جو بنیادی طور پر قرضوں کی شرح نمو میں کمی کے باعث تھا۔ بینکاری شعبے کے ادائیگیِ قرض کے اشاریے، جیسے کہ شرحِ کفایتِ سرمایہ (سی اے آر)، مزید بہتر ہوئے، جس کی بنیادی وجہ بلند آمدنی تھی۔ یہ تناسب عالمی معیار اور ملکی کم از کم ضوابطی ضروریات سے کافی زائد تھا۔

بینکاری شعبے کے مختلف ممکنہ نامساعد حالات کے خلاف مزاحمت کا جائزہ لینے کے لیے اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے دباؤ کی جانچ (Stress Testing) کرتا ہے۔ تازہ ترین جائزے کے مطابق، بینکاری شعبہ آئندہ تین سالوں کے فرضی منظرنامے کے دوران مختلف شدید لیکن ممکنہ دھچکوں کے خلاف مزاحمت اور کفایتِ سرمایہ کی کم از کم ضروریات کی پاسداری برقرار رکھنے کا امکان رکھتا ہے۔ جہاں تک ابھرتے ہوئے نئے خطرات کا تعلق ہے، پاکستان میں موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق حادثات کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان کے بینکاری شعبے پر ممکنہ اثرات کے پیش نظر، اسٹیٹ بینک اپنی سالانہ دباؤ کی جانچ میں موسمیاتی خطرات کو شامل کر رہا ہے۔ اس سال کے مالی استحکام کے جائزے (ایف ایس آر) میں بھی ایک تفصیلی 'موسمیاتی خطرے کے منظرنامے کا تجزیہ' شامل ہے تاکہ طبعی اور تغیراتی خطرات کے ممکنہ اثرات کا جائزہ لیا جاسکے اور پاکستان کے بینکاری شعبے کے استحکام پر ان کے اثرات کو سمجھا جاسکے۔

مرکزی بینک تمام متعلقہ فریقوں کے ساتھ فعال طور پر رابطے میں ہے تاکہ نیم محروم زمروں، خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز)، زرعی شعبے، اور خواتین صارفین کی بینکاری ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ اسٹیٹ بینک بالخصوص ڈجیٹل ذرائع کے استعمال کو فروغ دے کر، ملک میں مالی شمولیت کو بڑھانے کے لیے کام کر رہا ہے، تاکہ معاشرے کے محروم زمروں کو رسمی مالی خدمات فراہم کی جاسکیں۔ 2023ء میں ڈجیٹل مالی پلیٹ فارمز متعارف کروائے جانے اور اپنانے کے سلسلے میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر، پانچ ڈجیٹل بینکوں کو اصولی منظوری دی گئی، نیز اسٹیٹ بینک کا فوری ادائیگی کا نظام، 'راست'، اپنی ترقی کی رفتار کو برقرار رکھے ہوئے ہے، جس کی رسائی 34 ملین صارفین سے تجاوز کر چکی ہے۔ نئی خصوصیات جیسے کہ 'پرسن ٹو مرچنٹ (P2M)' پلیٹ فارم متعارف کروائے جانے سے توقع ہے کہ اس مفت فوری ادائیگی کے نظام کو اپنانے میں مزید اضافہ ہوگا۔ حوصلہ افزا طور پر، بیرون ملک مقیم پاکستانیوں نے بھی اپنی چھاپ گہری کی ہے، کیونکہ روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس (آر ڈی اے) میں مجموعی آمدنی 7 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئی ہے، جبکہ 2023ء میں فعال آر ڈی اے کے حامل پاکستانیوں کی تعداد 6,50,000 سے زائد ہو چکی ہے۔

اسٹیٹ بینک بدلتے ہوئے اقتصادی اور مالی ماحول پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور مالی استحکام کو درپیش ابھرتے ہوئے خطرات سے مؤثر طور پر نمٹنے، مالی خدمات کے تسلسل کو یقینی بنانے اور معیشت میں قرض کی روانی کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار ہے۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ابھرتے ہوئے چیلنجز کا مؤثر انداز میں مقابلہ کرنے اور تیزی سے بدلتے ہوئے اقتصادی و مالی منظرنامے میں دستیاب مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اپنی آئندہ حکمت عملی کا خاکہ پیش کیا ہے۔ اس مقصد کے تحت پانچ سالہ اسٹریٹجک منصوبہ، یعنی ایس بی پی وژن 2028ء، متعارف کرایا گیا ہے۔ یہ وژن اسٹریٹجک مقاصد اور سرگرمیوں کا تعین کرتا ہے اور پانچ اہم پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتا ہے: حکمت آمیز ابلاغ، موسمیاتی تبدیلی، ٹیکنالوجی کی جدت طرازی، تنوع اور شمولیتی سوچ، پیداواریت اور مسابقت تاکہ قانونی مقاصد کو مؤثر اور کارگر طریقے سے حاصل کیا جاسکے۔ ہم اس وژن کو حقیقت میں بدلنے کے لیے پوری طرح پرعزم ہیں تاکہ اسٹیٹ بینک ایک معتبر، متحرک اور خودمختار مرکزی بینک کے طور پر پہچانا جائے، جس کے پاس اعلیٰ صلاحیتوں کی حامل ٹیم ہے، اور جو پاکستان کے عوام کی فلاح و بہبود کو بہتر بنانے میں نمایاں کردار ادا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

عمومی جائزہ

عمومی جائزہ

پاکستان کے مالی شعبے نے 2023ء میں دشوار اقتصادی ماحول کے دوران ہموار انداز میں کام جاری رکھا، جس کی وجہ وبائی بیماری کے بعد عالمی مہنگائی میں اضافہ اور غیر معمولی عوامل جیسے سیلاب، اندرونی اور بیرونی عدم توازن، اور ساختی مسائل تھے، جن کے باعث استحکام کے اقدامات اور اصلاحات کی ضرورت پیش آئی۔ مالی شعبے کی اثاثہ جاتی اساس میں 2023ء کے دوران 27.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کے 18.6 فیصد کے مقابلے میں نمایاں نمو ہوئی۔ اسی طرح، مالی گہرائی، بلحاظ اثاثوں اور جی ڈی پی کا تناسب، زیرِ زیرِ جائزہ سال میں 65.5 فیصد تک پہنچ گئی (**جدول 1**)۔

بلند مہنگائی پر قابو پانے کے لیے شرحِ سود میں مسلسل اضافے کے باوجود عالمی معیشت مستحکم رہی جیسا کہ کساد بازاری کے خدشات کے خلاف ہموار رہی۔ 2023ء میں عالمی پیداوار میں 3.2 فیصد اضافہ ہوا (2022ء کے دوران 3.5 فیصد) جبکہ عالمی عبوری مہنگائی زیرِ زیرِ جائزہ سال کے دوران 6.8 فیصد تک کم ہو گئی جو کہ گذشتہ برس 8.7 فیصد تھی۔[1] تاہم، اہم مرکزی بینکوں (مثلاً فیڈرل ریزرو، ای سی بی، اور بی او ای) نے 2023ء کے دوران محتاط زری پالیسی اپنائی تاکہ مہنگائی کے خطرات کو کم کیا جاسکے۔ اس کے باوجود، اپریل 2023ء کے بعد عالمی مالی حالات میں نرمی دکھائی دی جو معیشت کے امکانات کے بارے میں اچھی امید اور مہنگائی میں کمی کی توقعات کے باعث ہوئی، جس کے نتیجے میں ترقی یافتہ معیشتوں میں شرح سود کے استرداد کی توقعات پیدا ہوئیں کیونکہ ایکویٹی کی قدر پیمائی بھی بڑھ گئی۔[2] اگرچہ امریکہ اور سوئٹزرلینڈ میں بینکاری کے بحران نے عارضی طور پر عالمی مالی استحکام کے خدشات پیدا کیے، تاہم حکام کی بروقت مداخلت سے عالمی مالی منڈیوں کو اس دباؤ سے نمٹنے میں مدد ملی۔

جدول 1: مالی شعبے کے اثاثوں کی ترکیب

	2021ء	2022ء	2023ء
اثاثے–ارب روپے			
خردمالکاری بینک	582	753	771
ترقیاتی مالی ادارے	539	1,431	2,338
غیر بینک مالی ادارے	2,023	2,563	3,447
بیمہ	2,147	2,580	2,949
سی ڈی این ایس	3,884	3,390	3,179
بینک	30,058	35,796	46,364
کُل	**39,234**	**46,513**	**59,048**
اثاثوں میں سال بسال نمو (فیصد)			
خردمالکاری بینک	17.8	29.4	2.4
ترقیاتی مالی ادارے	22.6	165.7	63.3
غیر بینک مالی ادارے	19.0	26.7	34.5
بیمہ	10.7	20.2	14.3
سی ڈی این ایس	-8.5	-12.7	-6.2
بینک	19.6	19.1	29.5
مجموعی مالی شعبہ	**15.6**	**18.6**	**27.0**
مجموعی اثاثوں میں فیصد حصہ			
خردمالکاری بینک	1.5	1.6	1.3
ترقیاتی مالی ادارے	1.4	3.1	4.0
غیر بینک مالی ادارے	5.2	5.5	5.8
بیمہ	5.5	5.5	5.0
سی ڈی این ایس	9.9	7.3	5.4
بینک	76.6	77.0	78.5
اثاثے بطور جی ڈی پی کا فیصد			
خردمالکاری بینک	1.0	1.1	0.9
ترقیاتی مالی ادارے	0.9	2.0	2.6
غیر بینک مالی ادارے	3.6	3.6	3.8
بیمہ	3.8	3.6	3.3
سی ڈی این ایس	6.8	4.7	3.5
بینک	52.9	50.1	51.5
مجموعی اثاثے	**69.0**	**65.2**	**65.5**

ماخذ: اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، سی ڈی این ایس اور پی بی ایس

[1] آئی ایم ایف (2024ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ، اپریل

[2] آئی ایم ایف (2023ء)۔ عالمی مالی استحکام کی رپورٹ، اکتوبر

ملکی لحاظ سے، رسدی دھچکوں کے تاخیری اثرات، اور ان کے نتیجے میں بلند مہنگائی، نیز استحکام کی پالیسیوں کے اثرات، جو مستقل ساختی مسائل کے ساتھ مزید بڑھ گئے تھے،[3] انھوں نے بالخصوص سال کے آغاز میں معیشت پر دباؤ برقرار رکھا۔ نتیجتاً، حقیقی جی ڈی پی میں 2023ء میں 0.1 فیصد کی کمی ہوئی، جبکہ 2022ء میں 4.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔[4]

2023ء کے دوران کلی معاشی حالات نے ملا جلا منظر پیش کیا۔ 2023ء کی پہلی ششماہی میں حالات خراب ہوئے، تاہم سال کے دوسرے حصے میں بہتری کے آثار نظر آنا شروع ہوگئے۔ پہلی شماہی میں قیمتوں کے دباؤ میں اضافہ ہوا، اور اوسط صارف اشاریہ قیمت میں 33.0 فیصد اضافہ ہوا، جس کی وجہ سے اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں مزید 600 بیسس پوائنٹس کا اضافہ کیا۔ آئی ایم ایف کے ای ایف ایف کے تحت نویں جائزے کی تکمیل میں تاخیر، بیرونی مالکاری کے کمزور بہاؤ اور بیرونی قرضوں کی ادائیگی کے دباؤ نے اسٹیٹ بینک کے زرِ مبادلہ کے ذخائر کو دباؤ میں رکھا۔ نتیجتاً، 2023ء کی پہلی ششماہی میں ڈالر کے مقابلے میں مقامی کرنسی کی قدر میں 20.8 فیصد کی کمی واقع ہوئی۔ سخت کلی معاشی حالات اور اقتصادی پالیسی کی بہت زیادہ غیر یقینی صورتِ حال نے کاروباری اعتماد[5] اور معاشی سرگرمیوں کو متاثر کیا۔[6] اس پس منظر میں موڈیز اور فِچ نے فروری 2023ء کے دوران پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ کو کم کر دیا تھا۔

مزید برآں، عالمی سطح پر بلند شرح سود اور ملک کی خطرے کے پریمیم کی بلند سطح 2023ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی مالکاری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی میں ایک بڑی رکاوٹ ثابت ہوئی۔

تاہم، 2023ء کی دوسری ششماہی میں متعدد سازگار پیش رفتوں کی وجہ سے معاشی دباؤ میں کمی دکھائی دی۔ مثال کے طور پر، جولائی 2023ء میں آئی ایم ایف کے ساتھ نو مہینوں کے ایس بی اے کے معاہدے نے بیرونی شعبے کے استحکام کو درپیش فوری خدشات کو دور کرنے میں مدد دی۔[7] نیز، معیشت میں بحالی کا آغاز ہوا، جس کی بنیادی وجہ مستحکم زرعی پیداوار تھی۔ مزید برآں، زرِمبادلہ اور اجناس کی منڈیوں میں قیاس آرائیوں کے سدّباب کے انتظامی اور ضوابطی اقدامات نے مارکیٹ کے احساسات کو بہتر بنایا۔ ان پیش رفتوں کا اظہار اقتصادی پالیسی کی غیر یقینی کیفیت میں کمی اور کاروباری اعتماد کے اشاریے (بی سی آئی) میں بہتری سے ہوا (**دیکھیے باب 1**)۔[8]

ملکی مالی منڈیوں، بالخصوص زرمبادلہ اور ایکویٹی منڈیوں میں 2023ء کے دوران نمایاں اتار چڑھاؤ دکھائی دیا۔ جاری کھاتے کے توازن میں نمایاں بہتری کے باوجود، کرنسی قرضوں کی ادائیگیوں کے دباؤ اور محدود سرمایہ کاریوں کی آمد کی وجہ سے دباؤ کا شکار رہی۔ تاہم، بازارِ زرمبادلہ میں انتظامی اور ضوابطی اقدامات اور آئی ایم ایف کے ایس بی اے پروگرام نے 2023ء کی دوسری ششماہی کے دوران اتار چڑھاؤ کو قابو میں رکھنے میں مدد دی۔ ایکویٹی منڈی میں پہلی ششماہی کے دوران کارکردگی دباؤ کا شکار رہی تاہم اس کے بعد سال کے دوسرے حصے میں اضافہ دیکھا گیا۔ شرحِ مبادلہ کے استحکام، زری پالیسی کے نرم ہونے کی توقعات (جیسا کہ ثانوی بازار کے خطِ یافت سے ظاہر ہوتا ہے)، اور سیاسی غیر یقینی صورتِ حال میں کمی نے بنیادی طور پر سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ کیا۔ بازارِ زر میں بھی پست اتار چڑھاؤ دکھائی دیا کیونکہ ڈپازٹس کی بحالی اور بازارِ زر کے سودوں کے ادخال نے مارکیٹ میں استحکام برقرار رکھا (**دیکھیے باب 2**)۔

3 اہم ساختی مسائل میں بالخصوص یہ شامل ہیں: نجی بچت اور سرمایہ کاری کی کم سطح، ٹیکس کا جی ڈی پی کے ساتھ تناسب، پیداواریت کی کم شرح نمو، برآمدات میں مسابقت، عالمی سرمایہ کاری کا محدود بہاؤ، اور پالیسی سے متعلق غیر یقینی صورت حال۔

4 صنعت اور خدمات کے شعبوں کی پیداوار بالترتیب 4.7 فیصد اور 0.6 فیصد سکڑ گئی، جبکہ زرعی شعبے کی پیداوار 2023ء میں 5.1 فیصد بڑھی۔

5 اعتمادِ کاروبار کا اشاریہ (بی سی آئی) اپریل 2023ء میں کم ہوکر 36.5 پر آگیا، جو 2017ء میں آغاز کے بعد سے پست ترین سطح ہے۔

6 بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اظہاریوں نے 2023ء کی پہلی ششماہی میں اوسطاً 17.3 فیصد کمی ظاہر کی۔

7 زری پالیسی بیان: جولائی 2023ء، اسٹیٹ بینک آف پاکستان

8 بی سی آئی دسمبر 2023ء میں بڑھ کر 53.0 ہوگیا۔ یہ 14 مسلسل منفی لہروں کے بعد مثبت دائرے میں داخل ہوا۔

شعبہ بینکاری، جو مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں 79 فیصد کا اہم حصہ رکھتا ہے، 2023ء کے دوران مستحکم رہا اور مناسب سرمایہ برقرار رکھتے ہوئے مستحکم نمو کی راہ پر گامزن رہا۔ اثاثہ جاتی اساس میں 29.5 فیصد نمو ہوئی، جو دو دہائیوں کے دوران سب سے زیادہ ہے۔ اثاثوں میں یہ نمو بنیادی طور پر حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری سے ہوئی، جو مالی خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت کے بینکاری شعبے پر بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی کرتی ہے۔ بینکوں کا حکومتی انکشاف دسمبر 2023ء میں اثاثہ جاتی اساس کے 60.6 فیصد تک پہنچ گیا۔ سخت میکرو-مالی حالات کے پیشِ نظر، مجموعی قرضوں کی نمو کم ہو کر 3.0 فیصد رہ گئی (2022ء کے دوران 16.8 فیصد تھی)۔ مجموعی ایڈوانسز میں، ملکی نجی شعبے کے قرضوں میں 2023ء کے دوران 2.4 فیصد کی کمی دیکھنے میں آئی جبکہ 2022ء میں یہ شرح 16.4 فیصد تھی۔ اثاثہ جاتی اساس میں اضافے کی فنڈنگ بڑی حد تک مالی ذخائر کے ذریعے کی گئی، جو 24.2 فیصد کی 20 سال کی بلند ترین شرح سے بڑھے، اس کی وجوہات میں بلند شرح منافع بھی شامل ہے۔ مالی اداروں سے قرض گیری پر بھی بلند انحصار رہا۔

بینکاری شعبے کے خطرہ قرض کے خاکے میں زیرِ جائزہ سال کے دوران سنگین خدشات نظر نہیں آئے، جس کی وجہ ڈیفالٹ کی پست سطح اور غیر فعال قرضوں کے لیے تموین کی مناسب کوریج تھی۔ بنیادی اشاریے، جیسے کہ غیر فعال قرضوں اور قرضوں کا تناسب دسمبر 2023ء کے اختتام تک معمولی اضافے سے 7.6 فیصد ہو گیا، جو 2022ء میں 7.3 فیصد تھا۔ یہ زیادہ تر بینکوں کے قرضوں کی نمو کی رفتار میں کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے باوجود، 92.7 فیصد کی تموین کی کوریج کے ساتھ، ادائیگی قرض کی صلاحیت کے بقیہ خطرات کم رہے۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ بینکوں کے قرض کاری جزدان کی ساخت قرض گیروں کی مالی اہلیت کے حوالے سے ایک محتاط نقطہ نظر کی عکاسی کرتی ہے۔ خاص طور پر، قرضوں کے جزدان کا ایک بڑا حصہ ایسے قرض گیروں کو قرضے فراہم کرتا ہے جو بالعموم بہتر مالی حیثیت رکھتے ہیں اور کاروباری ٹریک ریکارڈ رکھتے ہیں، یعنی کارپوریٹ قرضوں کے جزدان کا تقریباً 65 فیصد حصہ آزاد کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کے ذریعے درجہ بندی شدہ کمپنیوں پر مشتمل ہے۔

مارکیٹ رسک کے حوالے سے، بینکوں کی کرنسی اور ایکویٹی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے لیے انکشاف محتاط ضوابطی نظام اور بینکوں کے محتاط نقطہ نظر کی وجہ سے قابو میں رہا۔ تاہم، شرح سود کا خطرہ مارکیٹ رسک کے ایک اہم عنصر کے طور پر ابھر کر سامنے آیا، جس کی دو وجوہات تھیں: اول، زری پالیسی کی سختی کی تاریخی سطح؛ دوم، بینکوں کے اثاثوں کا 50 فیصد سے زیادہ حصہ حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری پر مشتمل ہے، جو مارک ٹو مارکیٹ نو قیمت بندی کے تابع ہیں۔ حوصلہ افزا طور پر، بینکوں نے 2023ء میں شرح سود میں اضافے کے نتیجے میں نو قیمت بندی کے نقصانات کو برداشت کرنے کی صلاحیت ظاہر کی۔ مزید برآں، بینکوں نے شرح سود کے خطرے کو کم کرنے کے لیے اپنے سرمایہ کاری جزدان میں رواں شرح پی آئی بیز کا حصہ بڑھا دیا ہے۔[9]

حکومتی تمسکات میں مزید فنڈز کی سرمایہ کاری کے ساتھ، بینکاری شعبہ 2023ء کے دوران مناسب سیالیت کے کشنز برقرار رکھنے میں کامیاب رہا۔ یہ بازل سوم سیالیتی معیارات جیسے کہ احاطہ سیالیت کا تناسب (ایل سی آر) اور خالص مستحکم فنڈنگ کے تناسب (این ایف ایس آر) کی کافی حد تک تعمیل سے ظاہر ہوا۔

بینکاری شعبے کی آمدنی میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا، جس کی بنیادی وجہ بلند شرح سود اور آمدنی پیدا کرنے والے اثاثوں کی توسیع تھی۔ اثاثوں پر بعد از ٹیکس منافع 1.6 فیصد ہو گیا (2022ء کے دوران 1.0 فیصد)، اور ایکویٹی پر بعد از ٹیکس منافع 27.1 فیصد تک بڑھ گیا (2022ء کے دوران 16.9 فیصد)۔ تاہم، بینکوں کے قبل از ٹیکس منافع کے مقابلے میں ٹیکس کے اخراجات کا تناسب وقت کے ساتھ بڑھتا رہا: 2014ء میں 33.7 فیصد سے 2019ء میں 43.9 فیصد اور 2023ء میں 50.1 فیصد تک۔ یہ بڑھتا ہوا بوجھ، دیگر وجوہات کے علاوہ، غیر

[9] دستیاب برائے فروخت (AFS) اور ٹریڈنگ کے لیے رکھی گئی (HFT) حکومتی سیکیورٹیز میں رواں شرح جزدان کا مجموعی حصہ دسمبر 2022ء کے آخر میں تقریباً 58.3 فیصد اضافے سے دسمبر 2023ء کے آخر میں 63.9 فیصد ہو گیا۔

متوقع دھچکوں کے لیے سرمائے کے اضافی بفرز تیار کرنے اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کی صلاحیت کو کم کرنے کا رجحان رکھتا ہے۔

بینکاری شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے، جیسے کہ شرحِ کفایتِ سرمایہ (سی اے آر)، 2023ء میں 19.7 فیصد پر رہے، جو کم از کم ضوابطی تقاضے 11.5 فیصد سے کافی زیادہ ہے۔ بلند آمدنی، 2024ء کی چوتھی سہ ماہی میں نوقدرپیمائی فوائد، اور بہ وزن خطرہ اثاثوں کی سست نمو نے سی اے آر کی بہتری میں کردار ادا کیا۔ بینکوں کے سرکاری شعبے میں مجموعی انکشاف کے بڑھنے کے تناظر میں لیوراج کی شرح 2023ء کے آخر میں 4.0 فیصد تک کم ہو گئی، جو 2018ء میں 5.1 فیصد تھی، تاہم یہ اب بھی 3 فیصد کے ضوابطی معیار سے زیادہ ہے۔ البتہ، بینکوں کی بیلنس شیٹ پر سرکاری شعبے کا بڑھتا ہوا انکشاف معیشت کی پیداواری صلاحیت اور بینکاری کے ثالثی عمل کی اثر انگیزی پر اثر انداز ہوتا ہے، کیونکہ نجی شعبے کے قرضوں کے لیے فاضل بچتیں کم رہ جاتی ہیں (تفصیل کے لیے **باب 3** ملاحظہ کریں)۔

اسلامی بینکاری ادارے (آئی بی آئیز) نے 2023ء کے دوران اپنی نمو کی رفتار اور مستحکم مالی حیثیت کو برقرار رکھا۔ اثاثہ جاتی اساس میں 24.4 فیصد نمو ہوئی (2022ء کے دوران 29.6 فیصد)، جس کی بنیادی وجہ سرمایہ کاریاں تھیں، جبکہ مالکاری میں نمو کم ہو کر 2023ء میں 7.1 فیصد (2022ء کے دوران 19.9 فیصد) رہ گئی۔ ڈپازٹ میں 30.8 فیصد کی مضبوط نمو اور مالکاری کی سست رفتار کے ساتھ، اسلامی بینکاری اداروں کی قرضے گیری میں کمی آئی۔ اثاثوں کے معیار کے اظہاریے تسلی بخش رہے۔ مضبوط آمدنی کے ساتھ، آئی بی آئیز نے بینکاری شعبے کے مجموعی بعد از ٹیکس منافع میں ایک تہائی سے زائد حصہ ڈالا۔ مالی استحکام میں مزید بہتری آئی، جو اسلامی بینکاری اداروں کی بہتر لچک کو ظاہر کرتی ہے (دیکھیے **باب 3 باکس 3.1**)۔

خرد مالکاری بینک (ایم ایف بیز) گذشتہ چند برسوں سے چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔ وبائی دھچکے کے اثرات، 2022ء کے تباہ کن سیلاب، اور حالیہ غیر موافق معاشی حالات نے ایم ایف بیز کو دباؤ میں رکھا۔ 2023ء میں، شعبے کی توسیع سب سے کم رہی جبکہ غیر فعال قرضوں کا تناسب 6.7 فیصد پر مستحکم رہا۔ تاہم، تموین کی کوریج 2022ء کے 78.7 فیصد سے بڑھ کر 102.3 فیصد تک پہنچ گئی۔[10] یہ شعبہ مسلسل پانچویں سال خسارے کا شکار رہا، حالانکہ 2023ء میں خسارے کی شدت کم تھی۔ شعبے کا مجموعی سی اے آر مزید کم ہو کر 2023ء میں 7.6 فیصد رہ گیا جو 2022ء میں 10.9 فیصد تھا، جبکہ ضوابطی ضرورت 15 فیصد ہے۔ یہ شعبہ، جو مالی شعبے میں صرف 1.3 فیصد حصہ رکھتا ہے، کوئی نظامی خطرہ نہیں پیدا کرتا؛ تاہم، یہ کم آمدنی والے طبقے کی ضروریات کو پورا کر کے مالی شمولیت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اسی کے پیش نظر، اسٹیٹ بینک نے اس شعبے پر اپنی نگرانی میں اضافہ جاری رکھا۔ چونکہ یہ شعبہ 2022ء کے شدید سیلاب سے بری طرح متاثر ہوا تھا، لہٰذا کئی اسکیمیں بھی متعارف کروائی گئیں تاکہ کسانوں اور ایم ایف بیز پر اس دھچکے کے اثرات کو کم کیا جا سکے (دیکھیے **باب 5**)۔

غیر بینک مالی شعبے نے 2023ء کے دوران مثبت کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ **ترقیاتی مالی ادارے (ڈی ایف آئیز)** نے 2023ء میں 63.5 فیصد کی تیز رفتار سے ترقی کی۔ بیلنس شیٹ کی توسیع مکمل طور پر حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری سے ہوئی، جبکہ قرضوں میں معمولی اضافہ ہوا۔ اثاثوں میں اضافے کی فنڈنگ قرضوں کے ذریعے کی گئی۔ اثاثوں کے معیار کے اظہاریوں نے محدود تشویش ظاہر کی۔ مزید یہ کہ، بعد از ٹیکس آمدنی میں 43.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ 2023ء کے دوران مالی استحکام میں مزید بہتری آئی۔ ڈی ایف آئیز، جو زیادہ تر بازارِ زر کی سرگرمیوں اور سرمایہ کاری پر توجہ دے رہے ہیں، طویل مدتی مالکاری اور متعلقہ مصنوعات پر موجود پابندیوں کے باعث شعبے کو اپنی سرمایہ کاری بینکاری کے طریقوں کو بہتر بنانے اور معیشت میں سرمایے کی تشکیل کے لیے پائیدار طویل مدتی مالکاری کو بڑھانے کی کوششیں کرنے کی ضرورت ہے (**دیکھیے باب 6.1**)۔

غیر بینک مالی اداروں (این بی ایف آئیز) کی اثاثہ جاتی اساس میں 34.5 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کے 26.7 فیصد اضافے کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ این بی ایف آئیز کے اثاثوں میں 64.7 فیصد حصہ رکھنے والے میوچل فنڈز نے

[10] 'عمومی تموین' کے زمرے میں اضافہ زیادہ تر نئے آئی ایف آر ایس 9 کے نفاذ اور معاشی سست روی کے دوران احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے باعث ہوا۔

بنیادی طور پر اس نمو کو بڑھایا۔ بازارِ زر اور آمدنی فنڈز (روایتی اور اسلامی دونوں) نے فنڈز کی نمو میں اہم کردار ادا کیا، جبکہ ایکویٹی مارکیٹ فنڈز کا حصہ معمولی رہا۔ اس کے برعکس، قرض گیر زمرے، جس کا کل اثاثوں میں 10.4 فیصد حصہ ہے، میں صرف 2.4 فیصد اضافہ ہوا (2022ء میں 21.6 فیصد نمو) جو بلند شرح سود اور دباؤ کی شکار معاشی سرگرمی کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے (**دیکھیے باب 6.2**)۔

شعبہ بیمہ میں معاشی سرگرمیوں کی سست روی کے باوجود اثاثوں اور مجموعی پریمیم میں اضافہ دکھائی دیا۔ اس شعبہ میں حیاتی بیمے کا حصہ سب سے زیادہ ہے، جس میں بلحاظِ اثاثہ جات 19.5 فیصد نمو ہوئی، جو زیادہ تر بلند شرح سود کے ماحول میں معین آمدنی والے تمسکات میں سرمایہ کاری کی وجہ سے ہے۔ غیر حیاتی شعبے نے بھی آگ اور املاک کے نقصان اور گاڑیوں کے زمرے میں پریمیم کی صحت مند نمو کی بنیاد پر اضافہ ریکارڈ کیا (**دیکھیے باب 6.2**)۔

شکل 1 الف: مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی)

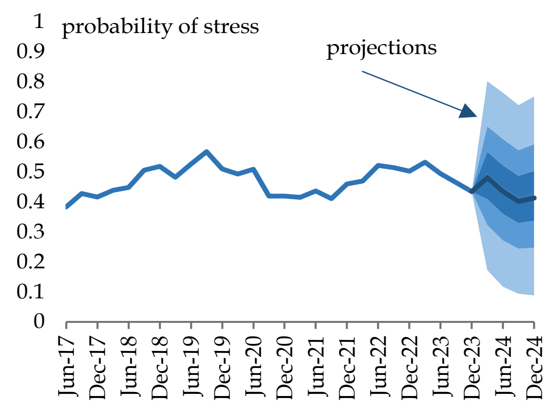

Source: SBP Staff Estimates

مالی منڈی کے انفرااسٹرکچرز (ایف ایم آئیز) نے 2023ء کے دوران مضبوط کارکردگی اور مستحکم آپریشنل لچک کا مظاہرہ کیا۔ ریٹیل لین دین میں حجم اور قدر دونوں لحاظ سے نمایاں اضافہ ہوا۔ ای-بینکاری، جو حجم میں 86 فیصد اور قدر میں 43 فیصد حصہ رکھتی ہے، ریٹیل ادائیگیوں کی نمو کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی رہی۔ تاہم، کاغذ پر مبنی لین دین کا حجم کم ہوا۔ بڑی مالیت کے ادائیگی کے شعبے میں بھی مضبوط نمو دیکھی گئی۔ اس کے باوجود، ای-بینکاری کے بڑھتے ہوئے کردار کے ساتھ سائبر سیکیورٹی کا خطرہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اس سلسلے میں، اسٹیٹ بینک نے ڈجیٹل بینکاری مصنوعات اور خدمات کی سیکیورٹی کو بڑھانے کے لیے تفصیلی رہنما اصول جاری کیے ہیں۔

راست پورے سال بغیر کسی بڑی رکاوٹ کے کام کرتا رہا۔ اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے راست کے تیسرے مرحلے، یعنی فرد سے تاجر (پی ٹو ایم) موڈ کو لاگو کرنے کی طرف قدم بڑھایا تاکہ تاجروں اور کاروباری اداروں کے لیے ڈجیٹل ادائیگیوں کی قبولیت کو آسان بنایا جا سکے۔ اس کے علاوہ، 2023ء میں اے ٹی ایم ڈاؤن ٹائم پانچ سال کی کم ترین سطح پر 3.6 فیصد تک پہنچ گئی (**دیکھیے باب 8**)۔

غیر مالی کارپوریٹ شعبے نے 2023ء کے دوران ایک مشکل معاشی ماحول کے باوجود، جو کہ بلند مہنگائی، تخفیفی معاشی پالیسیوں، ماند طلب، اور بلند مالی لاگت سے عبارت تھا، اپنی آپریشنل اور مالی کارکردگی میں لچک کا مظاہرہ کیا۔[11] خاص طور پر زائد نقدی اور ایکویٹی سرمایہ کاری رکھنے والی فرموں نے منافع اور مارک اپ آمدنی سے استفادہ کیا۔ غیر موافق معاشی ماحول کا اثر بعض شعبوں جیسے گاڑیوں اور ایندھن و توانائی کی فروخت میں نظر آیا، جبکہ دیگر شعبے (مثلاً ٹیکسٹائل، سیمنٹ، چینی، اور کیمیکل و دواسازی) نے فروخت میں مناسب نمو کا مظاہرہ کیا۔

بلند لیوراجیہ زمروں کی نفع آوری اور ادائیگی کی صلاحیت کچھ دباؤ کا شکار رہی، تاہم مجموعی کارپوریٹ شعبے کے مالی استحکام کے اظہاریے، ادائیگی کی صلاحیت اور طرزِ عمل تسلی بخش رہے۔ مزید برآں، بینکاری شعبے کے 30 اہم قرض گیر گروپوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ سخت معاشی حالات نے ان کے آپریٹنگ نتائج پر دباؤ ڈالا، لیکن بڑی قرض گیر فرموں نے اپنی قرضے کی اہلیت کو برقرار رکھا اور سال کے دوران اپنی مالی ذمہ داریوں کو اطمینان بخش طور پر پورا کیا (**دیکھیے باب 7 اور باکس 7.1**)۔

[11] یہ تجزیہ 100 بڑی فہرستی کمپنیوں کے مالی اور مارکیٹ ڈیٹا پر مبنی ہے، جسے مجموعی کارپوریٹ شعبے کی کارکردگی کا تخمینہ لگانے کے لیے بطور نمائندہ استعمال کیا گیا ہے۔

مالی استحکام کی مجموعی تصویر، جو کہ مالی شعبے کے خطرات کے اظہاریے (**ایف ایس وی آئی**) کے ذریعے حاصل کی گئی ہے، ظاہر کرتی ہے کہ 2023ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھنے والے خطرات بعد میں کم ہو گئے (دیکھیے **شکل 1 الف** اور **1 ب**)۔ مختلف عوامل نے ان خطرات کو کم کرنے میں مدد دی، جن میں آئی ایم ایف کے ساتھ ایس بی اے پروگرام کی تکمیل، زرمبادلہ اور اجناس کی منڈیوں میں انتظامی اور ضوابطی اقدامات، جولائی 2023ء سے پالیسی ریٹ کو 22 فیصد پر مستحکم رکھنا، عام انتخابات کا اعلان، اور زراعت کی مضبوط پیداوار شامل ہیں۔

شکل 1ب: مالی شعبے کا نقشہ حرارت

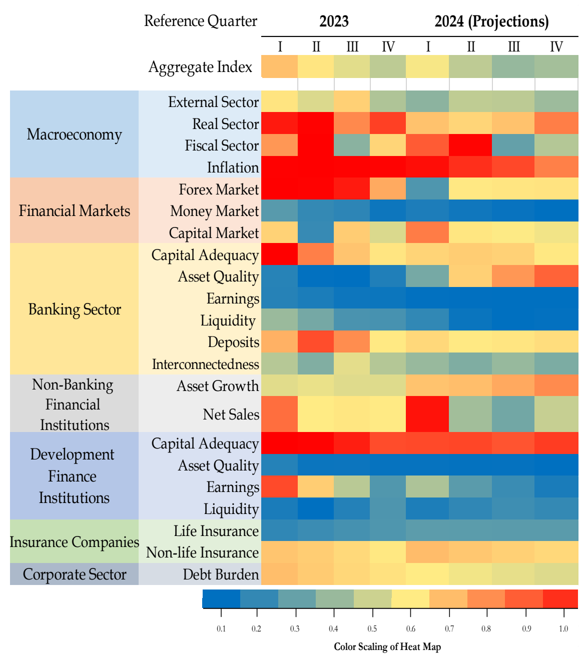

Source: SBP Staff Estimates

مالی استحکام کے خطرات آگے چل کر کم ہونے کی توقع ہے۔ عالمی سطح پر، بین الاقوامی اجناس کی قیمتوں میں عمومی طور پر سازگار رجحان رہا ہے۔ تاہم، مشرق وسطیٰ کے تنازعے، خاص طور پر بحیرہ احمر میں شپنگ میں خلل جیسے عوامل، اجناس کی قیمتوں کے منظرنامے کے لیے خطرہ بنے رہتے ہیں۔ تنازعے میں اچانک شدت قیمتوں کو مزید بڑھا سکتی ہے، جس سے معیشت کے بیرونی شعبے اور ملکی مہنگائی کے لیے چیلنجز پیدا ہو سکتے ہیں۔

ملکی سطح پر، دباؤ میں کمی آ رہی ہے۔ قومی سی پی آئی مہنگائی جون 2024ء میں 12.6 فیصد (سال بسال) تک کم ہو گئی ہے، جو دسمبر 2023ء میں 29.7 فیصد تھی۔ مزید برآں، مینوفیکچرنگ کی سرگرمی، جس کی پیمائش ایل ایس ایم انڈیکس کے ذریعے کی گئی، نے جولائی تا اپریل مالی سال 24ء کے دوران 0.4 فیصد معمولی نمو ظاہر کی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 8.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ تجارتی خسارے میں کمی جاری ہے، جس سے جاری کھاتے کے توازن کے مسائل کو قابو میں رکھا جا رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 8.5 ارب ڈالر پر مستحکم ہو گئے ہیں[12]، اور ڈالر کے مقابلے میں مقامی کرنسی بڑی حد تک مستحکم ہے۔ پالیسی کی غیر یقینی صورتِ حال میں کمی کے ساتھ، اعتمادِ کاروبار کا اشاریہ دسمبر 2023ء سے مثبت زون میں ہے، جس کا اظہار جون 2024ء میں کے ایس ای 100 انڈیکس کی تاریخی بلند سطح سے ہوتا ہے۔[13]

جنوری 2024ء میں نظامیاتی خطرے کے سروے (ایس آر ایس) کی تازہ ترین لہر میں، مارکیٹ کے شرکا سے حاصل کی گئی معلومات بھی کلی معاشی خطرات (جیسے شرح مبادلہ، مہنگائی، اور مالیاتی خسارہ) میں کمی کی نشاندہی کرتی ہیں۔ (دیکھیے **باکس 1 اسٹیٹ بینک کے نظامیاتی خطرے کا سروے 1**)۔

اس کے علاوہ، پرامن سیاسی منتقلی اور اپریل 2024ء کے آخر تک 9 ماہ کے ایس بی اے کے دوسرے اور آخری جائزے پر اسٹاف کی سطح کے کامیاب معاہدے جیسی پیش رفتیں مستقبل کے بہتر امکانات کی نشاندہی کرتی ہیں۔

کلی معاشی استحکام کے ابتدائی آثار کے باوجود، مالی استحکام کے لیے خطرات دوبارہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ مہنگائی، اگرچہ کم ہو رہی ہے، لیکن اب بھی بلند سطح پر ہے اور بجٹ سے متعلق اقدامات اور توانائی کی قیمتوں میں ممکنہ ردوبدل سے پیدا ہونے

12 جنوری تا مئی 2024ء کی اوسط

13 کے ایس ای 100 انڈیکس 21 جون 2024ء کو بڑھ کر 78,810 تک پہنچ گیا۔

والے خطرات سے متاثر ہو سکتا ہے۔[14] اس کے علاوہ، طویل عرصے تک بلند پالیسی ریٹ نجی شعبے کی قرضے کی طلب، بینکوں کے اثاثوں کے معیار، خاص طور پر مائیکرو فنانس بینکوں (ایم ایف بیز)، اور اقتصادی بحالی پر اثر ڈال سکتا ہے۔ خاص طور پر، آئی ایم ایف کے نئے قرض پروگرام پر مذاکرات میں تاخیر بیرونی فنڈنگ کے خطرات پیدا کر سکتی ہے، جو مالی استحکام کے لیے خدشات پیدا کر سکتی ہے۔ مزید برآں، سیاسی استحکام اقتصادی بحالی کو مستحکم کرنے میں اہم کردار رکھتی ہے۔

ایسے کلی مالی خطرات کے باوجود، اپنی انتظام خطر کی مستحکم صلاحیتوں، اسٹیٹ بینک کی محتاطیہ ضوابطی پالیسی کے تحت بنائے گئے سرمائے اور سیالیت کے مناسب بفرز کی بدولت بینکاری شعبے کے مستحکم رہنے کی توقع ہے۔ اس نقطہ نظر کو حالیہ دباؤ کی جانچ کے نتائج کی حمایت حاصل ہے، جن کے مطابق بینکاری شعبہ شدید لیکن ممکنہ کلی مالی دھچکوں کا مقابلہ کرنے کی مناسب صلاحیت رکھتا ہے، کیونکہ اس کی شرحِ کفایتِ سرمایہ وسط مدت میں ملکی اور عالمی معیار سے کافی زیادہ ہے (دیکھیے **باب 4**)۔

پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی سے متعلق واقعات کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان کے بینکاری شعبے پر ممکنہ اثرات کے پیش نظر، اسٹیٹ بینک نے اپنے سالانہ میکرو دباؤ کی جانچ کی مشق میں موسمیاتی خطرات کے اثرات کو شامل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس حوالے سے، اس سال کے مالی استحکام کے جائزے (ایف ایس آر) میں "موسمیاتی خطرات کے منظرنامے کا تجزیہ" شامل کیا گیا ہے تاکہ پاکستان کے بینکاری شعبے کی استحکام پر طبعی اور منتقلی کے خطرات کے ممکنہ اثرات کا جائزہ لیا جا سکے (دیکھیے **باکس 4.1**)۔

ایس ایم ایز اور صارف شعبوں میں محدود انکشاف اور کارپوریٹ قرض گیروں کے لیے محتاط قرض دینے کے طریقہ کار کے باعث، بینکوں کے لیے اثاثوں کے معیار اور آمدنی پر نمایاں دباؤ کا امکان کم ہے۔ خوش آئند طور پر، بینکوں کی آمدنی سازگار رہنے کا امکان ہے، جس کی حمایت کارپوریٹ سیکٹر اور حکومت کو قرض دینے سے حاصل ہونے والی سودی آمدنی کے ساتھ ساتھ غیر سودی آمدنی سے ہو گی، جو اقتصادی سرگرمیوں میں اضافے سے مزید بہتر ہو سکتی ہے۔

مالی استحکام کے خطرات کی تیزی سے بدلتی ہوئی حرکیات کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے اپنے ضوابطی اور نگرانی کے نظام کو فعال طور پر مضبوط بنانا جاری رکھا۔ 2023ء کے دوران، اسٹیٹ بینک نے عالمی بینک کے تعاون سے ایک بحران میں کمی کی مشق (CSE) کا انعقاد کیا تاکہ مالی بحران سے نمٹنے کی اپنی تیاری کو جانچ سکے۔ اسٹیٹ بینک نے آئی ایف آر ایس 9 کے نفاذ کے سلسلے میں ایک نگران تشخیصی مینوئل بھی تیار کیا۔ اس کے علاوہ، ایک اہم پالیسی اقدام کے طور پر، اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں کے شعبے میں ساختی اصلاحات متعارف کرائیں تاکہ نظم و نسق، داخلی کنٹرولز، اور قوانین و ضوابط کی تعمیل کے معیار کو بہتر بنایا جا سکے۔

وفاقی شرعی عدالت کے سود کے متعلق فیصلے پر عمل درآمد کے لیے، اسٹیٹ بینک وفاقی حکومت اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر فعال طور پر کام کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی برائے تبدیلی کی رہنمائی میں کثیر الجہتی حکمت عملی اپنائی گئی ہے، جس میں موجودہ ملکی قوانین کا جائزہ اور بین الاقوامی بہترین طریقوں سے موازنہ، موجودہ ضوابطی فریم ورک کا تجزیہ، اسلامی بینکاری اور مالیات کے لیے آگاہی سیشنز، اور اسٹیک ہولڈرز کی صلاحیت سازی شامل ہیں۔[15]

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل مالی خدمات، مالی شمولیت، صارفین کے تحفظ، اور اینٹی منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کی روک تھام **(اے ایم ایل / سی ایف ٹی)** سے متعلق کئی اقدامات کیے (تفصیلات کے لیے دیکھیے **ضمیمہ الف**)۔

---

[14] زری پالیسی بیان، جون 2024ء، اسٹیٹ بینک آف پاکستان

[15] تفصیلات کے لیے دیکھیں باکس 3.2: اسٹیٹ بینک کی بینکاری نظام کو اسلامی طرز میں منتقل کرنے کی حکمت عملی – ایف ایس آر 2022ء میں اہم چیلنجز اور مواقع۔

مستقبل میں، معتدل کلی معاشی دباؤ، بینکاری شعبے کے بفرز اور خطرات کے انتظام کی صلاحیتوں، اور اسٹیٹ بینک کی مسلسل نگرانی اور ضوابطی نگرانی کی وجہ سے مالی استحکام کے مجموعی خطرات قابل انتظام نظر آتے ہیں۔ تاہم، ساختی اصلاحات میں پالیسی کا تسلسل ملک کے کلی معاشی مبادیات میں مستقل بہتری اور مالی شعبے کی مضبوطی کے لیے ضروری ہے تا کہ منفی دھچکوں کا مؤثر انداز میں مقابلہ کیا جاسکے۔

باکس 1: اسٹیٹ بینک کا نظامیاتی خطرے کا سروے تیرھویں لہر (جنوری 2024ء)

اسٹیٹ بینک نے اپنے دو سالہ نظامیاتی خطرے کے سروے (SRS) حتجح کی تیرھویں لہر جنوری 2024ء میں مکمل کی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مارکیٹ کے شرکا سے مختلف خطرات کے بارے میں ان کے تاثرات معلوم کیے جائیں اور مالی نظام کے استحکام پر ان کے اعتماد کو جانچا جاسکے۔ سروے میں حال اور مستقبل (اگلے چھ ماہ کے دوران) کے بارے میں خطرے کے پانچ وسیع زمروں یعنی عالمی، کلی معاشی، مالی منڈیاں، ادارہ جاتی اور عمومی خطرے پر شرکا کے تاثرات معلوم کیے گئے۔

ایس آر ایس کے اس حالیہ ایڈیشن میں جو شرکا شامل تھے اُن کا دائرہ کار خاصا وسیع تھا، جن میں مالی اداروں کے سینئر عہدیدار، مالی جرنلسٹ، اور دیگر شامل تھے۔ مجموعی طور پر، اس مرتبہ 92 شرکا نے سروے میں حصہ لیا، جبکہ جولائی 2023ء میں یہ تعداد 98 تھی، اور اس بار جوابات کی شرح 44 فیصد تھی۔

نتائج کا خلاصہ:

1۔ فی الوقت مجموعی طور پر جواب دہندگان "مالی منڈیوں کے خطرات" اور "ملکی کلی معاشی حالات" اور " عالمی " ذرائع سے پیدا ہونے والی کمزوریوں کو اہم ترین خطرات کا درجہ دیتے ہیں۔ (**چارٹ الف**)۔ یہ تاثر اگلے چھ ماہ تک یہی رہے گا کیونکہ جواب دہندگان کے خیال میں خطرات کے یہ ذرائع برقرار رہیں گے (**چارٹ ب**)۔

2۔ موجودہ وقت میں اہم خطرات کے لحاظ سے، سب سے اہم پانچ خطرات (بالترتیب) یہ ہیں" :زرمبادلہ"، "ملکی مہنگائی"، "مالیاتی خسارے میں اضافہ"، "ملکی آمدنی میں کمی"، اور" توانائی کا بحران"۔ آئندہ چھ ماہ میں ان زمروں سے متعلق خطرات کے خدشات میں عمومی طور پر کمی متوقع ہے (**چارٹ ج**)۔

3۔ جواب دہندگان پاکستان کے پورے مالی شعبے پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتے رہے۔ تاہم بینکاری نظام کے استحکام پر خاصے اعتماد کا اظہار کیا۔ جواب دہندگان کی بڑی تعداد نے مالی نظام کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے ضابطہ کار (اسٹیٹ بینک) کی صلاحیت پر بھی اعتماد کا اظہار کیا۔ (**چارٹ د**)۔

4۔ گذشتہ تین لہروں (گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں) کے نتائج کے موازنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ تر خطرات کی اقسام میں خطرات کے خدشات میں کمی آئی ہے۔ خطرات کے خدشات میں نمایاں بہتری ان شعبوں میں دیکھی گئی: "ریاستی دیوالیہ پن"، "عالمی معاشی سست روی"، "ریٹنگ میں کمی"، اور "شرحِ سود"۔ دوسری جانب، خطرات کے خدشات میں بگاڑ ان زمروں میں دیکھا گیا: "قدرتی آفات / ماحولیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے خطرات"، "پاکستان کے لیے جغرافیائی سیاسی خطرات" اور "سائبر سیکیورٹی" (**چارٹ ہ**)۔

شکل الف: نظامیاتی خطرے کے اسباب کے بارے میں رائے - فیصد

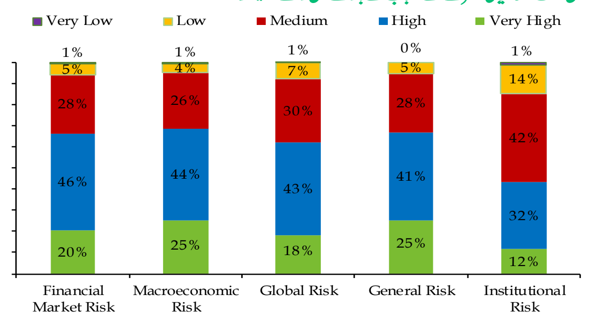

شکل ب: نظامیاتی خطرے کے اسباب کے بارے میں رائے - اگلے چھ مہینے

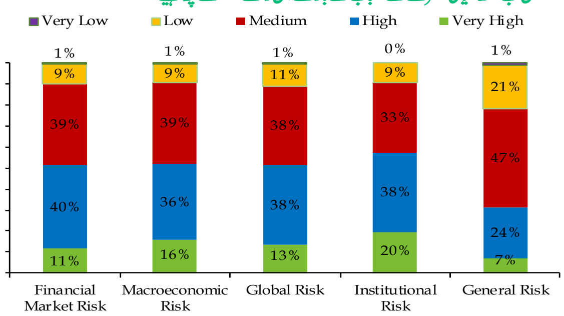

شکل ج: بتائے گئے 10 اہم خطرات

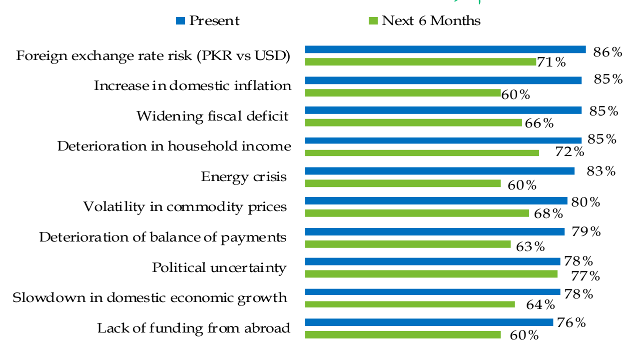

شکل د: مالی استحکام پر اعتماد

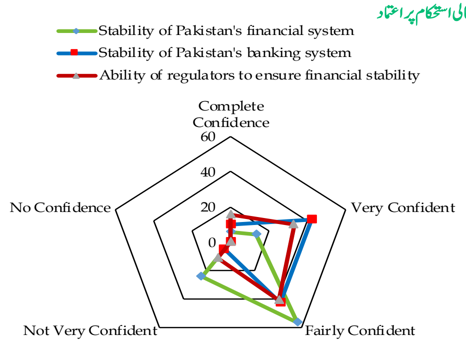

شکل ہ: اسٹیٹ بینک کے نظامیاتی خطرے کے سروے کے نتائج کا موازنہ (گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں لہریں)

13th Wave (Jan-24) Present (Average)	12th Wave (Jul-23) Present (Average)	11th Wave (Jan-23) Present (Average)	Risk Categories	
2.63	2.70	2.67	Regulatory	Institutional
2.88	2.82	2.91	Legal	Institutional
2.20	2.31	2.29	Asset quality deterioration	Institutional
2.45	2.44	2.39	Shortfall in capital requirement	Institutional
2.64	2.79	2.63	Access to funding (deposit mobilization & borrowings)	Institutional
2.78	2.74	2.62	Excessive private sector credit	Institutional
2.74	2.81	2.63	Concentration risk in PSC	Institutional
3.07	3.07	3.06	Concentration risk in mutual fund	Institutional
2.70	2.79	2.76	Operational	Institutional
2.21	2.38	2.34	Cyber security	Institutional
2.72	2.66	2.61	Disruption in financial market	Institutional
2.34	2.55	2.41	Terrorism	General
2.08	2.26	2.21	Geopolitical	General
2.18	2.11	2.34	Natural disasters/ Increasing threat of climate change	General
2.24	2.22	2.29	Social unrest	General

13th Wave (Jan-24) Present (Average)	12th Wave (Jul-23) Present (Average)	11th Wave (Jan-23) Present (Average)	Risk Categories	
2.46	2.50	2.17	Slowdown in global growth	Global
2.78	2.68	2.38	Sovereign default	Global
1.97	1.89	1.93	Lack of funding from abroad	Global
1.89	2.06	1.82	Volatility in commodity prices	Global
2.00	1.93	2.00	Slowdown in domestic growth	Macroeconomic
1.82	1.69	1.67	Increase in domestic inflation	Macroeconomic
1.82	1.89	1.79	Widening fiscal deficit	Macroeconomic
1.89	1.90	1.74	Deterioration of BoP	Macroeconomic
2.26	2.17	1.98	Sovereign rating downgrade	Macroeconomic
2.27	2.06	2.22	Slowdown in corporate sector growth	Macroeconomic
2.52	2.51	2.52	Slowdown in infrastructure development	Macroeconomic
1.82	1.85	1.91	Deterioration in household savings	Macroeconomic
2.80	2.81	2.69	Volatility in real estate prices	Macroeconomic
1.89	1.97	1.73	Energy crisis	Macroeconomic
1.84	1.70	1.75	Political uncertainty	Macroeconomic
1.74	1.64	1.54	Foreign exchange rate	Financial Market
2.61	2.44	2.33	Equity price	Financial Market
2.13	1.97	1.93	Interest rate	Financial Market
2.34	2.16	2.15	Liquidity	Financial Market

5 — 3 — 1

Very Low — Medium — Very High

1

عالمی اور ملکی سطح پر پیش رفت

سخت زری پالیسی ، سرمایہ کاری کی پست سطح ، اور کمزور تجارتی نمو کی وجہ سے 2023ء میں عالمی معیشت میں تنزلی مسلسل رہی جبکہ طلب میں کمی ، رسدی زنجیر (سپلائی چین) کی بحالی اور اشیا کی قیمتوں میں اعتدال آنے سے عالمی مہنگائی میں کمی واقع ہوئی۔ اگرچہ ترقی یافتہ ملکوں میں مرکزی بینکوں نے سخت زری پالیسی کا سلسلہ جاری رکھا ،تاہم 2023ء میں عالمی مالی حالات مجموعی طور پر نرم رہے ، جس کی بنیادی وجہ شرحِ سود میں کٹوتی اور ایکویٹی کی بلند قدر پیمائی کی توقعات تھیں ۔ سرکاری قرضے ترقی یافتہ ملکوں میں بہتر ہوتے رہے تاہم ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ای) میں بلند سطح پر رہے۔ عالمی معیشت کے لیے خطرے کے اہم ترین موجودہ عوامل مشرق وسطیٰ اور یورپ میں جاری تنازعات ہیں۔ ملکی محاذ پر ، طویل عرصے سے جاری ساختی مسائل رسدی دھچکوں کے تاخیر سے پڑنے والے اثرات ، میکرو اکنامک عدم توازن ، اور سیاسی بے یقینی کے سبب پیچیدہ ہوگئے۔ 2023ء کی دوسری ششماہی میں میکرو اکنامک حالات میں بہتری آنا شروع ہوئی ، کثیر جہتی مالکاری کے دوبارہ شروع ہونے سے ظاہر ہے ، اس طرح زرِمبادلہ کے ذخائر میں بہتری آئی ، رِسک پریمیم کو معتدل کیا گیا ، شرحِ مبادلہ مستحکم ہوئی اور طلب میں نرمی آنے کے ساتھ ، جاری کھاتے میں بہتری آئی۔ اس مثبت پیش رفت کی مدد سےمہنگائی میں کمی آئی جبکہ معاشی بحالی کے آثار 2023ء کی دوسری ششماہی میں نمودار ہوئے۔

1 عالمی اور ملکی سطح پر پیش رفت

1.1 عالمی اقتصادی تحرکات

عالمی اقتصادی سرگرمی میں کمی کا سلسلہ 2023ء کے دوران بھی جاری رہا۔۔۔

اس سال بھی عالمی اقتصادی نمو کم ہوتی رہی، جو مہنگائی کی بلند سطح، پست سرمایہ کاری، اور کمزور تجارتی نمو کے پیشِ نظر سخت زری پالیسی کے اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔[1] شرح نمو 2023ء کے دوران گر کر 3.2 فیصد تک پہنچ گئی جو 2022ء میں 3.5 فیصد تھی (**جدول 1.1**)۔

نمو میں یہ سست روی بنیادی طور پر ترقی یافتہ ملکوں میں اقتصادی رفتار کو معتدل کرنے کی وجہ سے آئی جو 2022ء میں 2.6 فیصد تھی اور اب 1.6 فیصد ہو گئی۔ ترقی یافتہ ملکوں میں سے برطانیہ اور یورو کے علاقے میں نمو تیزی سے کم ہوئی۔ یورپ میں توانائی کی بلند قیمتوں اور بلند شرح سود کی وجہ سے صارفین کے اخراجات اور اشیا سازی کی سرگرمیاں کم رہیں۔ تاہم، سخت زری پالیسی کے باوجود امریکہ نے توسیعی مالیاتی پالیسی اور صارفین کے خطیر اخراجات کی بنا پر مستحکم ترقی کی رفتار کو برقرار رکھا۔

اس سے قطع نظر ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں نے خاص طور پر وہ جو ایشیا میں ہیں، عالمی نمو کو مستحکم رفتار سے آگے بڑھایا۔ ایشیا میں، خاص طور پر بھارت اور چین کی زبردست اقتصادی سرگرمیوں نے ، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کی مجموعی نمو میں اہم کردار ادا کیا۔ بھارت کی تیز رفتار توسیع بڑی حد تک سرمایہ کاری اور خدمات میں مستحکم ترقی کی وجہ سے ہوئی۔ جہاں تک چین کا معاملہ ہے تو صارفین کے کم اخراجات اور جائیداد کے شعبے میں سکڑاؤ کے باوجود، کووڈ کے بعد کی بحالی نے اقتصادی سرگرمیوں کو 2023ء میں 5.2 فیصد جی ڈی پی نمو تک بڑھانے میں مدد کی جو 2022ء میں 3.0 فیصد تھی۔

جدول 1.1: عالمی معیشت-حقیقی جی ڈی پی نمو

فیصد	2021ء	2022ء	2023ء	*2024ء	*2025ء
دنیا	6.2	3.5	3.2	3.2	3.2
ترقی یافتہ ممالک	5.4	2.6	1.6	1.7	1.8
ابھرتی ہوئی ترقی پذیر معیشتیں	6.7	4.1	4.3	4.2	4.2
ابھرتی ہوئی ترقی پذیر معیشتیں- ایشیا	7.4	4.5	5.6	5.2	4.9
امریکہ	5.8	1.9	2.5	2.7	1.9
یورو کا علاقہ	5.3	3.4	0.4	0.8	1.5
خلیج تعاون کونسل	3.8	7.8	0.5	2.7	4.6
برطانیہ	8.7	4.3	0.1	0.5	1.5
جاپان	2.6	1.0	1.9	0.9	1.0
چین	8.5	3.0	5.2	4.6	4.1
ترکیہ	11.4	5.5	4.5	3.1	3.2
بھارت	9.7	7.0	7.8	6.8	6.5
روس	6.0	-1.2	3.6	3.2	1.8
سعودی عرب	5.1	7.5	-0.8	2.6	6.0
عرب امارات	4.4	7.9	3.4	3.5	4.2
پاکستان (مالی سال)	5.8	6.2	-0.2	2.0	3.5

* آئی ایم ایف کی پیش گوئیاں

ماخذ: آئی ایم ایف

خلیج تعاون کونسل برآمدات کی ایک اہم منزل اور پاکستان کے لیے ترسیلاتِ زر کی آمد کا ایک ذریعہ ہے، تاہم وہاں نمایاں مندی رہی اور 2023ء میں 0.5 فیصد کی واجبی نمو ہوئی۔ یہ تیل کی پیداوار میں کمی (خاص طور پر سعودی عرب میں) کی وجہ سے ہوا۔ تاہم، معتدل مہنگائی اور معاون مالیاتی پالیسیوں کی بنا پر ان معیشتوں میں غیر تیل سرگرمیاں مستحکم رہیں۔[2]

---

[1] عالمی بینک۔ (2024ء)۔ عالمی اقتصادی امکانات۔ واشنگٹن، جنوری

[2] عالمی مالیاتی فنڈ۔ (2024ء)۔ علاقائی اقتصادی منظر نامہ (مشرقِ وسطیٰ اور وسط ایشیا)۔ واشنگٹن، جنوری

شکل 1.1: عالمی تجارت اور صنعتی پیداوار کی نمو

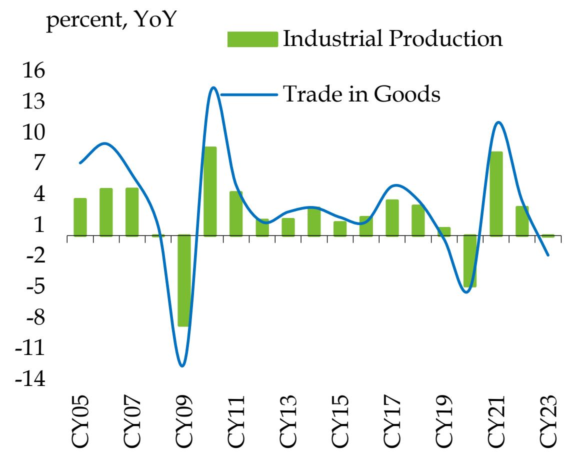

Source: CPB Netherlands Bureau for Economic Policy Analysis

شکل 1.2: اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں کا اشاریہ

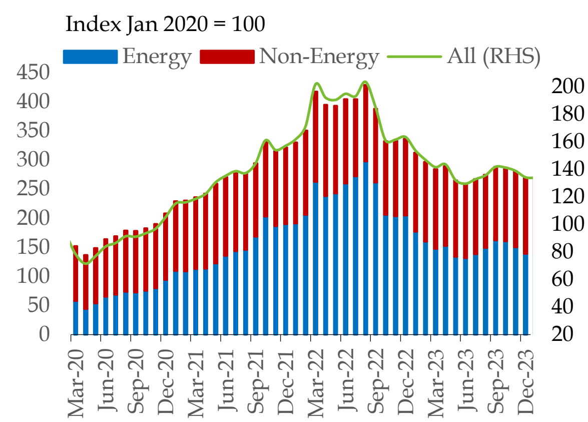

Source: World Bank

--- کمزور تجارتی نمو کے ساتھ

عالمی تجارت کے بارے میں اہم بات یہ ہے کہ اگر 08-2007ء کے عالمی مالی بحران اور کووڈ وبا کے دھچکے کو نظر انداز کر دیا جائے تو 2023ء وہ سال تھا جس میں عالمی تجارت میں سب سے زیادہ سست روی دیکھی گئی (**شکل 1.1**)۔ اس کی وجہ کمزور عالمی طلب اور زیادہ پابندیوں والی تجارتی پالیسیاں تھیں۔ تجارتی لحاظ سے خود کو محدود کرنے کا سلسلہ شدید ہوتا جا رہا ہے جس کی عکاسی 2023ء میں اس طرح ہوئی کہ تجارتی پابندیوں کی تعداد نمایاں طور پر بڑھ کر 3,000 ہو گئی جو 2019ء کے اعداد و شمار سے تقریباً تین گنا زائد ہے۔[3]

شکل 1.3: صارفی قیمتوں کی مہنگائی

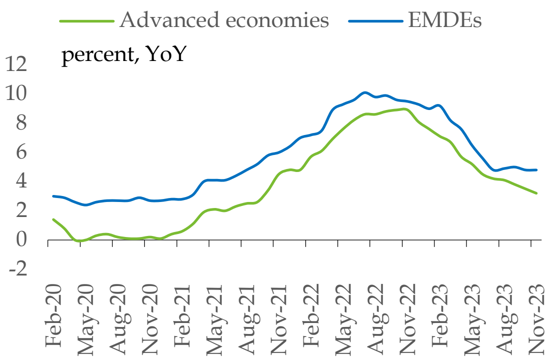

Note: Data represents median headline inflation
Source: World Bank

گذشتہ سال مہنگائی کے کئی عشروں کی بلند ترین سطح سے بڑھنے کے بعد 2023ء کے دوران مہنگائی کا دباؤ کم ہوا

عالمی عمومی مہنگائی 2023ء میں 6.8 فیصد تک گر گئی جو پچھلے سال 8.7 فیصد تھی۔ مہنگائی کے دباؤ میں اس کمی میں کئی عوامل کارفرما ہے: سخت زری پالیسی موقف کے تناظر میں صارفین میں طلب میں کمی، عالمی رسدی زنجیر میں بحالی اور اجناس کی قیمتوں میں اعتدال۔ 2023ء کی دوسری ششماہی میں توانائی کی قیمتوں میں عبوری اضافے کے سوا، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں 2023ء کے دوران خاصی اور مسلسل کمی دیکھی گئی، اگرچہ کہ یہ وبائی مرض سے پہلے کی سطح سے اوپر ہے (**شکل 1.2**)۔ اس عارضی اضافے کے باوجود، جو ممکنہ طور پر اوپیک پلس کی طرف سے تیل کی پیداوار میں کٹوتی اور مشرق وسطیٰ کے تنازعات سے ہوا، توانائی کی اوسط قیمتوں میں 2023ء میں 35.1 فیصد کمی واقع ہوئی۔

[3] عالمی مالیاتی فنڈ۔ (2024ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ: ایک دشوار بحالی۔ واشنگٹن، جنوری

غیر توانائی کی قیمتوں میں بھی، جن میں بنیادی طور پر خوراک اور دھاتیں نمائندہ ہیں، 2023ء میں 5.3 فیصد کمی ہوئی جس سے اعتدال کا رجحان ظاہر ہوا۔ اہم فصلوں کی رسد کے 2023ء میں بہتر حالات اور بڑی معیشتوں میں کمزور طلب بالترتیب خوراک اور دھاتوں کی قیمتوں میں کمی کی وجوہات ہیں۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اگرچہ مجموعی طور پر مہنگائی کا عالمی دباؤ خاصا کم ہوا، تاہم عمومی طور پر مہنگائی بیشتر ترقی یافتہ ممالک کے مقررہ اہداف سے اوپر ہی رہی۔ بہر حال، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں نصف ممالک میں مہنگائی کا دباؤ اپنے ہدف سے نیچے رہا (**شکل 1.3**)۔

ترقی یافتہ ملکوں میں مرکزی بینکوں کی سخت زری پالیسی کے باوجود عالمی مالی حالات 2023ء میں نمایاں طور پر نرم ہوئے

مہنگائی کو متعلقہ اہداف تک کم کرنے کے لیے ترقی یافتہ ملکوں میں مرکزی بینکوں نے سخت زری پالیسی موقف برقرار رکھا۔ تاہم، 2023ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد عالمی مالی حالات خاصی حد تک نرم ہوئے (**شکل 1.4**)۔ یہ دراصل مہنگائی کے دباؤ میں نرمی کے حالات میں کلیدی پالیسی شرحوں میں معکوسیت کی بلند توقعات کی بنا پر ہوا۔ اس کے علاوہ ایکویٹی کی نسبتاً بلند قدر پیمائی اور اسٹاک کے پست اتار چڑھاؤ نے مالی حالات میں بہتری کا ساتھ دیا۔

شکل 1.4: مالی صورتِ حال کا اشاریہ

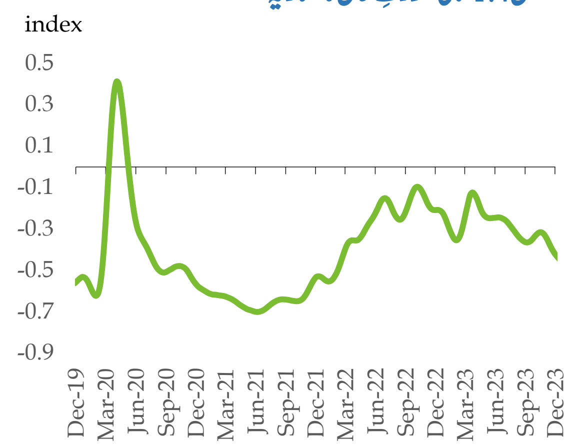

Source: fredhelp.stlouisfed.org

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ترقی یافتہ ملکوں کے مرکزی بینکوں کے برعکس چند ابھرتی ہوئی منڈی کی معیشتیں مہنگائی کے اپنے اہداف پورے کرنے کے بعد 2023ء کے دوران پالیسی شرحوں میں کمی لانے کی طرف چلی گئیں۔ ترقی یافتہ معیشتوں کے مرکزی بینکوں میں سے فیڈرل ریزرو اور یورپی مرکزی بینک نے نمایاں جارحانہ پالیسی موقف اپنایا۔ امریکہ میں سخت مالی حالات اور عالمی وبا کے تناظر میں میکرو اکنامک حالات میں اچانک تبدیلی سے سامنے آنے والی دیگر کمزوریوں کے نتیجے میں امریکہ کے کچھ بینک نادہندہ ہوگئے جس سے مارچ 2023ء میں عالمی مالی استحکام کو خدشات لاحق ہوئے (**مزید تفصیلات، باکس 1.1**)۔ تاہم، بروقت پالیسی اقدامات کرکے امریکہ اور عالمی مالی نظام میں متعدی تناسب کے مزید پھیلاؤ کو روک لیا گیا۔

شکل 1.5: پالیسی ریٹ پر مرکزی بینکوں کے فیصلے

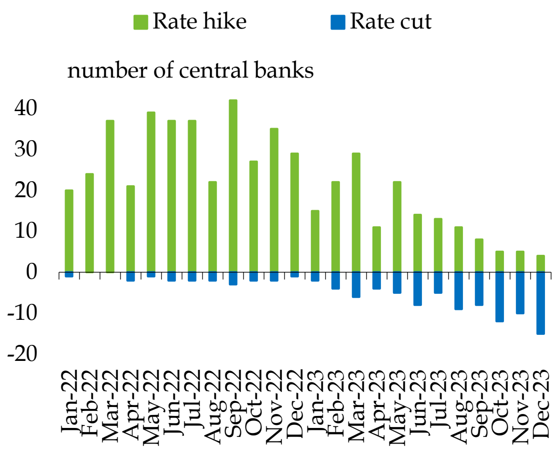

Source: CBrates.com

دنیا بھر میں زری پالیسیوں کے تجزیے[4] سے پتہ چلتا ہے کہ 2023ء کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران 145 بار پالیسی شرحوں میں اضافہ اور 51 بار کمی کی گئی، جو کہ سخت زری پالیسی موقف کی نشاندہی ہے۔ تاہم، یہ رجحان آخری سہ ماہی کے دوران الٹ گیا۔ 14 بار شرحوں میں اضافہ اور 37 بار کمی دیکھی گئی۔ یہ موافق زری پالیسی موقف بہت سی ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں نے اپنایا جبکہ زیادہ تر ترقی یافتہ ملکوں کے مرکزی بینکوں نے مہنگائی کے اپنے اہداف حاصل کرنے اور مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھنے کے لیے اپنے سخت موقف کو جاری

[4] تجزیے کی بنیاد Cbrates.com کا ڈیٹا ہے۔

رکھا (**شکل 1.5**)۔ شرحِ سود کے تفرق وسیع ہونے سے ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں سے سرمائے کا اخراج ہونے لگا[5] اور ترقی یافتہ ملکوں کی کرنسیاں خاص طور پر امریکی ڈالر مضبوط ہوا۔[6]

2023ء میں ایکویٹی کی عالمی قیمتیں بحال ہوئیں

ایکویٹی کی عالمی مارکیٹوں میں تیزی کے احساسات دیکھے گئے جیسا کہ 2023ء میں عالمی ایکویٹی پرائس انڈیکس میں 20.0 فیصد بحالی سے ظاہر ہوتا ہے۔ گذشتہ سال قدر پیمائیوں میں نمایاں کمی کے برعکس ایسا ہوا۔ دراصل ترقی یافتہ ملکوں میں خطرے کے بہتر احساسات نے ایکویٹی انڈیکس میں اضافہ کیا۔ اگرچہ 2023ء میں ترقی یافتہ ملکوں میں حوصلہ افزا احساسات غالب رہے، تاہم مشرقِ وسطیٰ میں تنازع سے بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے اکتوبر 2023ء کے دوران ایکویٹی کی قیمتوں میں ایک قلیل مدتی زبردست کمی دیکھی گئی (**شکل 1.6**)۔[7]

شکل 1.6: ایکویٹی قیمتوں کا عالمی اشاریہ

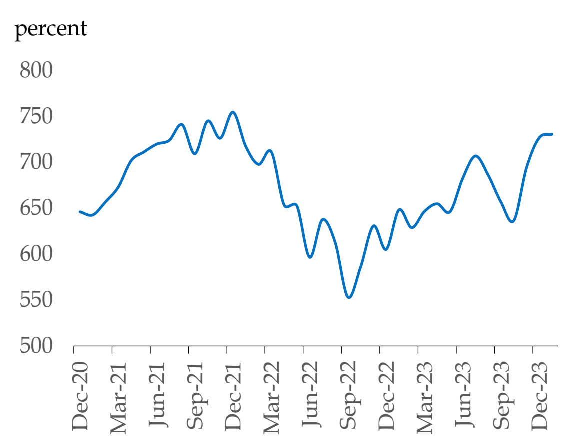

Source: Bloomberg

ریاستی قرض کی سطح ترقی یافتہ ملکوں میں محدود رہی تاہم ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں مزید بڑھی۔۔۔

وبائی مرض کے دوران ریاستی قرضوں کی سطح میں خاصا اضافہ ہوا کیونکہ دنیا بھر کی حکومتوں نے وبا کے اثرات کم کرنے کے لیے جارحانہ انداز میں جواب دیا۔ تاہم، 2020ء کے بعد سرکاری قرضے ترقی یافتہ ملکوں میں بہتر ہوتے رہے، اگرچہ یہ اب بھی عالمی وبا سے پہلے کی سطح سے بلند تھے۔ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں بھی قرض بلند سطح پر رہا۔ ان معیشتوں میں قرض اور جی ڈی پی کا تناسب 2023ء کے آخر میں بڑھ کر 68.3 فیصد ہو گیا جو 2022ء کے آخر میں 65.3 فیصد تھا (**شکل 1.7**)۔[8] ان معیشتوں کو درپیش منفرد مسائل کے علاوہ (مثال کے طور پر مالی رکاوٹیں) امریکی ڈالر کے مقابلے میں ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کی کرنسیوں کی قدر میں کمی نے بھی کردار ادا کیا۔

1.2 ملکی اقتصادی پیشرفت

کئی عوامل نے 2023ء میں بلند تر اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔۔۔

پاکستان کی معیشت کو 2023ء کے دوران ایک دشوار میکرو اکنامک ماحول کا سامنا رہا۔ دیرینہ ساختی مسائل کی یکجائی،[9] رسد کے دھچکے، اندرونی اور بیرونی عدم توازن، ملک کے خطرے کے پریمیم کو لگنے والے دھچکے اور اقتصادی عاملین کے جذبات اور مہنگائی کے دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے سخت زری پالیسی جی ڈی پی کی نمو میں تیزی سے کمی کا باعث بنی۔ حقیقی جی ڈی پی میں 2023ء میں 0.1 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ 2022ء میں 4.5 فیصد نمو تھی۔[10] جی ڈی پی میں کمی بنیادی طور پر صنعتی اور خدمات کے شعبوں سے منسلک تھی، جبکہ زراعت کے شعبے کی مضبوط

[5] عالمی بینک۔ (2024)۔ عالمی اقتصادی امکانات۔ واشنگٹن، جنوری

[6] تقریباً 20 فیصد ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتیں، جن کی قرضے کی درجہ بندی کمزور تھی، 2023ء کے دوران ان کی کرنسی میں خاصی (30 فیصد) کمی ہوئی۔

[7] خام تیل اور قدرتی گیس کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ آئی ایم ایف بلاگ یکم دسمبر 2023ء

[8] ستمبر 2023ء میں سرکاری قرض بڑھ کر 24.9 ٹریلین ڈالر ہو گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 22.8 ٹریلین ڈالر تھا۔ ماخذ: بی آئی ایس ڈیٹا پورٹل

[9] کلیدی ساختی مسائل میں نجی بچت اور سرمایہ کاری، جی ڈی پی میں ٹیکس کا تناسب، پیداواری نمو، برآمدات اور عالمی سرمایہ کاری کا بہاؤ تمام کی پست سطحیں شامل ہیں۔

[10] مالی سال کے لحاظ سے حقیقی جی ڈی پی نمو جو مالی سال 22ء میں 6.2 فیصد تھی، کم ہو کر مالی سال 23ء میں منفی 0.2 فیصد ہو گئی۔ جدول 1.2 میں دیے گئے جی ڈی پی کے کیلنڈر سال کے تخمینے پاکستان دفترِ شماریات کے حال میں جاری کردہ سہ ماہی این آئی اے ڈیٹا پر مبنی ہیں۔

کارکردگی نے معاشی سرگرمیوں میں مجموعی سست روی پر قابو پانے میں مدد کی (جدول 1.2، شکل 1.8)۔

شکل 1.7: حکومتوں کا عمومی قرضہ

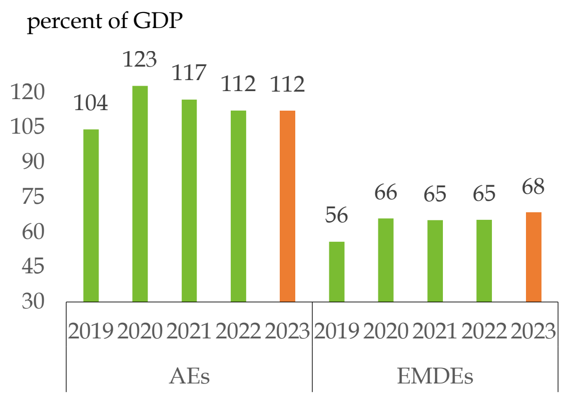

Note: 2023 represents projections of IMF.
Source: International Monetary Fund

شکل 1.8: جی ڈی پی کی نمو اور شعبہ جاتی شرکت

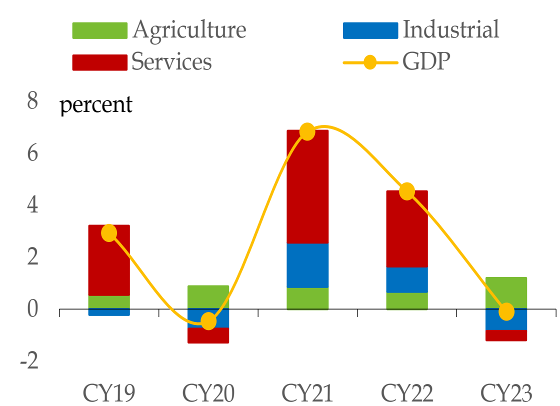

Source: Pakistan Bureau of Statistics

---خاص طور پر، پہلی ششماہی کئی عشروں کی بلند مہنگائی، اور روپے کی قدر میں تیز رفتار کمی سے عبارت تھی---

2023ء کی پہلی ششماہی خاص طور پر صبر آزما رہی۔ سیاسی غیر یقینی صورتِ حال، آئی ایم ایف کے استحکامی پروگرام میں تاخیر اور زرمبادلہ کے پست ذخائر کی وجہ سے ملکی رسک پریمیم میں خاصا اضافہ ہوا اور اس کا نتیجہ ملکی کرنسی پر کافی دباؤ کی صورت میں نکلا (**شکل** 1.9)۔ اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کے مجموعی اثرات ملکی مہنگائی کے نتائج پر مرتب ہوتے لیکن کرنسی کی قدر میں نمایاں کی رکاوٹ بن گئی (**شکل** 1.2)۔ اس کے ساتھ ساتھ، خطرے کے بلند پریمیم نے عالمی مالی حالات میں آنے والی وسیع نرمی کے باوجود عالمی مالی منڈیوں تک ملکی رسائی کو محدود کر دیا (**شکل** 1.4)۔

جدول 1.2: پاکستان کے کلیدی اقتصادی اظہاریے*

	2019ء	2020ء	2021ء	2022ء	2023ء
حقیقی شعبہ			(فیصد)		
حقیقی جی ڈی پی کی نمو	2.9	-0.5	6.8	4.5	-0.1
صنعتی شعبے کی نمو	-1.2	-4.1	9.0	5.1	-4.7
زرعی شعبے کی نمو	2.4	3.7	3.8	3.0	5.1
شعبہ خدمات کی نمو	4.6	-0.9	7.4	4.9	-0.6
بڑے پیمانے کی اشیا سازی، نمو (سال بسال اوسط)	1.9	-9.7	14.7	6.7	-9.8
مہنگائی (سال بسال اوسط)	9.4	9.5	9.5	19.7	30.9
بیرونی شعبہ			(ارب امریکی ڈالر)		
اسٹیٹ بینک کے ذخائر (آخرمدت)	11.3	13.4	17.7	5.6	8.2
جاری کھاتے کا توازن	-8.6	-0.7	-12.3	-12.2	-0.4
برآمدات (اشیا و خدمات)	30.7	27.3	35.6	39.0	36.4
درآمدات (اشیا و خدمات)	58.0	52.1	76.5	76.6	57.8
ترسیلاتِ زر	22.1	25.9	31.1	29.9	26.4
پاکستانی روپے فی ڈالر (آخرِمدت)	154.8	159.8	176.5	226.4	281.9
مالیاتی شعبہ			(فیصد)		
مالیاتی خسارہ (مالی سال کی جی ڈی پی کا فیصد)	-8.9	-8.1	-7.1	-7.9	-7.8
محاصل کی نمو (سال بسال)	12.3	10.1	17.5	16.9	34.3
اخراجات کی نمو (سال بسال)	18.9	9.4	11.3	31.1	30.3
زری شعبہ			(فیصد اور ٹریلین روپے)		
نجی شعبے کو قرضہ (سال بسال)	3.8	4.5	19.6	13.4	-1.1
مالکاری	3.4	3.5	3.6	5.6	7.2
ملکی	2.7	2.7	1.7	5.7	7.0
بیرونی	0.7	0.8	1.9	-0.1	0.2

* تمام اعداد و شمار تقویمی سال کی بنیاد پر ہیں ماسوائے وہاں جہاں صراحت کر دی گئی ہے۔

ماخذ: وزارتِ خزانہ، پاکستان دفتر شماریات، اور اسٹیٹ بینک

2022ء کے سیلاب کے تاخیری اثرات کے علاوہ بعض اجناس کی قیمتوں میں انتظامی ردوبدل، اور کرنسی کی قدر میں خاصی کمی کا نتیجہ کئی دہائیوں کی بلند ترین مہنگائی کی صورت میں نکلا جس کے بعد مہنگائی اور اس کی توقعات پر قابو پانے کے لیے مناسب طور پر سخت زری پالیسی موقف کی ضرورت پڑی۔

شکل 1.9: کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ اور اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں سال بسال تبدیلی اور شرحِ مبادلہ

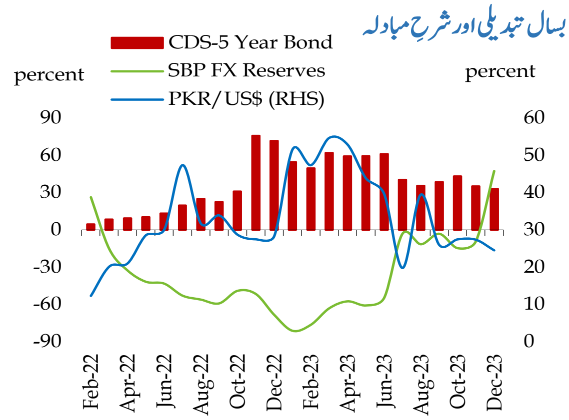

Source: State Bank of Pakistan and Bloomberg

مزید بر آں، بیرونی کھاتے پر دباؤ کم کرنے کے لیے درآمدات کو عارضی طور پر محدود کرنے کے انتظامی اقدامات 2022ء میں متعارف کرائے گئے اور 2023ء کی پہلی ششماہی تک جاری رہے۔ درآمدی خام مال کی محدود دستیابی نے رسد میں رکاوٹوں کے اثرات بڑھا دیے اور مہنگائی کو بڑھا کر نمو کو منفی طور پر متاثر کیا۔ اس پس منظر میں مذکورہ ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں اوسطاً 17.3 فیصد کمی آئی، جبکہ صارف اشاریہ قیمت اوسط مہنگائی 33.0 فیصد تک پہنچ گئی (**شکل 1.10**)۔ تاہم 2023ء کی دوسری ششماہی میں نہ صرف اشیا سازی کی سرگرمیاں بحال ہوئیں بلکہ مہنگائی میں بھی کمی آئی۔

شکل 1.10: بڑے پیمانے کی اشیا سازی

Source: Pakistan Bureau of Statistics

تاہم ، 2023ء کے نصف آخر میں معاشی ماحول بہتر ہوا

میکرو اکنامک ماحول 2023ء کی دوسری ششماہی میں معمولی سا بہتر ہوا۔ اس بہتری کا اظہار کاروباری اعتماد کے اشاریے کی بحالی، پالیسی کی غیر یقینی صورتحال میں کمی، خطرے کے پریمیم میں کمی اور شرح مبادلہ میں استحکام سے ہوا (**شکل 1.11**)۔ اس مثبت پیش رفت، اور سازگار اساسی اثر کے نتیجے میں دوسری ششماہی میں اوسط مہنگائی 28.8 فیصد (2023ء کی پہلی ششماہی میں 33.0 فیصد) ہو گئی اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 0.9 فیصد سکڑاؤ آیا (پہلی ششماہی میں منفی 17.3 فیصد)۔

شکل 1.11: صارف اور کاروبار کا اعتماد

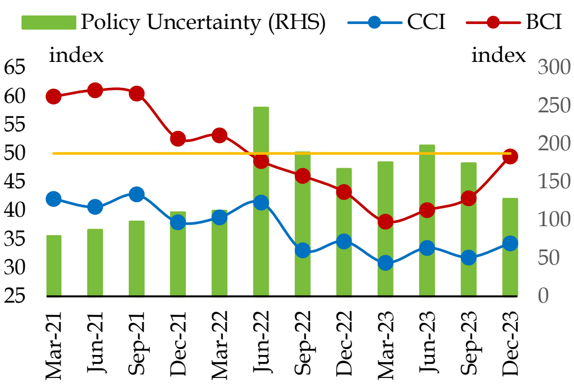

Source: State Bank of Pakistan and PolicyUncertainty.com

گھریلو طلب میں کمی اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں نرمی کے سبب بیرونی کھاتے میں خاصی بہتری آئی

2023ء کی پہلی ششماہی میں پست معاشی سرگرمی، استحکام کی پالیسیوں، اور ضروری درآمدات کو ترجیح دینے سے اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے درآمدی بل میں نمایاں کمی ہوئی۔ اشیا اور خدمات کی درآمدات 2022ء میں 76.6 ارب ڈالر تھیں جو 2023ء میں گر کر 57.8 ارب ڈالر رہ گئیں، یہ 24.5 فیصد کمی کو ظاہر کرتی ہے۔

عالمی اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی، خاص طور پر پاکستان کی بڑی برآمدی منزلوں میں آنے والی سست روی کے دور میں رسدی زنجیر میں رکاوٹوں سے خام مال کی درآمد متاثر ہوئی، نیز پیداواری لاگت بڑھ گئی، اور سیلاب سے ہونے والے

نقصانات کی وجہ سے زرعی پیداوار کو پہنچنے والے نقصانات کے مسلسل اثرات کی وجہ سے برآمدات میں بھی کمی آئی۔ اشیا اور خدمات کی برآمدات جو 2022ء میں 39.0 ارب ڈالر تھی 2023ء میں 36.4 ارب ڈالر رہ گئی، یوں 6.5 فیصد کی واقع ہوئی۔

زرمبادلہ کا دوسرا سب سے بڑا ذریعہ ترسیلات زر بھی 11.8 فیصد کم ہو کر 2023ء میں 26.4 ارب ڈالر رہ گئیں جو 2022ء میں 29.9 ارب ڈالر تھے۔ ترسیلات زر میں اس کمی کی وجہ ترقی یافتہ معیشتوں میں سست روی، اوپن مارکیٹ اور بین البینک شرحِ مبادلہ کے درمیان وسیع تفاوت خاص طور پر 2023ء کی تیسری سہ ماہی میں، اور عالمی وبا کے بعد ہوائی سفر کا بتدریج معمول پر آنا تھا۔

تاہم، ایک مثبت امر یہ ہے کہ درآمدات میں کمی برآمدات اور ترسیلاتِ زر میں ہونے والے سکڑاؤ سے کہیں زیادہ رہی، جس سے کرنٹ اکاؤنٹ میں بہتری آئی، یعنی 2022ء میں 12.2 ارب ڈالر خسارے کے مقابلے 2023ء میں خسارہ محض 0.4 ارب ڈالر رہ گیا (**جدول 1.2 اور شکل 1.12**)۔

شکل 1.12: کرنٹ اکاؤنٹ کی رقم

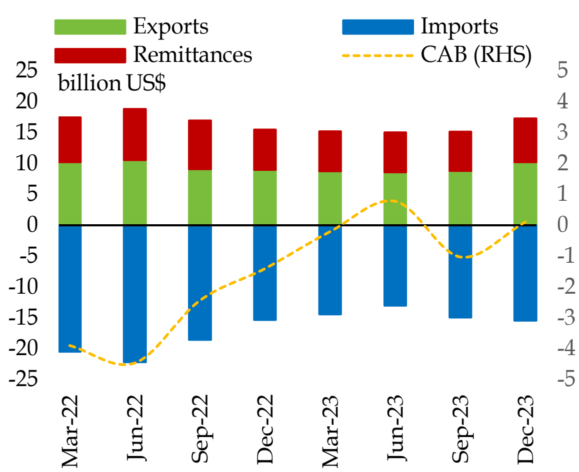

Source: State Bank of Pakistan

ملکی کرنسی پر دباؤ پہلی ششماہی میں بڑھا ، دوسری میں کم ہوا

2023ء کی پہلی ششماہی میں، آئی ایم ایف توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کے 9ویں جائزے کی تکمیل میں تاخیر کے دور میں، بیرونی قرضوں کی بروقت ادائیگی اور توقع سے کم سرکاری اور دوطرفہ رقوم کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر، جو پہلے ہی کم ہو رہے تھے، مزید 1.1 ارب ڈالر کم ہوگئے۔ زرِمبادلہ ذخائر کی پست سطح کے علاوہ ملکی غیر یقینی صورتحال نے سرمایہ کاروں کے اعتماد کو بری طرح متاثر کیا اور اس کے نتیجے میں ملک کی کریڈٹ ریٹنگ میں کمی ہوئی۔[11] مزید برآں، ترقی یافتہ ملکوں میں سخت زری پالیسی اور ملکی رسک پریمیم بلند ہونے سے تجارتی ذرائع سے قرض لینا مشکل ہوگیا۔

شکل 1.13: مالیاتی خسارہ اور اس کی مالکاری

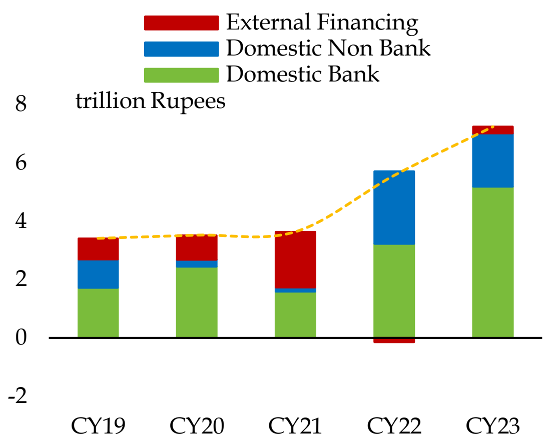

Source: Ministry of Finance

ان تبدیلیوں نے ملکی کرنسی پر دباؤ ڈالا اور 2023ء کے پہلے نو مہینوں میں اوسط ماہانہ شرح مبادلہ میں 24.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔

تاہم، آئی ایم ایف کے ای ایف ایف کے 9ویں جائزے کی کامیاب تکمیل سے جزوی فائدہ یہ ہوا کہ اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ ذخائر 2023ء کی دوسری ششماہی میں 3.8 ارب ڈالر بڑھ گئے، جبکہ پہلی ششماہی میں 1.1 ارب ڈالر کی ہوئی تھی۔ زرِمبادلہ ذخائر میں بہتری اور زرِمبادلہ کی سٹہ بازانہ طلب پر قابو پانے

[11] فروری 2023ء میں موڈیز اور Fitch نے پاکستان کی درجہ بندی کم کر کے Caa2 اور CCC+ سے بالترتیب Caa3 اور CCC- کر دی۔

کے لیے انتظامی اقدامات کے نتیجے میں بازارِ مبادلہ مارکیٹ میں استحکام بحال ہوا اور اوسط ماہانہ شرح مبادلہ جو ستمبر 2023ء میں 297.7 روپے فی ڈالر تھی، دسمبر 2023ء میں گر کر 283.3 روپے فی ڈالر ہو گئی۔

شکل 1.14: پاکستان کا قرضوں کا خاکہ

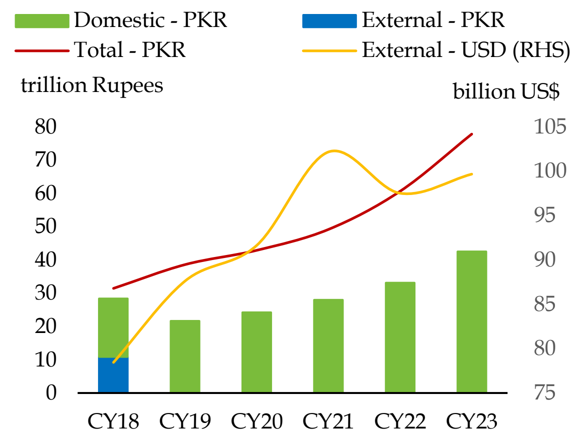

Source: State Bank of Pakistan

مالیاتی خسارہ بڑھنے کا رجحان جاری رہا...

مالیاتی خسارہ 2022ء میں 5.6 ٹریلین روپے تھا جو 2023ء میں بڑھ کر 7.2 ٹریلین روپے ہو گیا، یہ 30 فیصد سالانہ اضافہ تھا۔ بڑا اضافہ اخراجات بڑھنے سے ہوا، جو محصولات میں ہونے والے اضافے سے بھی آگے نکل گئے۔ ناکافی بیرونی ماکاری بہاؤ کی بنا پر حکومت مجبور ہوئی کہ اپنا 97 فیصد خسارہ ملکی ذرائع سے پورا کرے۔ 2023ء میں مجموعی بجٹ خسارے کا 72 فیصد ملکی ذرائع میں سے شعبہ بینکاری نے پورا کیا (**شکل 1.13**)۔ (**تفصیلات کے لیے شعبہ بینکاری پر باب 3**)۔

... جس سے سرکاری قرضوں میں اضافہ ہوا

2023ء میں مجموعی سرکاری قرضوں میں 28.3 فیصد اضافہ ہوا۔ 2022ء میں 23.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ بیرونی قرضہ، جسے امریکی ڈالر میں ظاہر کیا جاتا ہے[12]، 2.2 فیصد اضافے کے ساتھ 2023ء کے اختتام تک 99.7 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ ڈالر میں بیرونی قرضوں میں یہ معمولی اضافہ دراصل پست بیرونی ماکاری اور 2023ء کی پہلی ششماہی میں قرض کی بروقت ادائیگی کی وجہ سے ہوا۔ تاہم، پاکستانی روپے کے لحاظ سے بیرونی قرضوں میں 27.2 فیصد اضافہ ہوا جس کی وجہ ملکی کرنسی کی قدر میں کمی ہے (**شکل 1.14**)۔

2023ء میں وسیع البنیاد اور کئی عشروں کی بلند مہنگائی ہوئی

اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 2023ء میں 30.8 فیصد تک پہنچ گئی، جو 2022ء میں 19.9 فیصد تھی۔ اس مہنگائی میں خوراک کا شعبہ اہم حصہ دار تھا تاہم قوزی مہنگائی اور توانائی کے شعبوں میں بھی بڑھتے ہوئے رجحانات تھے۔ ملکی طلب میں نمایاں کمی کے باوجود خوراک اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے اور کرنسی کی قدر گرنے کے اثرات مہنگائی کی توقعات اور اجرتوں میں شامل ہو گئے، جس سے قوزی مہنگائی میں اضافہ ہوا (**شکل 1.15**)۔

شکل 1.15: صارف اشاریہ قیمت مہنگائی اور اس کے اجزا

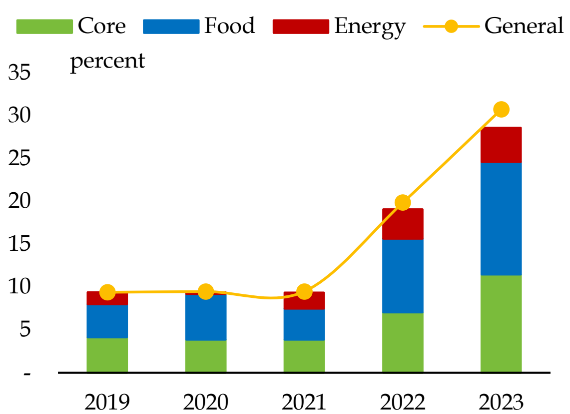

Source: Pakistan Bureau of Statistics

بڑھتے معاشی عدم توازن نے مناسب زری پالیسی کا تقاضا کیا...

بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بیرونی شعبے میں خطرات کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک نے اپنی سخت زری پالیسی جاری رکھی۔ 2022ء میں پالیسی ریٹ میں 900 بیسس پوائنٹ اضافے کے بعد 2023ء میں پالیسی ریٹ مزید 600 بی پی ایس بڑھا کر 22 فیصد کر دیا گیا۔ تاہم، پالیسی شرح میں تمام اضافہ 2023ء کی پہلی ششماہی میں ہوا اور دوسری ششماہی میں پالیسی شرح تبدیل نہیں کی گئی۔ مؤثر زری پالیسی اقدامات

[12] اس میں آئی ایم ایف سے حکومتی قرض اور زرِ مبادلہ کے واجبات شامل ہیں۔

کے نفاذ سے سالانہ مہنگائی دسمبر 2023ء میں 831 بیس پوائنٹس کم ہو کر 29.7 فیصد رہ گئی جبکہ اس کی بلند ترین سطح مئی 2023ء میں 38.0 فیصد تھی۔[13]

۔۔۔اور دباؤ والے میکرو فنانشل حالات کے نتیجے میں نجی شعبے کے قرضوں کی نمو میں کمی ہوئی ۔۔۔

2023ء کی دوسری ششماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضے نے کمی کا رجحان جاری رکھا، اور یہاں تک کہ یہ منفی نمو میں داخل ہو گیا۔ اسی طرح، مہنگائی کو ایڈجسٹ کر کے نجی شعبے کا قرضہ دیکھا گیا تو اس میں 2023ء کے آخر تک سال بسال 23.1 فیصد کمی آئی (**شکل 1.16**)۔

شکل 1.16: شرحِ سود اور قرضے کی نمو

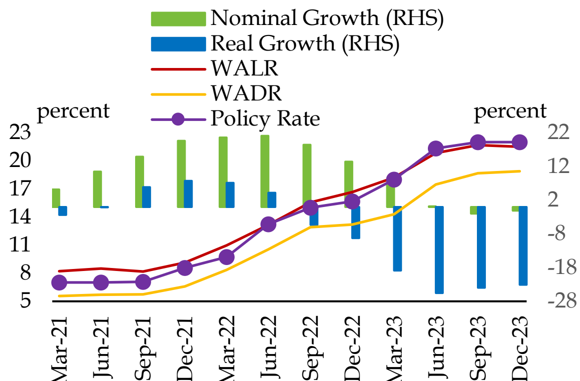

WALR = Weighted Average Lending Rate, WADR = Weighted Average Deposit Rate
Source: State Bank of Pakistan

نجی شعبے کے قرضے میں نمایاں کمی پست اقتصادی سرگرمیوں کی وجہ سے ہوئی جس کے اسباب کمزور احساسات، قرض لینے کے بھاری اخراجات، درآمدی پابندیوں اور انتظامی اقدامات کے سبب رسدی رکاوٹیں تھیں۔ رسدی پہلو سے دیکھا جائے تو دباؤ والے میکرو مالی حالات کے سبب بینکوں نے نجی شعبے کو قرض دینے سے گریز بڑھایا، نیز زائد سرکاری قرضوں کی وجہ سے بھی نجی شعبے کے قرضوں میں سست روی آئی۔

۔۔۔چنانچہ حکومت کے لیے شعبہ بینکاری کا اکتشاف مزید بڑھا

حکومت کی جانب سے بجٹ میں معاونت کے لیے بینکوں پر مسلسل بڑھتے ہوئے انحصار کی وجہ سے حکومت کے لیے اکتشاف دسمبر 2023ء تک مزید بڑھ کر 60.6 فیصد ہو گیا (دسمبر 2022ء میں 55.8 فیصد)۔

تاہم، بینکوں نے سال کے دوران مستحکم کارکردگی دکھائی۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت، آمدنی اور سیالیت سے متعلق ان کے مالی اصابت کے اشاریوں میں بہتری دکھائی دی جبکہ اثاثہ جاتی معیار کے اشاریوں نے delinquencies سے خطرہ ظاہر کیا (**تفصیلات کے لیے باب 3: شعبہ بینکاری**)۔

مستقبل میں

عالمی محاذ پر نمو کے لیے اہم خطرات جغرافیائی سیاسی تناؤ، تجارتی تقسیم اور موسمیاتی تبدیلی ہیں۔ بڑھتی ہوئی جغرافیائی سیاسی کشیدگی غیر یقینی صورتحال پیدا کرتی ہے اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے خطرات لاتی ہے جو بالآخر سخت مالی حالات پر منتج ہو سکتی ہے اور مالی استحکام کے خدشات بڑھا سکتی ہے۔

کاروباری اعتماد میں بہتری آنے اور ملکی رسک پریمیم میں کمی سے ملک کی اقتصادی سرگرمیاں بحال ہونے لگی ہیں جبکہ مہنگائی میں کمی آ رہی ہے۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارے پر نظر ہے جبکہ مالیاتی استحکام جاری ہے۔ یہ مثبت پیش رفت بتدریج بحالی کے لیے حالات کو سازگار بنا رہی ہے۔ پائیدار ترقی اور قیمتوں کا استحکام یقینی بنانے کے لیے مالیاتی شعبے اور توانائی اور سرکاری ملکیتی اداروں میں بامقصد اصلاحات اشد ضروری ہیں۔

اصلاحات کے ایجنڈے پر مسلسل عملدرآمد کے ساتھ ساتھ معاشی منظر نامے کا انحصار کثیر جہتی مالکاری کی دستیابی، سیاسی استحکام اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں ردوبدل پر بھی ہے۔

[13] جائزے کے بعد کی مدت میں مہنگائی نے اپنی گرتی ہوئی رفتار جاری رکھی اور فروری 2023ء میں کم ہو کر 23.1 فیصد رہ گئی۔ تاہم، زری پالیسی کی شرح مارچ 2024ء میں 22 فیصد پر برقرار رہی، کیونکہ انتظامی قیمتوں یا مالیاتی اقدامات میں مزید ردوبدل کے خطرات تھے جو مہنگائی کے منظر نامے میں اضافہ کر سکتے تھے۔

باکس 1.1: بڑھتے ہوئے جغرافیائی سیاسی تناؤ اور بدلتے ہوئے عالمی مالیاتی حالات کے درمیان مالی استحکام کو خطرات

گذشتہ چند برسوں میں دنیا تیزی سے بدلتے ہوئے عالمی اقتصادی اور جغرافیائی سیاسی ماحول سے ابھرنے والے نمایاں اور پیچیدہ چیلنجوں کا سامنا کر رہی ہے۔ کووڈ19 کے تناظر میں نہ صرف وافر سیالیت اور شرح سود میں بڑی بڑی کٹوتیوں نے، جنہیں غیر معمولی زری اور مالیاتی محرکات نے آگے بڑھایا، دنیا بھر میں مالی کمزوریاں پیدا کیں[14] بلکہ پیچیدہ سپلائی چین کی لچک کے بارے میں سوالات بھی اٹھا دیے۔

عالمی وبا کے دوران کمزور عالمی معاشی حالات اور حکومتوں کی اضافی مالی ضروریات کے دور میں بینکوں نے خاصے ڈپازٹس اور سیالیت کا رخ خطرے سے پاک طویل مدتی تمسکات کی طرف کیا[15] جس سے انہیں شرح سود میں ممکنہ اضافے کی صورت میں مارکیٹ کے نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ جب عالمی معیشت وبا کے دھچکے سے بحفاظت نکل آئی اور 2021ء میں نمایاں طور پر بحالی کی طرف چلی[16] تو مہنگائی کے دباؤ تیزی سے ابھرنا شروع ہوئے جو وبا کے بعد طلب اور رسد کے سلسلے کی رکاوٹوں میں بحالی کو ظاہر کرتے ہیں۔ 2021ء میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں 53.0 فیصد اضافہ ہوا جو 2004ء کے بعد سب سے زیادہ اضافہ تھا (**شکل 1.1.1**)۔ ابھرتی ہوئی منڈیوں کے برعکس، ترقی یافتہ معیشتوں میں زیادہ تر مرکزی بینکوں نے مہنگائی کے دباؤ کو عارضی سمجھتے ہوئے 2021ء کے آخر تک زری پالیسی موقف کو نرم رکھا۔[17]

2022 کے ابتدائی مہینوں میں روس یوکرین تنازع ابھرنے سے نہ صرف اجناس کی عالمی قیمتیں بڑھیں[18] بلکہ نہایت اہم اجناس کے لیے جو جغرافیائی سیاسی انحصار کیا جاتا ہے اس کی اقتصادی سلامتی پر سنگین خدشات بھی اجاگر ہوئے۔ تنازع کا ارتقا غیر یقینی تھا اور مہنگائی کی توقعات مستحکم ہونے کا خطرہ موجود تھا، چنانچہ اس تناظر میں بڑے مرکزی بینکوں نے زری سختی کے ایسے راستے پر قدم رکھ دیا جس کی کوئی مثال اپنی شدت اور تعدد کے لحاظ سے پہلے کبھی نہ تھی۔ مثال کے طور پر، فیڈرل ریزرو نے جون 2022ء میں فیڈرل فنڈز کی شرح میں 75 بیسس پوائنٹس کا اضافہ کیا، جو 1994ء کے بعد سے سب سے زیادہ جارحانہ سختی ہے۔[19،20] اس کے علاوہ، یورپی مرکزی بینک نے 11 سال میں پہلی بار جولائی 2022ء میں اپنی پالیسی شرحوں میں 50 بیسس پوائنٹس کا اضافہ کیا۔[21] مزید برآں، بینک آف انگلینڈ نے اپنی شرح سود میں 2022ء اور 2023ء میں بالترتیب 325 اور 175 بیسس پوائنٹس اضافہ کیا۔

شکل 1.1.1: اجناس کی عالمی قیمتوں کا اشاریہ (سال بسال نمو)

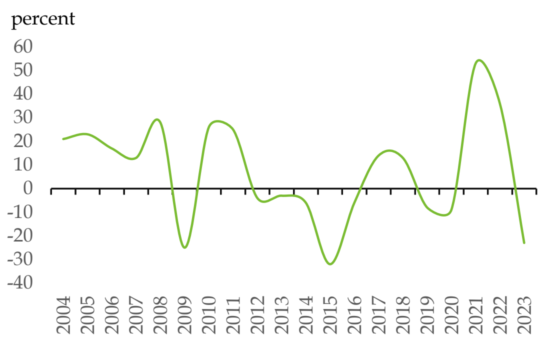

Source: International Monetary Fund

کئی دہائیوں کی بلند مہنگائی، سخت مالی حالات، اور مشرقی یورپ میں تنازع وغیرہ کے نتیجے میں عالمی اقتصادی نمو 2022ء میں گر کر 3.5 فیصد رہ گئی۔[22] اگرچہ 2023ء میں مہنگائی کا عالمی دباؤ معتدل ہوا، ترقی یافتہ ملکوں کے مرکزی بینکوں نے سخت موقف برقرار رکھا۔ نمو میں بڑی رکاوٹیں، منجملہ دیگر چیزوں کے یہ تھیں کہ 2023ء میں عالمی پیداوار بڑھنے کی رفتار گھٹ کر 3.2 رہ گئی جس سے جغرافیائی معاشی تقسیم[23] اور زری سختی کے اثرات میں اضافہ ہو گیا۔[24]

[14] ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں پر عمومی سرکاری قرضوں میں عالمی وبا کے محرکات کی وجہ سے اضافہ ہوا۔ قرض کی سطح 2020ء میں جی ڈی پی کے 123 فیصد تک بڑھ گئی جو ترقی یافتہ معیشتوں میں 2019ء میں 104 فیصد تھی (2023ء میں 112 فیصد)۔ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں قرض کی سطح 2019ء کی 56 فیصد سے بڑھ کر 66 فیصد ہو گئی (2023 میں 68 فیصد)۔

[15] مثال کے طور پر، 2022ء کے آغاز میں امریکی بینکوں کے پاس 24 ٹریلین ڈالر کے اثاثے تھے۔ مجموعی اثاثوں کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ سیکیورٹیز میں، زیادہ تر ٹریژریز یا مارگیج والے بانڈز میں لگایا گیا تھا۔

[16] عالمی پیداوار میں 2021ء میں 6.5 فیصد اضافہ ہوا جب کہ 2020ء میں 2.7 فیصد سکڑ گئی تھی۔

[17] صرف بینک آف انگلینڈ نے دسمبر 2021ء میں زری سختی کا آغاز کیا۔

[18] تنازع نے قیمتوں پر دباؤ مزید بڑھایا کیونکہ روس اور یوکرین خوراک اور توانائی کی مختلف اشیا کی عالمی سپلائی چین میں دو اہم فریق ہیں۔

[19] https://www.cnbc.com/2022/06/15/fed-hikes-its-benchmark-interest-rate-by-three-quarters-of-a-point-the-biggest-increase-since-1994.html

[20] فیڈرل فنڈز کی شرح 2022ء میں مجموعی طور پر 425 بی پی ایس بڑھی جبکہ 2023ء میں مزید 75 بی پی ایس کا اضافہ ہوا جو 2023ء کے آخر تک 5.25 فیصد تک پہنچ گئی۔

[21] ای سی بی نے 2022ء میں اپنی شرح سود میں 200 بی پی ایس اور 2023ء میں بھی 200 بی پی ایس کا اضافہ کیا۔ 2023ء کے آخر تک اس کی مرکزی ری فنانسنگ آپریشن کی شرح 4.5 فیصد تک پہنچ گئی۔

[22] آئی ایم ایف۔ (2022ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ۔ اکتوبر

[23] ڈبلیو ٹی او کے مطابق، موجودہ کثیر جہتی تجارتی نظام کی روح میں شامل شراکتی نقطہ نظر کے بجائے زیادہ مقامی اور اپنے بلاک کے ساتھ تجارت اور یکطرفہ پالیسیوں اپنانا جغرافیائی و اقتصادی تقسیم ہے۔

[24] آئی ایم ایف۔ (2023ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ۔ اکتوبر

عالمی اور ملکی سطح پر پیش رفت

اہم مرکزی بینکوں کی طرف سے تیز رفتار زری سختی کے علاوہ، عالمی معیشت کو جغرافیائی واقتصادی تقسیم کے بڑھتے ہوئے خطرات کا سامنا ہے۔ یہ بات 2019ء سے 2022ء تک تجارتی پابندیوں میں تقریباً تین گنا اضافے سے ظاہر ہے۔ نئی عائد کردہ تجارتی رکاوٹوں کی تعداد تقریباً 3,000 تک پہنچ گئی جو 2010ء کے بعد سب سے زیادہ ہے۔[25] آئی ایم ایف کے مطابق، زیادہ تجارتی پابندیاں طویل مدت میں عالمی پیداوار 7 فیصد کم کر سکتی ہیں۔ امریکہ اور چین کے درمیان بڑھتی ہوئی رقابت، کووِڈ-19 کی وبا اور روس یوکرین تنازع کے پس منظر میں بڑی اقتصادی طاقتیں "ڈی رسکنگ" کی طرف مائل ہو رہی ہیں[26] تاکہ اپنے اہم انفراسٹرکچر اور سپلائی چینز کو محفوظ رکھ سکیں۔ CHIPs[27] اور سائنس ایکٹ 2022ء[28] جیسے قوانین امریکہ اور یورپی یونین کی نئی اقتصادی سلامتی کی حکمت عملی میں[29] بدلتے ہوئے عالمی اقتصادی نظام کا اظہار ہیں۔[30] ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کا کہنا ہے کہ بین الاقوامی تجارت بتدریج جغرافیائی وسیاسی مفادات کے ساتھ منسلک ہو رہی ہے، یہ عمل نیئر-شورنگ / فرینڈ-شورنگ کہلاتا ہے۔[31]

اگرچہ میکرواکنامک اور مالی استحکام کو لاحق خطرات جو جغرافیائی واقتصادی تقسیم سے پیدا ہوئے ہیں بتدریج ابھرتے دکھائی دیتے ہیں،[32] تاہم فیڈرل ریزرو کی طرف سے چار دہائیوں میں پالیسی شرح میں اضافے کی تیز ترین رفتار[33] نے امریکہ میں بعض بینکوں میں سنگین خطرات کو بے نقاب کیا، اور جس سے 2023ء کے دوران عالمی مالی استحکام کے لیے خدشات ظاہر ہوئے۔ مارچ 2023ء میں صرف ایک ہفتے کے دوران امریکہ کی سلیکون ویلی بینک (ایس وی بی) میں درمیانے درجے کے تین بینک ناکام ہو گئے۔ واضح رہے کہ ایس وی بی امریکہ کا 16واں سب سے بڑا قرض دہندہ ہے، اور ایک ہی دن میں 42 ارب ڈالر کے ڈپازٹس تیزی سے نکالے جانے کی وجہ سے وہ دباؤ کا شکار ہو گئے۔ ایس وی بی کی فنڈنگ جو وبا کے دوران بڑھی، ٹیکنالوجی کے اسٹارٹ اپ اداروں پر مرکوز تھی۔ یہ بڑی حد تک غیر بیمہ شدہ تھی (یعنی ڈھائی لاکھ ڈالر کی حد سے زائد) جبکہ اس کے اثاثوں کی محفوظ تاعرصیت (Held to Maturity) پورٹ فولیو میں بھاری سرمایہ کاری کی گئی تھی۔ جب شرح سود میں نمایاں اضافہ ہوا اور نتیجتاً فنانسنگ تک رسائی مہنگی ہو گئی تو ایس وی بی کے کلائنٹس نے سیالیت کا دباؤ پڑنے پر تیزی سے اپنے ڈپازٹس پر انحصار کرنا شروع کر دیا۔ بڑے پیمانے پر ڈپازٹس کی واپسی کا سامنا کرنے پر بینک نے اپنی 21 ارب امریکی ڈالر کی تمسکات فروخت کیں اور 1.8 ارب ڈالر مالیت کے مارکیٹ کے نقصانات اٹھائے۔ ایس وی بی کو شرح سود کے خطرے کا سامنا تھا جس کے سبب ڈپازٹس کے اخراج میں مزید اضافہ ہوا، نیز اس نے یہ اعلان بھی کیا کہ اپنے نقصانات کو پورا کرنے کے لیے وہ سرمایہ اکٹھا کرے گا۔ آخر کار، ایس وی بی کو 10 مارچ 2023ء کو فیڈرل ڈپازٹ انشورنس کارپوریشن کی تولّیت (receivership) کے تحت دے دیا گیا۔[34]

12 مارچ 2023ء کو سگنیچر بینک بھی، جو ڈپازٹس کے لحاظ سے 30واں سب سے بڑا بینک ہے، اپنے ڈپازٹس سے تیز رفتار انخلا (run on) کی وجہ سے ناکام ہو گیا۔[35] ایس وی بی کی طرح، اس کے 90 فیصد ڈپازٹس غیر بیمہ شدہ تھے۔ ایس وی بی سے پیدا ہونے والے خوف وہراس کی بنا پر سگنیچر بینک کے صارفین نے اپنے ڈپازٹس کو جے پی مورگن چیز اور سٹی گروپ سمیت بڑے بینکوں میں منتقل کرنا شروع کر دیا۔ دونوں واقعات میں ڈپازٹس کے اخراج کی رفتار اور شدت اس لیے عدیم النظیر تھی کہ ڈپازٹرز ڈجیٹل بینکنگ استعمال کر رہے تھے اور سوشل میڈیا نے انہیں باخبر رکھا تھا۔[36]

---

[25] https://www.imf.org/en/Blogs/Articles/2023/08/28/the-high-cost-of-global-economic-fragmentation

[26] باہم منحصر دنیا کی طرف سے پیدا ہونے والی زد پذیریوں سے نمٹنے کا عمل۔

[27] میک کینزی کے مطابق، روس یوکرین جنگ کے دوران اپنی سپلائی چین کو علاقائی بنانا جن عالمی فرموں کی منصوبہ بندی ہے ان فرموں کا تناسب 2021ء کے مقابلے 2022ء میں تقریباً دگنا یعنی 45 فیصد ہو گیا۔

[28] اس ایکٹ کا مقصد امریکی اشیاسازی، سپلائی چین، اور قومی سلامتی کو مضبوط کرنا، اور تحقیق وترقی، سائنس اور ٹیکنالوجی، اور مستقبل کی افرادی قوت میں سرمایہ کاری کرنا ہے تاکہ امریکہ کو مستقبل کی صنعتوں، بشمول نینو ٹیکنالوجی، صاف توانائی، کوانٹم کمپیوٹنگ، اور مصنوعی ذہانت کا قائد بنایا جاسکے۔

[29] جون 2023 میں جاری کردہ یہ حکمت عملی چار شعبوں میں اقتصادی سلامتی کو درپیش خطرات کا مکمل جائزہ لے گی جن میں سپلائی چین کی لچک، اہم انفراسٹرکچر کی طبعی اور سائبر سیکورٹی، ٹیکنالوجی سیکورٹی اور ٹیکنالوجی کا رساؤ، اور معاشی انحصار یا معاشی جبر کے ہتھیار بنانے کے خطرات شامل ہیں۔

[30] https://www.centralbank.ie/news-media/press-releases/navigating-risks-geo-economic-fragmentation-remarks-vasileios-madouros-deputy-governor-1-september-2023

[31] ڈبلیو ٹی او (2023ء)۔ عالمی تجارتی رپورٹ: ایک محفوظ، شمولیتی اور پائیدار مستقبل کے لیے نو عالمگیریت

[32] اس کی وجہ یہ ہے کہ عالمی جی ڈی پی میں عالمی تجارت کا حصہ 60 فیصد ہے اور نسبتاً مستحکم ہے تاہم دوطرفہ تجارتی تعلقات میں ٹوٹ پھوٹ کے آثار ابھر رہے ہیں۔

[33] https://www.economist.com/leaders/2023/03/16/whats-wrong-with-the-banks

[34] ایف ڈی آئی سی کی تازہ ترین معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ فرسٹ سٹیزنز بینک اینڈ ٹرسٹ کمپنی نے سلیکون ویلی برج بینک کے تمام ڈپازٹس اور قرضے خریدنے پر اتفاق کیا ہے۔

[35] فلیگ اسٹار بینک، نیشنل ایسوسی ایشن، ہکس وِل، نیویارک دراصل نیویارک کمیونٹی بینکارپ کی مکمل ملکیتی ذیلی کمپنی ہے جس نے تقریباً تمام ڈپازٹس (ماسوائے ڈجیٹل اثاثہ جات کے بینکاری کاروبار سے متعلق تقریباً 4 ارب ڈالر کے ذخائر) اور سگنیچر بینک کے بعض قرضہ جزدان (پورٹ فولیو) حاصل کر لیے۔

[36] ایس وی بی سے پہلے امریکی تاریخ میں بینک کی سب سے بڑی ناکامی واشنگٹن میوچل کی تھی، جس سے 39 دنوں میں تقریباً 28 ارب ڈالر کے ڈپازٹ کا اخراج ہوا تھا۔ اس کے برعکس، ایس وی بی سے ایک ہی دن میں 40 ارب ڈالر سے زائد کے ڈپازٹس نکالے گئے اور اگلے دن 100 ارب ڈالر سے زائد نکالے جانے کی توقع تھی۔

ایس وی بی اور سگنیچر بینک کی ناکامی نے فرسٹ ریپبلک بینک پر دباؤ بڑھایا، جو 68 فیصد غیر بیمہ شدہ ڈپازٹس کے ساتھ اثاثوں کے لحاظ سے 14 ویں نمبر پر ہے۔ 2023ء کی پہلی سہ ماہی میں اس بینک کے 41 فیصد ڈپازٹس نکال لیے گئے۔ اگرچہ 11 سب سے بڑے بینکوں نے مل کر مارچ 2023ء کے دوران فرسٹ ریپبلک بینک کے مالی اخراجات کے لیے 30 ارب ڈالر فراہم کیے تاہم مارکیٹ کے احساسات میں بہتری نہیں آئی اور بینک کو بالآخر یکم مئی 2023ء کو بند کر دیا گیا۔[37] کرپٹو کرنسی میں فعال سب سے بڑے بینکوں میں سے ایک سلور گیٹ بینک کی ناکامی کی وجہ بنیادی طور پر نظم ونسق کے مسائل کی وجہ سے کرپٹو ایکسچینج (ایف ٹی ایکس) کا انہدام تھا۔ اس بینک سے 2022ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران 8 ارب ڈالر کے ڈپازٹس نکالے گئے۔ نیز ڈپازٹ نکالے جانے سے پیدا ہونے والے خلا کو پورا کرنے کے لیے اسے قرضہ جاتی تمسکات (debt securities) کو فروخت کرنا پڑا، جنہیں محفوظ تا عرصیت رکھا گیا تھا، اس سے ایک ارب ڈالر کا مارک ٹو مارکیٹ نقصان ہوا۔[38] نظم ونسق ہی کے مسائل نے کریڈٹ سوئس کو، جو عالمی سطح پر ایک اہم بینک (Globally Systemically Important Bank) اور سوئزر لینڈ کا دوسرا بڑا بینک ہے، مارچ 2023ء کے دوران منہدم کر دیا۔ سوئس سنٹرل بینک نے فوری طور پر 54 ارب ڈالر فراہم کر کے سیالیت بڑھانے کی کوشش کی لیکن بالآخر یو ایس بی بینک نے اسے 3.5 ارب ڈالر میں خرید لیا۔

امریکہ میں اس بینکاری بحران نے تین اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا۔[39] اول، ناکام بینک فنڈنگ کے ارتکاز کے خطرے سے دوچار تھے تھا کیونکہ وہ غیر بیمہ شدہ ڈپازٹرز پر نمایاں طور پر انحصار کرتے تھے۔[40] جب تناؤ پیدا ہوا تو ان ڈپازٹرز کا فوری اور عام انداز میں ردِ عمل سامنے آیا۔ دوم، ان بینکوں کو شرح سود تیزی سے بڑھنے کی وجہ سے باز قدر پیمائی (revaluation) کے بڑے پیمانے پر نقصانات کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ ان کے پاس پیش بندی سے محروم (un-hedged) اور طویل مدتی معینہ شرح والی قرضہ تمسکات تھیں۔ سوم، بینکوں کی جانب سے شرح سود کے خطرے کا انتظام ناقص تھا۔ اس کے علاوہ 250 ارب امریکی ڈالر سے کم اثاثوں والے بینکوں کے لیے ضوابط نسبتاً نرم تھے جس نے بحران کو بڑھایا۔[41]

جغرافیائی سیاسی خطرات کے دور میں مالی استحکام یقینی بنانے کی پالیسیاں:

چونکہ جغرافیائی سیاسی تناؤ مالی تقسیم لانے کا باعث بن سکتا ہے،[42] اس لیے جغرافیائی سیاسی خطرات اور قرضہ، مارکیٹ، سیالیت اور آپریشنل خطرات کے درمیان تعامل کی نگرانی بہت ضروری ہے۔[43] مزید برآں، نگراں اداروں کو اس امر کی ضرورت ہے کہ جغرافیائی سیاسی دھچکے کی مالی اداروں کو منتقلی کا پیشگی اندازہ لگانے کے لیے ایک نظامیاتی (systematic) طریقہ کار تشکیل دیں۔ جن ممالک کو جغرافیائی سیاسی تنازعات کا زیادہ سامنا ہے ان کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ بین الاقوامی ذخائر کے مضبوط بفر بنائیں تاکہ جب کبھی سرمائے کا بیرونِ ملک بہاؤ اچانک تبدیل ہو تو بحران پیدا نہ ہو۔ نیز، مالی اداروں میں بڑے سرمائے کے بفر اس طرح کے خطرات کم کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔

امریکہ میں بینکاری بحران سے سیکھے گئے سبق:

- بحران نے انکشاف کیا کہ مضبوط ضوابط سے مضبوط بینک بنتے ہیں۔ بینکوں کی اصابت (resilience) کے لیے لازم ہے کہ ضوابطی فریم ورک طاقتور اور مستقل ہو جو سرمائے کے تناسب اور انتظامِ خطر کو مضبوط کرے اور زد پذیریوں کے ممکنہ اثرات کو کم کرے۔
- اس افراتفری سے ظاہر ہوا کہ معلومات کے تیز رفتار بہاؤ کے دور میں ایک ایسا بینک بھی جسے نظامی (systemic) بینک نہیں سمجھا جاتا، مالی منڈیوں میں بہت زیادہ تناؤ کا باعث بن سکتا ہے۔
- جب بلند خالص قدر والے (high net worth) ڈپازٹرز اپنے اثاثوں کا ایک بڑا حصہ معینہ شرح والی (طویل مدتی) تمسکات میں لگائیں تو سپروائزروں پر لازم ہے کہ ابھرتے ہوئے خطرات کی بروقت تشخیص کے لیے بینکوں کے کاروباری ماڈلز سے پوری طرح آگاہ ہوں۔
- بینکوں کو یہ بات یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ سرمائے کی پوزیشن، انتظامِ خطر اور نظم ونسق کا فریم ورک غیر یقینی اور غیر مستحکم ماحول پر حاوی آنے کے لیے اپنی لچک کو مضبوط کرے۔
- بینک کے سپروائزروں کو ابھرتے ہوئے میکرو مالی خطرات کو درست طریقے سے سمجھنے اور اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ بینک متعلقہ انکشاف اور زد پذیریوں کا مناسب طریقے سے انتظام کریں۔
- یہ ضروری ہے کہ تناؤ کے وقت، ایک ضابطہ ساز ادارے کے پاس صورت حال کی حرکیات سے نمٹنے کے لیے پالیسی اپنانے کے متعدد راستے ہوں۔

[37] جے پی مورگن چیز بینک نے فرسٹ ری پبلک بینک کے تمام ڈپازٹس اور بڑی حد تک تمام اثاثے سنبھال لیے۔

[38] بینک رضاکارانہ طور پر 8 مارچ 2023ء کو ختم کر دیا گیا اور ڈپازٹرز کو مکمل ادائیگی کا اعلان کیا گیا۔

[39] ریزرو بینک آف آسٹریلیا (2023ء)۔ مالی استحکام کا جائزہ۔ اپریل

[40] 2022ء کے آغاز پر امریکی بینکوں کے پاس مجموعی ڈپازٹس 19 ٹریلین ڈالر تھے، جن میں سے تقریباً نصف ایف ڈی آئی سی کی طرف سے بیمہ شدہ نہیں تھے۔

[41] امریکہ میں ناکام بینکوں کو نظامیاتی لحاظ سے اہم نہیں سمجھا گیا کیونکہ ان کے اثاثوں کا حجم طے شدہ حد سے نیچے تھا۔ امریکہ میں، ایسے بینکوں کو لکویڈیٹی کوریج ریشو (LCR) یا Net Stable Funding Ratio جیسے معیاری رسک میٹرکس کو برقرار رکھنے اور عوامی طور پر مشتہر کرنے سے استثنیٰ حاصل ہے۔

[42] مالی تقسیم سے بینکوں کی فنڈنگ کی لاگت بڑھ سکتی ہے، منافع کم ہو سکتا ہے اور قرض دینے میں سکڑاؤ پیدا ہو سکتا ہے جس سے حقیقی معاشی سرگرمیوں پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔

[43] آئی ایم ایف۔ (2023)۔ عالمی مالی استحکام کی رپورٹ۔ اپریل

- آخر میں، ڈجیٹل بینکاری اور سوشل میڈیا کے باہمی اشتراک سے ڈپازٹس کا عدیم النظیر اخراج بینک کے انتظامِ سیالیت کے لیے ایک اہم چیلنج بن رہا ہے۔

پاکستان کا معاملہ:

چونکہ روس اور یوکرین کے تنازع نے اجناس کی عالمی قیمتوں (مثلاً تیل اور مائع قدرتی گیس) کو مزید متاثر کیا اور عالمی مالی حالات کو سخت کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا، چنانچہ پاکستان کو بیرونی کھاتے کے محاذ پر مشکل ماحول کا سامنا کرنا پڑا۔ غزہ اور اسرائیل کے درمیان تازہ تنازع سے سپلائی کی عالمی زنجیر میں خلل پڑنے کے خطرات شامل ہیں، کیونکہ مشرق وسطیٰ توانائی کی بین الاقوامی فراہمی کا ایک اہم علاقہ ہے، جس سے پاکستان کے لیے معاشی استحکام کا منظر نامہ پیچیدہ ہو سکتا ہے۔ بحیرہ احمر میں مسلسل خلل رہنے سے کنٹینر کی شپنگ لاگت میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔[44]

شعبہ بینکوں پر ممکنہ تناؤ کے تناظر میں ملکی شعبہ بینکاری بھی امریکہ کے ناکام بینکوں کی طرح بیلنس شیٹ کی منفرد خصوصیات کا اشتراک نہیں کرتا۔ اگرچہ یہ شعبہ اسٹیٹ بینک کے مضبوط ریگولیٹری اور نگراں فریم ورک کے تحت مستحکم اور لچکدار رہا ہے۔ ملکی بینکوں کو، خواہ ان کا حجم سائز کچھ بھی ہو[45]، چاہیے کہ تمسکات کی تحویل پر (اپنی آمدنی اور سرمائے میں)[46]ان غیر حاصل شدہ فوائد / نقصان کو شناخت کریں جو محفوظ برائے تجارت (ایچ ایف ٹی) اور دستیاب برائے فروخت کے زمروں کے تحت آتی ہیں۔[47]مزید برآں محفوظ تاعرصیت جزدان میں بینکوں کی سرمایہ کاری مجموعی سرمایہ کاری کا صرف 9 فیصد ہے۔ تمام بینک بازل سوم کے فریم ورک کے تابع ہیں جو مجملہ دیگر چیزوں کے، داخلی کفایت سرمایہ (internal capital adequacy) کی منصوبہ بندی کا تقاضا کرتا ہے تاکہ تمام ممکنہ خطرات کا احاطہ کیا جائے، اور ایک کلیدی آلے کے طور پر تناؤ کی جانچ کا تصور پیش کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے تناؤ کی جانچ کے تفصیلی رہنما خطوط بھی جاری کیے ہیں جو دونوں منظر ناموں (میکرو اسٹریس ٹیسٹ) اور واحد عنصر کی حساسیت کے تجزیے کا احاطہ کرتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مارکیٹ کی قیمتوں کے شدید دھچکے بشمول شرح سود کے خطرات، جذب کرنے کے لیے سرمائے کے کافی بفرز بینکوں کے پاس موجود ہیں۔ تناؤ کی جانچ کے نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ شرح کفایتِ سرمایہ ضوابطی تقاضوں سے بالاتر رہے گی، بشمول محفوظ تاعرصیت جزدان۔

جہاں تک واجبات کا سوال ہے تو ملکی بینکوں کی فنڈنگ کی بنیاد مستحکم ہے۔ اس کے علاوہ، ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) نے ہر ڈپازٹر کو 5 لاکھ روپے تک کا بیمہ تحفظ دے کر حفاظتی پناہ فراہم کی ہے۔[48] 2016ء کے ڈی پی سی ایکٹ کے تحت، مجموعی ڈپازٹرز میں سے 94 فیصد مکمل طور پر محفوظ ہیں۔

---

[44] آئی ایم ایف۔ (2024)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ اپ ڈیٹ۔ جنوری

[45] امریکہ میں، صرف بہت بڑے بینکوں کو اپنے دستیاب برائے فروخت تمام بانڈز کو مارکیٹ کرنے کے لیے نشان زد کرنا ہوتا ہے۔

[46] محفوظ برائے تجارت اور دستیاب برائے فروخت کے عوض غیر حاصل شدہ منافع / نقصانات بالترتیب آمدنی اور سرمائے کو متاثر کرتے ہیں۔

[47] دسمبر 2023ء کے آخر تک، دستیاب برائے فروخت اور محفوظ برائے تجارت میں بینکوں کی سرمایہ کاری کل سرمایہ کاری کا بالترتیب 87 فیصد اور 3 فیصد رہی۔ نیز، سرکاری سیکیورٹیز پر بینکوں کے باز قدر پیمائی کے نقصانات دسمبر 2023ء کے آخر تک کم ہو کر 126.7 ارب روپے رہ گئے جو ایک سال پہلے 235.8 ارب روپے تھے۔

[48] https://www.sbp.org.pk/press/2023/Pr-05-Oct-2023.pdf

2

مالی منڈیوں کا رویہ

ملکی مالی منڈیوں میں 2023ء کے دوران اتار چڑھاؤ بلند سطح پر رہا۔ اس تناؤ کا سبب بازارِ مبادلہ اور ایکویٹی مارکیٹوں کے حالات تھے۔ کرنٹ اکاؤنٹ میں بہتری آنے کے باوجود سیاسی غیر یقینی صورت حال، بیرونی قرضوں کی واپسی اور بیرونی مالکاری کمزور رہنے کی وجہ سے پاکستانی روپیہ دباؤ میں رہا۔ بہر حال، بازارِ مبادلہ میں انتظامی اقدامات کے ساتھ ساتھ آئی ایم ایف کے ایس بی اے پروگرام نے 2023ء کی دوسری ششماہی میں اس اتار چڑھاؤ پر قابو پانے میں مدد دی۔ ایکویٹی مارکیٹ دبے رہنے کے بعد 2023ء کی دوسری ششماہی میں ابھرتی ہوئی سازگار پیشرفت کی بنا پر بڑھ گئی۔ سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھانے میں جن چیزوں کا نمایاں حصہ تھا وہ شرحِ مبادلہ میں استحکام، زری پالیسی موقف میں نرمی کی توقعات، اور سیاسی غیر یقینی صورت حال میں ہونے والی کمی تھی۔ اس کے علاوہ ملکی ایکویٹی مارکیٹ نے زیر جائزہ سال کے دوران علاقائی ممالک سے بہتر کارکردگی دکھائی۔ بازارِ زر موثر زری سرگرمیوں کے تحت آسانی سے کام کرتا رہا۔ شعبہ بینکاری پر سرکاری قرض گیری کے سخت دباؤ کے باوجود شبینہ ریپو ریٹ معکوس ریپو ریٹ کی طرف مائل رہا۔ نجی شعبے کے قرضوں میں خاصی سست روی آئی اور اس کے ساتھ ساتھ ڈپازٹ میں اضافہ اور بازارِ زر میں ادخال عمدہ رہا چنانچہ شبینہ ریپو ریٹ کا اتار چڑھاؤ پست سطح پر رہا۔

2 مالی منڈیوں کا رویہ

عالمی مالی منڈیاں مستحکم رہیں اور ان میں کم اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔۔۔

عالمی مالی منڈیوں نے 2023ء کی پہلی ششماہی میں امریکہ میں بینکاری کی افراتفری کو آسانی سے برداشت کیا اور سال کے بیشتر حصے میں بدستور نسبتاً کم دباؤ کا مظاہرہ کرتی رہیں۔ امریکہ، یورو کے علاقے اور جاپان میں ایکویٹی کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا، جبکہ کارپوریٹ کریڈٹ اسپریڈ میں کمی آئی۔[1]

مالی منڈیوں میں کم اتار چڑھاؤ کا سبب سرمایہ کاروں کی بڑھتی ہوئی یہ توقعات تھیں کہ ترقی یافتہ ممالک میں مرکزی بینکوں کی طرف سے زری پالیسی موقف میں نرمی لائی جائے گی۔ ان حوصلہ افزا توقعات نے بلند شرح سود کے باوجود عالمی مالی صورتِ حال کو نرم کرنے میں مدد دی جیسا کہ ایکویٹی کی بلند قیمتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ابھرتی ہوئی منڈیوں میں بھی ایکویٹی کی زیادہ قیمتوں اور شرحِ سود میں کمی کی توقعات نے 2023ء کے دوران مالی حالات کو نرم رکھا۔

ملکی مالی منڈیوں میں تناؤ برقرار رہا ، اگرچہ معاشی منظر نامے میں بہتری آئی اور سال کے آخر تک حالات بہتر ہوئے۔۔۔

کمزور معاشی حالات اور ہمت آزما بیرونی کھاتے کے تناظر میں زیرِ جائزہ سال کے دوران ملکی مالی منڈیوں میں مجموعی تناؤ بلند سطح پر رہا۔ بہر حال، 2023ء کی دوسری ششماہی کے دوران معاشی بحالی کی عارضی علامات اور آئی ایم ایف کے ایس بی اے معاہدے جیسی دیگر مثبت پیش رفت کے تناظر میں مہنگائی کا دباؤ کم ہوا، اقتصادی نقطہ نظر اور مارکیٹ کے احساسات میں بہتری آئی جس کی عکاسی کاروباری اعتماد کے اشاریہ میں اضافے[2] اور معاشی پالیسی کی غیر یقینی صورتحال میں کمی سے بھی ہوتی ہے (**شکل 2.1**)۔ چنانچہ، ملکی مالی منڈیوں میں تناؤ 2023ء کے آخر تک معتدل ہو گیا (**شکل 2.2 اور 2.3**)۔

شکل 2.1: اقتصادی پالیسی کی غیر یقینی کیفیت کا اشاریہ

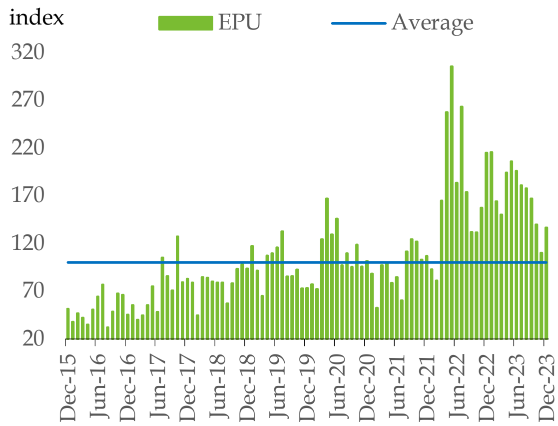

Source: State Bank of Pakistan

شکل 2.2: مالی منڈیوں میں دباؤ کا اشاریہ

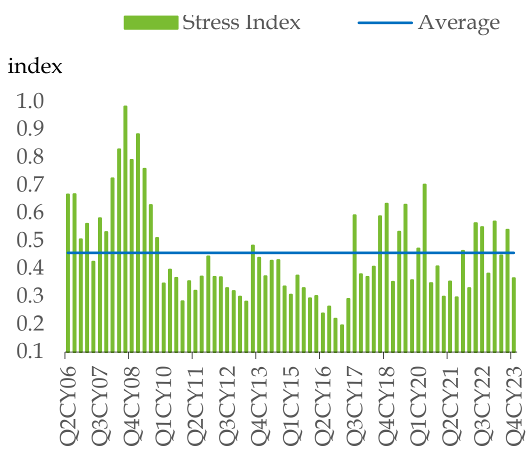

Source: SBP Staff Calculations

2023ء کے دوران مالی منڈیوں میں سے بنیادی طور پر بازارِ مبادلہ میں اتار چڑھاؤ آیا، جس کے بعد ایکویٹی اور کرنسی مارکیٹوں میں تغیر دیکھا گیا۔ سال کے آخر میں روپے کی قدر میں نمایاں اضافہ ہوا، تاہم سال بسال بنیاد پر 2023ء کے دوران روپیہ ڈالر کے مقابلے میں مزید 19.7 فیصد کم ہو کر 281.9 روپے فی ڈالر تک

[1] آئی ایم ایف۔ (2023ء)۔ عالمی مالی استحکام کا جائزہ۔ اکتوبر

[2] دسمبر 2023 میں کاروباری اعتماد کا اشاریہ بڑھ کر 53.0 ہو گیا، یہ جون 2022ء کے بعد بلند ترین سطح ہے

پہنچ گیا(2022ء میں 22.0 فیصد کمی آئی تھی)۔ کے ایس ای-100 انڈیکس میں 2023ء کے دوران 54.5 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ 2022ء کے دوران 9.4 فیصد کمی ہوئی تھی۔ بازارِ زر میں مارچ 2023ء اور جولائی 2023ء کے دوران اتار چڑھاؤ آیا، تاہم، اسٹیٹ بینک نے سیالیت کو یقینی بنانے اور شرح سود کو زری پالیسی کی حدود میں رکھنے کے لیے جو مؤثر زری اقدامات کیے ان کی وجہ سے بازارِ زر منظم انداز میں کام کرتا رہا۔

شکل 2.3: مالی منڈیوں کے استحکام کا نقشہ

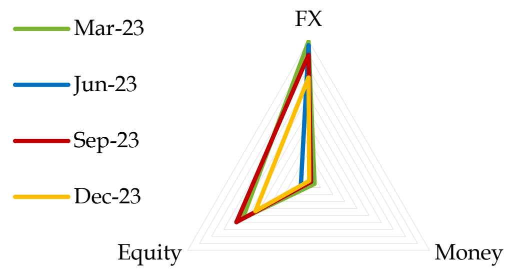

Note: Volatility in the respective markets is calculated using Exponential Weighted Moving Average (EWMA) method. Daily Overnight repo rate, KSE-100 index and Exchange Rate (PKR/US$) are used as indicators for the money, equity and foreign exchange markets, respectively.
Source: State Bank of Pakistan

2.1 بازارِ مبادلہ

کرنٹ اکاؤنٹ میں خاصی بہتری کے باوجود بازارِ مبادلہ مسلسل اتار چڑھاؤ کا شکار رہا...

کرنٹ اکاؤنٹ کی بنا پر پچھلے دو سال میں صبر آزما میکرو اکنامک ماحول موجود رہا تاہم 2023ء کے دوران اس میں نمایاں بہتری آئی۔[3] کرنٹ اکاؤنٹ 2022ء میں 12.2 ارب ڈالر خسارے میں تھا جو زیرِ جائزہ عرصے کے دوران سکڑ کر 0.4 ارب ڈالر رہ گیا(**شکل 2.4**)۔ درآمدات کی معقول روک تھام[4] کی گئی، جس کے لیے طلب کو محدود رکھنے کی پالیسیوں اور ضوابطی اقدامات پر عمل کیا گیا، اسکے ساتھ ساتھ ترسیلات زر کی آمد بھی ہوتی رہی جو اگرچہ کہ سال کے دوران معتدل ہو گئی،[5] تاہم اس نے کرنٹ اکاؤنٹ کا توازن بہتر بنانے میں مدد دی۔

شکل 2.4: جاری حسابات کے توازن کا رجحان

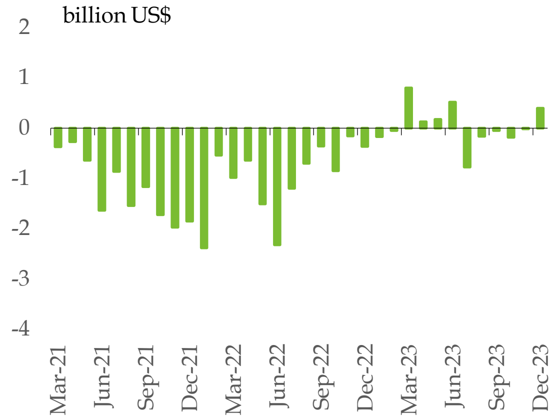

Source: State Bank of Pakistan

اس کے باوجود، 2022ء کی نسبت 2023ء میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کا اتار چڑھاؤ اوسطاً زیادہ رہا (**شکل 2.5**) کیونکہ بیرونی قرضوں کی بھاری واپسی اور مالی رقوم کی کم آمد نے زیرِ جائزہ سال میں بیرونی کھاتے پر دباؤ رکھا(**شکل 2.6، 2.7 اور 2.8**)۔[6] نیز، 2023ء کے دوران ملک کے ہائی رسک پریمیم (جیسا کہ سی ڈی ایس تفاوت میں ظاہر ہوتا ہے) اور بلند عالمی شرح سود کے مشترکہ اثر نے بین الاقوامی منڈیوں کا استعمال مشکل بنا دیا(**شکل 2.9**)۔ مزید بر آں، 2023ء کے دوران بڑی عالمی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر مسلسل بڑھنے سے بھی مقامی کرنسی پر دباؤ بڑھ گیا(**شکل 2.10**)۔

[3] جاری حسابات کا خسارہ 2021ء اور 2022ء میں اوسطاً 12.3 ارب ڈالر تھا۔

[4] 2023ء میں درآمدات میں 26.6 فیصد کمی واقع ہوئی۔

[5] کارکنوں کی ترسیلات زر 2023ء میں 26.4 ارب ڈالر رہیں جبکہ 2022ء میں 29.9 ارب ڈالر تھیں۔

[6] بیرونی قرضوں کی واپسی (بشمول اصل رقم اور سود) 2023ء میں 17.9 ارب ڈالر تھی جبکہ 2022ء میں 19.3 ارب ڈالر واپس کیے گئے۔ مزید بر آں، 10.9 ارب ڈالر کی بیرونی سرکاری رقوم موصول ہوئیں جو کہ 2022ء میں موصولہ 11.9 ارب ڈالر سے کم ہیں۔

شکل 2.5: شرحِ مبادلہ اور اس کی تغیر پذیری*

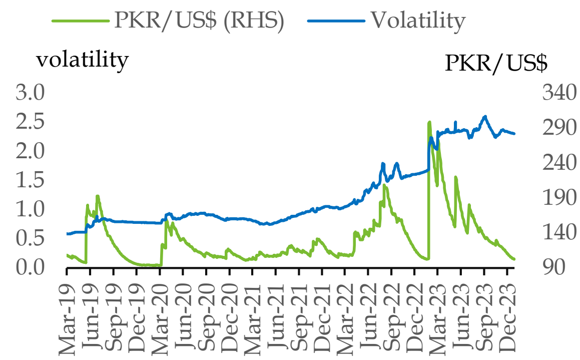

*Volatility is measured using Exponential Weighted Moving Average Method based on daily data

Source: State Bank of Pakistan

تاہم 2023ء کی دوسری ششماہی میں اتار چڑھاؤ کم ہوا...

مزید تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ بازارِ مبادلہ میں تناؤ 2023ء کی پہلی ششماہی میں بلند رہا—خاص طور پر ابتدائی مہینوں میں اتار چڑھاؤ بڑھا۔ 2023ء کی پہلی ششماہی کے دوران روپے کی قدر ڈالر کے مقابلے میں 20.8 فیصد گر گئی جبکہ اگلی ششماہی میں 1.5 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ ای ایف ایف پروگرام کے تحت آئی ایم ایف کے 9 ویں جائزے میں تاخیر ہوئی، جس کی وجہ سے کثیر جہتی اور دو طرفہ قرض دہندگان نے اپنی مالکاری روک لی، اس کے علاوہ بیرونی قرضوں کی واپسی کے دباؤ اور مالی رقوم کی ناکافی آمد سے زرِ مبادلہ کی سیالیت کی صورتحال سخت رہی اور 2023ء کی پہلی ششماہی میں اتار چڑھاؤ زیادہ ہوا۔

تاہم، 2023ء کی دوسری ششماہی کے دوران بازارِ مبادلہ میں اتار چڑھاؤ بتدریج کم ہوا، جس کی بنیادی وجہ آئی ایم ایف کے ساتھ نو ماہ کے اسٹینڈ بائی ارینجمنٹ کا حصول تھا، جس نے رقوم کی کثیر جہتی اور دوطرفہ آمد کے امکانات کو بہتر بنایا، اور انتظامی اقدامات[7] کے ساتھ ساتھ بازارِ مبادلہ میں ایکسچینج کمپنیوں میں پالیسی اصلاحات کے ذریعے سیالیت میں بہتری لائی گئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ انتظامی اقدامات کی وجہ سے، 5 ستمبر سے 16 اکتوبر تک روپیہ ڈالر کے مقابلے میں مسلسل بڑھتا گیا، اور اس کی قدر میں 10.9 فیصد اضافہ ہوا۔

شکل 2.6: بیرونی قرض (اصل رقم اور سود) کی ادائیگی کا رجحان

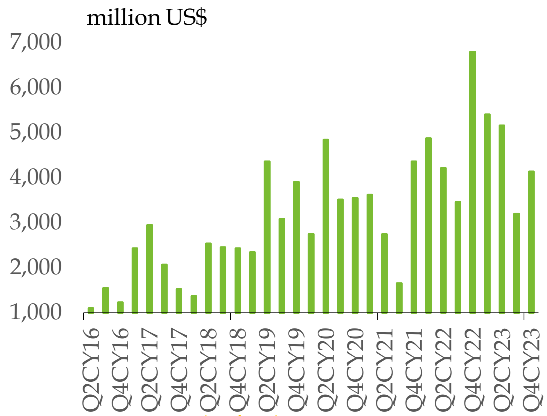

Source: State Bank of Pakistan

اس پیشرفت کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے زرِ مبادلہ ذخائر دسمبر 2023ء کے آخر تک بڑھ کر 8.2 ارب ڈالر ہو گئے جو جون 2023ء کے آخر میں 4.4 ارب ڈالر تھے۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے اپنے فارن کرنسی سواپ / پیشگی واجبات کم کر لیے۔ اگست 2023ء کے آخر سے دسمبر 2023ء کے اختتام تک، اسٹیٹ بینک کی سواپ کی خالص پوزیشن ایک ارب ڈالر کمی سے منفی 3.6 ارب ڈالر ہو گئی۔

شکل 2.7: بیرونی سرکاری رقوم کی آمد کا رجحان

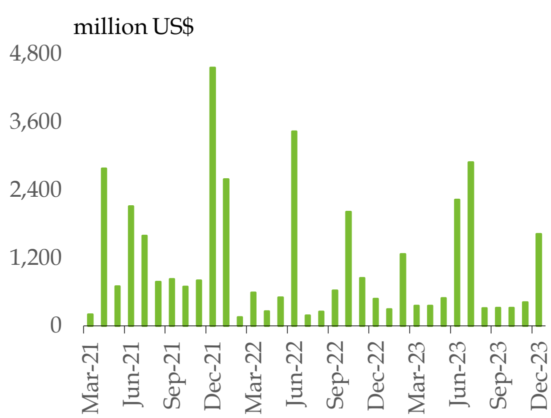

Source: Economic Affairs Division

[7] اس سے مراد قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارروائیاں ہیں۔

شکل 2.8: زرِ مبادلہ کے ذخائر کے رجحان

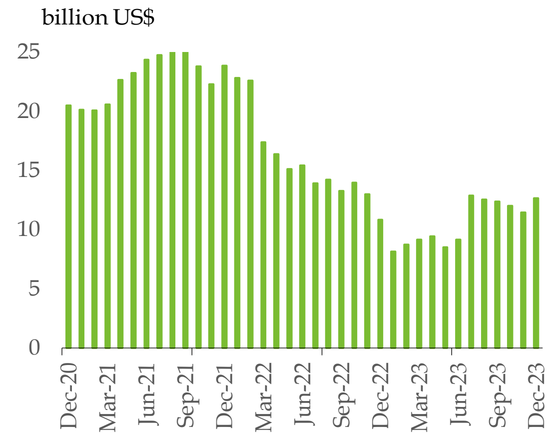

Source: State Bank of Pakistan

اوپن مارکیٹ پریمیم نمایاں طور پر بڑھ کر 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں کم ہوگیا...

2023ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی کے دوران اوپن مارکیٹ اور بین البینک مارکیٹ کی شرحِ مبادلہ کے درمیان فرق عارضی طور پر قلیل مدت کے لیے بڑھ گیا (**شکل 2.11**)۔ ان سہ ماہیوں میں اوپن مارکیٹ کا اوسط پریمیم[8] بالترتیب 10.1 روپے اور 6.0 روپے درج کیا گیا، جو عام حالات میں اوسط پریمیم سے زیادہ ہے۔[9] دراصل آئی ایم ایف پروگرام کے حصول سے وابستہ غیر یقینی کیفیت بڑھتی گئی اور بازارِ مبادلہ میں سیالیت کی صورت حال بھی سخت ہوتی رہی جس نے اس پریمیم کو بڑھا دیا۔

بہر حال، 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں بین البینک اور اوپن مارکیٹ شرح مبادلہ [10] ہم آہنگ ہوگئے، جس کا بنیادی سبب بازارِ مبادلہ میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف اقدامات اور اسٹیٹ بینک کے اقدامات تھے ۔ کرب پریمیم کے معمول پر آنے سے کارکنوں کی ترسیلات زر بہتر بنانے میں مدد ملی چنانچہ زرِمبادلہ کے ذخائر بڑھے۔[11]

پہلی ششماہی کے دوران فارورڈ پریمیم میں اضافے سے مقامی کرنسی پر مسلسل دباؤ کی عکاسی ہوتی ہے جو دوسری ششماہی میں کم ہوا...

موجودہ میکرو اکنامک تناؤ مالی آلات کی قیمت میں بھی ظاہر ہوا جیسے فارورڈ کرنسی کنٹریکٹ۔ 2023ء میں 6 ماہ کا فارورڈ پریمیم اوسطاً بڑھ کر 11.5 روپے ہو گیا جو پچھلے سال 5.7 روپے تھا۔ زیرِ جائزہ سال میں فارورڈ پریمیم نے اچانک اتار چڑھاؤ اور شدید کمی کے متضاد سلسلے آئے (**شکل 2.12**)۔ مثال کے طور پر 2023ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران فارورڈ پریمیم میں اضافہ کائبور اور محفوظ شبینہ شرحِ قرض (ایس او ایف آر) کے درمیان بڑھتی ہوئی شرحِ سود تفرق سے ظاہر ہوا جس کی وجہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے زری پالیسی میں نمایاں سختی ہے۔[12] نیز، کم ہوتی ہوئی مہنگائی کے منظر نامے اور زرِ مبادلہ کی سیالیت کی سخت قلت اس مدت کے دوران فارورڈ پریمیم میں نمایاں اضافہ کی وضاحت کرتی ہے۔

شکل 2.9: پاکستان کا پانچ سالہ کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ (سالانہ اوسط)

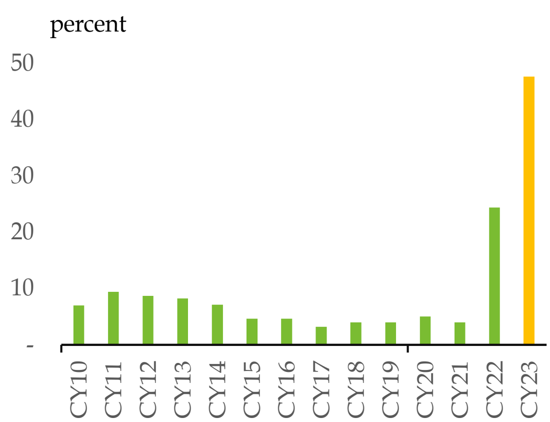

Source: Bloomberg

جون 2023ء کے آخر سے ستمبر 2023ء کے اوائل تک فارورڈ پریمیم میں پھر سے نمایاں اضافہ ہوا۔ تاہم بعد میں اکتوبر 2023ء کے اوائل تک اس میں

[8] پریمیم کا تخمینہ انٹر بینک اور اوپن مارکیٹ کی شرح فروخت سے لگایا گیا ہے۔
[9] پریمیم 2023ء میں اوسطاً بڑھ کر 5.5 روپے ہو گیا، جو 2022ء میں 3.0 روپے تھا۔
[10] انٹر بینک اور اوپن مارکیٹ شرحِ مبادلہ کے درمیان اوسط فرق صرف 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں گر کر 0.73 روپے رہ گیا۔
[11] اسٹیٹ بینک کے زرِ مبادلہ ذخائر ستمبر 2023ء کے آخر میں 7.6 ارب ڈالر تھے جو دسمبر 2023ء تک بڑھ کر 8.2 ارب ڈالر ہو گئے۔
[12] 2023ء کی پہلی سہ ماہی میں پالیسی ریٹ میں مزید 400 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔

شکل 2.10: امریکی ڈالر کے نامیہ وسیع اشاریے کا رجحان

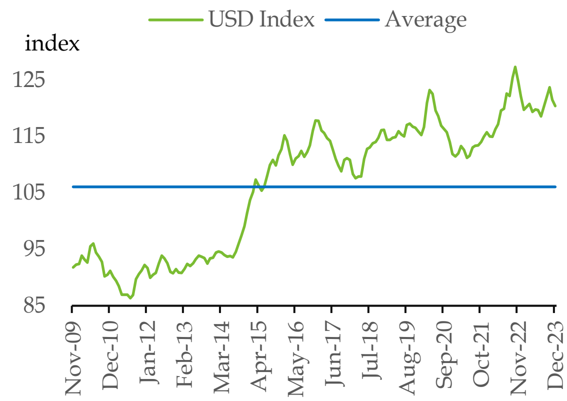

Source: Federal Reserve Bank of St. Louis

زبردست کمی ہوئی۔ پریمیم میں نمایاں کمی دراصل انتظامی اور ضوابطی اقدامات سے آئی جس سے زرِ مبادلہ کی سیالیت بہتر بنانے اور روپے کی قدر بڑھنے کی توقعات پیدا کرنے میں مدد ملی۔ اس کے نتیجے میں زرِ مبادلہ کی آمد کی فارورڈ بکنگ مزید تیزی ہوئی، بین البینک مارکیٹ میں سیالیت مزید بڑھنے سے پریمیم کم ہوا۔

شکل 2.11: کرب مارکیٹ پریمیم کا رجحان

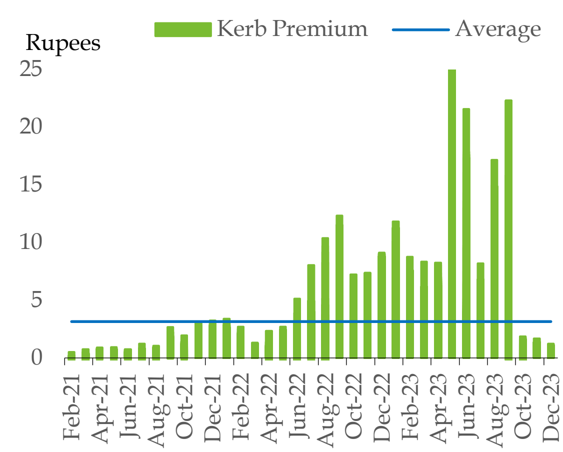

Source: State Bank of Pakistan

ایف ای ۔25ڈپازٹس بڑھنے کی رفتار کم رہی....

غیر ملکی کرنسی کے ذخائر ستمبر 2021ء سے فروری 2023ء تک بتدریج اور مسلسل کم ہوتے رہے، جس سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ میکرو اکنامک

شکل 2.12: چھ ماہی پیشگی پریمیم کا رجحان

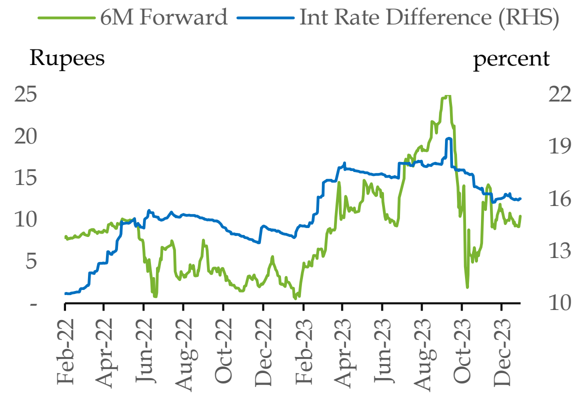

Source: State Bank of Pakistan

ماحول تیزی سے غیر یقینی ہورہا تھا۔[13] اگرچہ 2023ء میں ان ذخائر میں کچھ بہتری ہوئی، لیکن نمو کی رفتار کم رہی جس کی ممکنہ وجہ ملک کی غیر یقینی صورت حال اور اوپن مارکیٹ پریمیم بڑھنے کے اثرات تھے (**شکل 2.13**)۔

شکل 2.13: ایف ای-25 ڈپازٹس کا رجحان

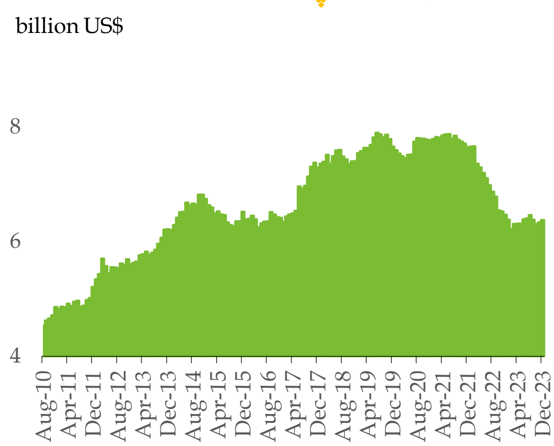

Source: State Bank of Pakistan

[13] اس مدت میں ایف ای-25 کے ذخائر میں 1.6 ارب ڈالر کمی واقع ہوئی۔

2.2 بازارِ زر

اسٹیٹ بینک کے سوچے سمجھے طریقے کے تحت زری پالیسی 2023ء کی پہلی ششماہی کے دوران مزید سخت ہوئی اور مستحکم بھی رہی - - -

ایک طرف مسلسل اور وسیع البنیاد مہنگائی کا دباؤ[14] اور دوسری طرف بیرونی کھاتوں کی ناساز گار حرکیات تھیں چنانچہ اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ مزید 600 بیسس پوائنٹس بڑھا کر زیرِ جائزہ سال کے دوران 22.0 فیصد تک پہنچا دیا۔ جارحانہ زری سختی سال کی صرف پہلی ششماہی میں دیکھی گئی جبکہ دوسری ششماہی میں زری پالیسی موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی کیونکہ 2023ء کی پہلی ششماہی کی نسبت مہنگائی کا دباؤ معتدل ہوا، اگرچہ اب بھی بلند تھا (**شکل 2.14**)۔

شکل 2.14: شبینہ ریپوریٹ اور اس کی تغیر پذیری کا رجحان

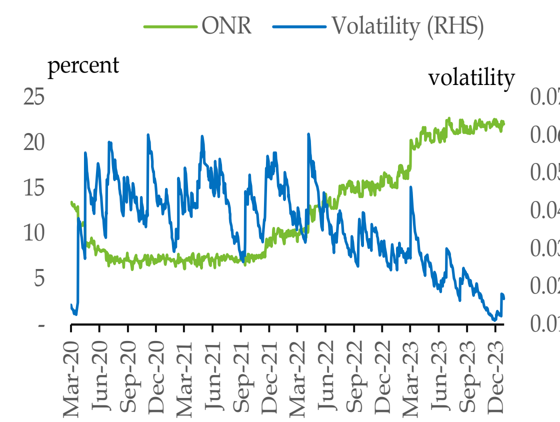

Source: State Bank of Pakistan

چنانچہ دورانِ سال مارکیٹ کی حرکیات اور توقعات تبدیل ہوئیں جبکہ اسٹیٹ بینک کے زری آپریشن نسبتاً فعال رہے - - -

2023ء کے دوران کم اتار چڑھاؤ کے علاوہ شبینہ ریپوریٹ اور پالیسی شرح کے درمیان اوسط فرق منفی ہو گیا[15] جس سے ظاہر ہوا کہ سیالیت کافی دستیاب تھی اگرچہ بجٹ کی معاونت کے لیے بینک قرضے پر حکومت کا انحصار دو گنا ہو گیا (**شکل 2.15**)۔[16]

شکل 2.15: شبینہ ریپوریٹ اور پالیسی ریٹ کے درمیان فرق

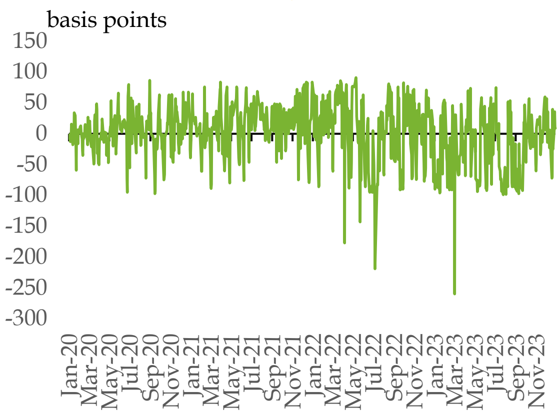

Source: State Bank of Pakistan

اس پیش رفت کی وضاحت کئی عوامل سے ہوتی ہے۔ سب سے پہلے، کمزور اقتصادی سرگرمیوں کے باعث نجی شعبے کا قرضہ کم رہ گیا[17] جس سے بینکوں کو سیالیت کا کشن ملا۔ دوسرے، ڈپازٹس جمع ہونے میں پھر سے تیزی آئی اور 2023ء میں ان میں 24.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2022ء میں صرف 8.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تیسرے، 2023ء میں بازارِ زر کے سودوں میں ادخال کا اوسط حجم

---

[14] 2023ء کے دوران صارف اشاریہ قیمت قومی مہنگائی اور قوزی مہنگائی کی اوسط (سال بسال) بالترتیب 30.9 فیصد اور 18.3 فیصد رہی۔

[15] شبینہ ریپوریٹ اور پالیسی ریٹ کے درمیان اوسط فرق 2022ء میں 0.02 کے مثبت فرق کے مقابلے میں منفی 0.24 ہو گیا۔ 2023ء کی پہلی ششماہی اور دوسری ششماہی میں فرق بالترتیب منفی 0.26 اور منفی 0.23 رہا۔ مزید برآں، 153 موقعوں پر یہ فرق منفی رہا جبکہ 2023ء کے دوران 52 موقعوں پر یہ مثبت تھا۔

[16] بینکوں سے حکومت کی میزانی قرض گیری میں 2023ء میں 7,140 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو 2022ء میں 3,361 ارب روپے تھا۔

[17] ملکی نجی شعبے کے قرضوں میں 2023ء میں 2.4 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ 2022ء میں 16.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

گذشتہ سال سے کم رہا، حالانکہ[18] ان ادخالات کا تعدد (فریکوئنسی)[19] اور اوسط مدت[20] 2023ء میں زیادہ تھی (**شکل 2.16**)۔

شکل 2.16: بازارِ زر کے سودے- ادخال اور انجذاب

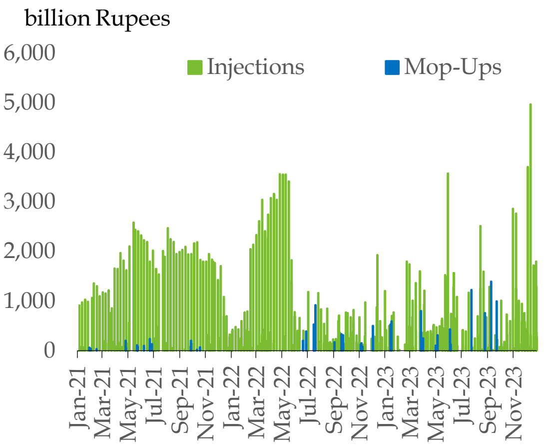

Source: State Bank of Pakistan

تاہم، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اداروں اور مارکیٹ کی سیالیت کا خاکہ مختلف ہوتا رہا، کیونکہ اسٹیٹ بینک نے 2023ء کے دوران مجموعی طور پر 7.6 ٹریلین روپے کے 13 انجذاب بھی انجام دیے۔ اسی طرح، پالیسی ریٹ بڑھنے کی توقع پر خاص طور پر ستمبر 2023ء میں، بینکوں نے اسٹیٹ بینک کی زیریں سطح (فلور) کی سہولت بتدریج زیادہ استعمال کی تاکہ بلند شرح پر سرمایہ کاری کے موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے فنڈز کو عارضی طور پر روک کر رکھا جا سکے۔ بینکوں نے 2023ء کے دوران 237 بار زیریں سطح کی سہولت استعمال کرتے ہوئے 214 ارب روپے مالیت کی اپنی اضافی سیالیت عارضی طور پر اسٹیٹ بینک کے پاس رکھوائی (جو 2022ء میں 154 ارب روپے تھی)، پچھلے سال صرف 85 بار یہ سہولت استعمال کی گئی تھی۔[21]

تیزی سے زری سختی کے ساتھ ساتھ خطِ یافت کا ابتدائی سرا بالخصوص اوپر کی طرف منتقل ہوتا گیا تاہم ، مہنگائی میں کمی کی وجہ سے مارکیٹ کی توقعات تبدیل ہوئیں اور آخری سہ ماہی میں خطِ یافت نیچے آنے لگا۔۔۔

تیز رفتار زری سختی کی وجہ سے سرکاری تمسکات کا خطِ یافت ستمبر 2023ء تک اوپر کی طرف منتقل ہوتا رہا۔[22] تاہم صورت حال بدلنے پر یہ دسمبر 2023ء تک نیچے کی طرف آگیا (**شکل 2.17**)۔[23] 2023ء کی دوسری ششماہی میں چونکہ پالیسی ریٹ مزید نہیں بڑھا، مہنگائی بھی کم رہی اور میکرو اکنامک ماحول بھی نسبتاً بہتر رہا اس لیے مارکیٹ کے شرکا نے یہ سمجھ لیا کہ اب شرح سود عروج پر آچکی۔

شکل 2.17: خطِ یافت

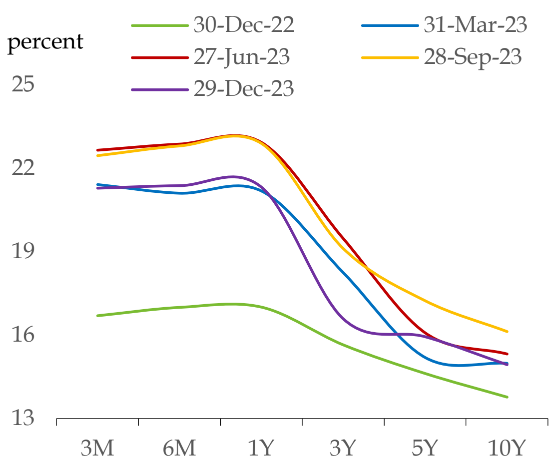

Source: Mutual Funds Association of Pakistan

یہ قابل ذکر ہے کہ بینک، جن کی بھاری سرمایہ کاری دستیاب برائے فروخت اور محفوظ برائے تجارت کے زمروں میں تھی،[24] خطِ یافت کے اوپر کی طرف جانے کی صورت میں مارکیٹ کے نقصانات کا شکار ہو سکتے تھے۔ زری سختی کے دورانیے کے ساتھ ٹریژری ہولڈنگ پر بینکوں کا باز قدر پیمائی کا خسارہ دسمبر 2022ء کے آخر تک بڑھ کر 235.8 ارب روپے ہو گیا۔ شرح سود تیزی سے بڑھنے سے ستمبر

---

[18] بازارِ زر کے سودوں میں 2023ء میں اوسط ادخال 539 ارب روپے ریکارڈ کیے گئے جبکہ 2022ء میں یہ 783 ارب روپے تھے۔

[19] اسٹیٹ بینک نے 2022ء میں 102 بار ادخال کیے جبکہ 2023ء میں 162 بار ادخال کیے گئے۔

[20] ادخال کی اوسط مدت جو 2022ء میں 20 دن تھی بڑھ کر 28 دن ہو گئی۔

[21] 2023ء کے دوران بینکوں نے اسٹیٹ بینک کے پاس مجموعی طور پر 50,778 ارب روپے رکھے جبکہ 2022ء میں 13,106 ارب روپے رکھے تھے۔

[22] آخر دسمبر 2022ء اور آخر ستمبر 2023ء کے درمیان 3 ماہی، 6 ماہی، اور ایک سالہ سرکاری تمسکات پر یافت میں بالترتیب 577 بی پی ایس، 582 بی پی ایس اور 590 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔

[23] مثال کے طور پر آخر ستمبر 2023ء اور آخر دسمبر 2023ء کے درمیان ثانوی بازار میں 3 ماہی اور 3 سالہ یافت 118 بی پی ایس اور 253 بی پی ایس کم ہوئی۔

[24] آخر دسمبر 2023ء تک، دستیاب برائے فروخت اور محفوظ برائے تجارت زمروں میں مجموعی سرمایہ کاری کا بالترتیب 88 فیصد اور 3 فیصد بینکوں کے پاس تھا۔

2023ء کے آخر تک یہ خسارہ مزید بڑھ کر 307.2 ارب روپے تک پہنچ گیا تاہم اس کے بعد دسمبر 2023ء کے آخر تک مسلسل گر کر 126.7 ارب روپے رہ گیا، کیونکہ خطِ یافت نیچے کی طرف منتقل ہو گیا تھا۔[25] یہ امر محفوظ برائے تجارت پر سرکاری تمسکات کی فروخت پر بینکوں کے منافع سے بھی ظاہر ہوا جو 2022ء کے 2.2 ارب روپے کے مقابلے میں 2023ء میں بڑھ کر 6.1 ارب روپے ہو گیا۔[26]

شکل 2.18: ٹی بل نیلامیوں میں بولیاں دینے کا رجحان

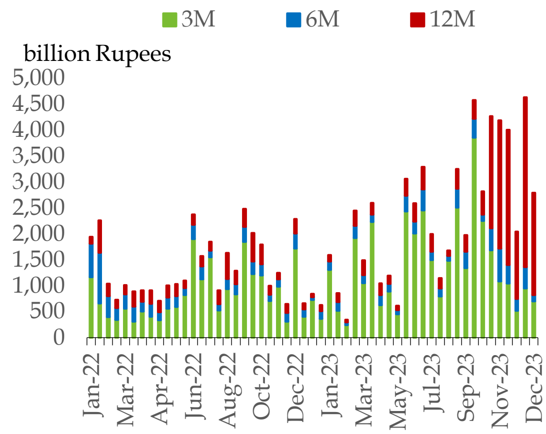

Source: Sate Bank of

--- جس نے بینکوں کی دلچسپی قلیل مدتی اور رواں شرح والے آلات میں برقرار رکھی

بلند شرح سود کی توقعات کی وجہ سے 2023ء کے دوران بھی مارکیٹ ٹریژری بلز اور رواں شرح والے پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز میں[27] بینکوں کی دلچسپی برقرار رہی۔ تاہم، ان بلوں میں سے 12 ماہی ٹی بلوں میں سال کی چوتھی سہ ماہی کے دوران بینکوں کی بولی میں خاصا اضافہ ہوا جو زری پالیسی میں مستقبل قریب میں ممکنہ نرمی کی توقعات کا اظہار تھا (**شکل 2.18**)۔ خطِ یافت کے بڑھے ہوئے **inversion** اور ان توقعات کا کہ پالیسی ریٹ اس سے زیادہ نہیں بڑھے گا، کے اثرات اس وقت بھی نظر آئے جب بینکوں نے مقررہ شرح والے پی آئی بی کے لیے بولی لگائی، جو سال کے آخر تک بڑھی (**شکل 2.19**)۔

شکل 2.19: مقررہ شرح کے پی آئی بیز کے لیے بینکوں کی طرف سے بولیاں

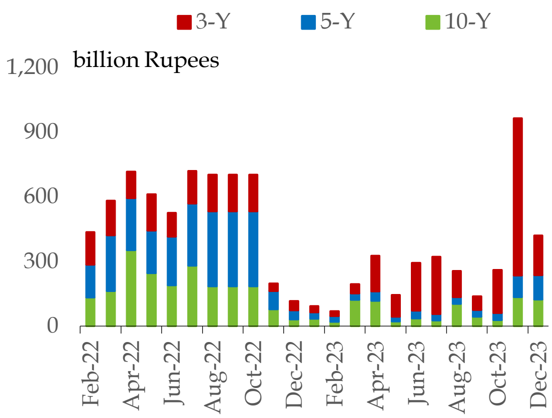

Source: State Bank of Pakistan

ثانوی بازار میں سرکاری تمسکات کا لین دین بھی بازار کی بنیادی حرکیات سے ہم آہنگ تھا کیونکہ بڑھتی شرح سود کے ماحول کی وجہ سے یہ بیشتر لین دین قلیل مدتی تمسکات میں ہوا (**شکل 2.20**)۔ نیز ثانوی بازار کا مجموعی تجارتی حجم 2023ء میں 35.1 فیصد اضافے کے ساتھ 64,346 ارب روپے تک پہنچ گیا[28] جو مارکیٹ کی کارکردگی اور گہرائی کے لیے حوصلہ افزا تھا۔

شکل 2.20: ثانوی بازار کی ٹریڈنگ

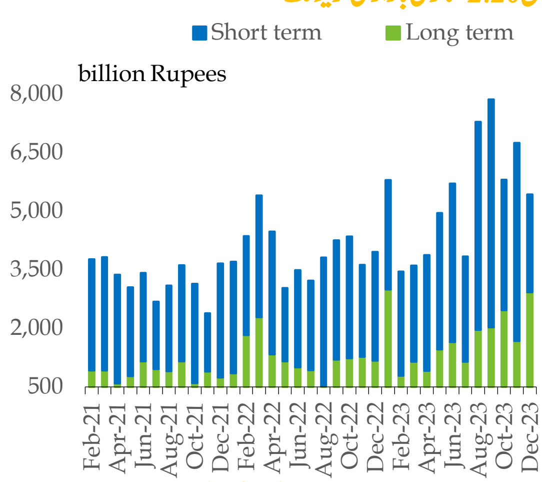

Source: State Bank of Pakistan

---

[25] اس کی وجہ یہ حقیقت ہے کہ ثانوی بازار میں سرکاری تمسکات کی قیمت کا تعین کی شرح سے ہوتا ہے۔ جب یہ شرحیں بڑھتی ہیں، تو تمسکات کی قیمتیں گر جاتی ہیں اور اس کے برعکس ہونے سے برعکس نتیجہ نکلتا ہے۔

[26] سرکاری تمسکات کی فروخت پر تجارتی منافع 2023ء کی پہلی تین سہ ماہیوں میں منفی تھا۔

[27] رواں شرح والے سہ ماہی پی آئی بی کی نیلامی میں بینکوں نے 2023ء میں 3450 ارب روپے کے سرکاری ہدف کے مقابلے میں 5,209 ارب روپے روپے کی پیشکش کی۔ اسی طرح رواں شرح والے ششماہی پی آئی بی کی نیلامی میں 2,390 ارب روپے کے سرکاری ہدف کے مقابلے میں 7,517 ارب روپے کی پیشکش کی۔

[28] یہ تجارت شدہ تمسکات کی حاصل شدہ قدر ہے۔

حکومت کے اجرائے ثانی کا خطرہ وقت کے ساتھ ساتھ کم ہوا ہے جبکہ شرح سود بدلنے پر بینکوں کی حساسیت برقرار ہے کیونکہ ان کے مقررہ آمدنی والے پورٹ فولیو کی نو قیمت بندی کا دورانیہ کم ہے---

حکومت کا اجرائے ثانی کا خطرہ وقت کے ساتھ ساتھ کم ہو رہا ہے جس سے حکومتی قرض کے عرصیتی خاکے میں بہتری ظاہر ہوتی ہے۔ وفاقی حکومت کی مجموعی تمسکات میں ایم ٹی بیز کا تناسب گھٹ کر 24.2 فیصد (2018ء میں 65.9 فیصد) رہ گیا جبکہ پی آئی بیز کا حصہ 2023ء میں بڑھ کر 58.9 فیصد ہو گیا (2018ء میں 28.1 فیصد)۔

شکل 2.21: کے ایس ای-100 اشاریہ اور اس کی تغیر پذیری

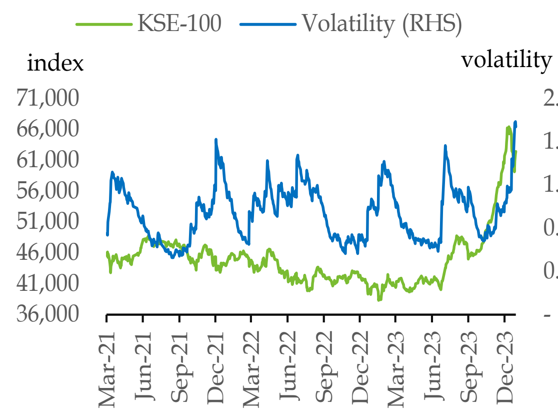

Source: State Bank of Pakistan

یہ بات اطمینان بخش ہے کہ نو قیمت بندی کی مدت میں کمی اور کافی سرمائے کی موجودگی وجہ سے شرحِ سود میں ممکنہ منفی دھچکے برداشت کرنے کی بینکوں کی لچک برقرار رہی۔ حساسیت (تناؤ کی جانچ) کا تجزیہ بتاتا ہے کہ انتہائی شدید دھچکے کے منظر نامے کے تحت (یعنی خطِ یافت میں 300 بیسس پوائنٹس کی متوازی اوپر کی طرف تبدیلی)، اکثر بینکوں کی شرحِ کفایتِ سرمایہ کم از کم تقاضے سے کافی اوپر رہے گی (تفصیل کے لیے شعبہ بینکاری باب 3 میں سیکشن 'منڈی کا خطرہ')۔[29]

2.3 ایکویٹی مارکیٹ

2023ء کی دوسری ششماہی میں کے ایس ای -100 اشاریہ بحال ہوا---

بینچ مارک کے ایس ای-100 انڈیکس میں 2023ء میں 54.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2022ء میں یہ 9.4 فیصد کم ہوا۔ دسمبر 2023ء میں اشاریہ 66,130 تک پہنچ گیا۔ تاہم، زیرِ جائزہ سال میں ایکویٹی مارکیٹ کی حرکیات تیزی سے بدل گئیں۔ 2023ء کی پہلی ششماہی میں، اشاریے میں صرف 2.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ دوسری ششماہی 2023ء میں اس میں 50.7 فیصد کا متاثر کن اضافہ ہوا۔ چنانچہ 2023ء میں منڈی کی سرمایت میں 39.4 فیصد اضافہ ہوا (2022ء میں 15.4 فیصد کمی ہوئی تھی)۔ مزید برآں، قیمت اور آمدنی (P/E) کا تناسب—جو پچھلے برسوں میں مسلسل گر رہا تھا—مزید کم ہو کر 2023ء میں 4.2 (2022ء میں 4.6) رہ گیا۔[30]

اشاریے کا اوسط اتار چڑھاؤ زیرِ جائزہ سال کے دوران زیادہ رہا۔ 2023ء کے ابتدائی مہینوں میں اس میں اضافہ ہوا اور سال کی دوسری ششماہی میں بھی اتار چڑھاؤ دیکھا گیا (**شکل 2.21**)۔ 2023ء کے ابتدائی دور میں بڑھتے ہوئے تناؤ میں متعدد عوامل کار فرما تھے جیسے تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی، پالیسی ریٹ میں 400 بیسس پوائنٹس کا اضافہ (جنوری 2023ء میں 100 اور مارچ 2023ء میں 300 بی پی ایس)، روپے اور ڈالر کی بگڑتی ہوئی مساوات (**شکل 2.22**)، بدلتی ہوئی سیاسی صورت حال، آئی ایم ایف کے نویں جائزہ پروگرام میں تاخیر اور ملک کی درجہ بندی میں کمی۔ اس طرح کے ماحول میں مندی کے احساسات نے 2023ء کی پہلی ششماہی کے دوران کے ایس ای-100 اشاریے کو 40,886 کی اوسط سطح پر رکھا۔

2023ء کی دوسری ششماہی میں میکرو اکنامک امکانات میں بہتری کی وجہ سے خطرے سے گریز کا رویہ ختم ہونے لگا۔ اشاریہ مسلسل اور تیزی سے اوپر کی طرف بڑھا خاص طور پر ستمبر 2023ء سے، اور دوسری ششماہی کے دوران

[29] تفصیلات کے لیے دیکھیے، بینکوں کے اسٹریس ٹیسٹنگ کے نتائج https://www.sbp.org.pk/ecodata/fsi/qc/2023/Dec.pdf

[30] قیمت اور آمدنی کا اوسط تناسب 2020ء اور 2021ء میں بالترتیب 8.6 اور 6.9 تھا۔

51,451 کی اوسط سطح پر منڈلاتا رہا۔ سرمایہ کاروں کے اعتماد میں مضبوط بحالی کا سبب متعدد اچھی پیش رفت تھی جیسے (i) آئی ایم ایف کے ایس بی اے پروگرام کا حصول (ii) دوست ممالک سے رقوم کی آمد (iii) بازارِ مبادلہ میں انتظامی اقدامات جن کے نتیجے میں روپیہ-ڈالر مساوات میں بہتری آئی، (iv) مہنگائی کے دباؤ میں اعتدال اور زری نرمی کی توقعات (v) معاشی سرگرمیوں کی بحالی (vi) سرمایہ کاری کی خصوصی سہولت کونسل کا قیام اور (vii) سیاسی غیر یقینی کیفیت میں کمی۔ (**شکل 2.23**)۔[31]

شکل 2.22: کے ایس ای-100 اشاریہ اور شرحِ مبادلہ

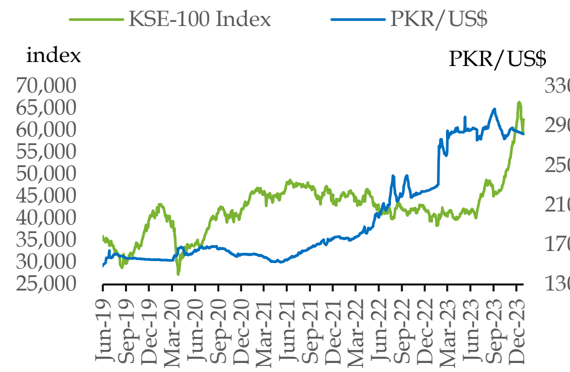

Source: State Bank of Pakistan

یہ بات قابل ذکر ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کار جو چند سال تک خالص فروخت کنندگان تھے، اب 2023ء میں ایکویٹی کے خالص خریدار بن گئے۔[32] اس کے علاوہ ترقی یافتہ ملکوں میں مزید زری سختی کی غیر موجودگی کی بنا پر مقامی ایکویٹی مارکیٹ میں غیر ملکی رقوم کی آمد خاص طور پر 2023ء کی دوسری ششماہی میں ملکی کرنسی کے نسبتاً مستحکم رہنے کی وجہ سے ہوئی (**شکل 2.24**)۔

میوچل فنڈز نے بدستور سب سے زیادہ خالص فروخت کی۔۔۔

مقامی سرمایہ کاروں میں سے میوچل فنڈز ایکویٹی کے سب سے بڑے خالص فروخت کنندہ تھے جن کے بعد بینک/ترقیاتی مالی ادارے اور بروکرز تھے (**شکل 2.25**)۔ اس کا ممکنہ سبب حصص سے آمدنی کی یافت اور خطرے سے پاک آلات کے درمیان[33] کم ہوتا ہوا فرق تھا، خاص طور پر پہلی ششماہی 2023ء میں، جس نے مقررہ آمدنی والی سرکاری تمسکات زیادہ پرکشش ہو گئیں (**شکل 2.26**)۔ میوچل فنڈ کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی سے پتہ چلتا ہے کہ ایکویٹیز میں ان کا انکشاف (ان کے مجموعی اثاثوں کے فیصد کے طور پر) دسمبر 2023ء کے آخر تک 9.1 فیصد تک کم ہو گیا جو 2022ء میں 10.8 فیصد (2021ء میں 19.7 فیصد) تھا۔ اگرچہ اسٹاک کی قیمتیں بڑھنے اور زری نرمی کی توقعات کی بنا پر

شکل 2.23: کے ایس ای-100 میں لین دین کا حجم

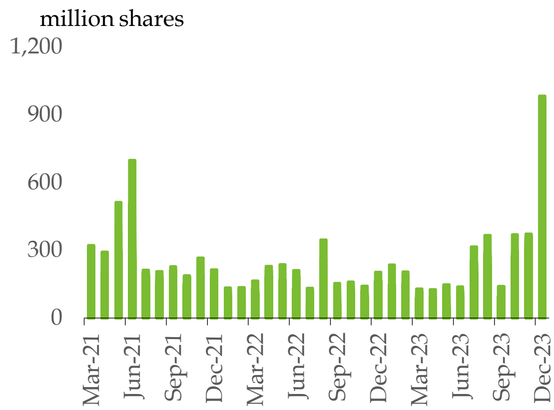

Source: Bloomberg

شکل 2.24: بیرونی جزدانی رقوم کی آمد

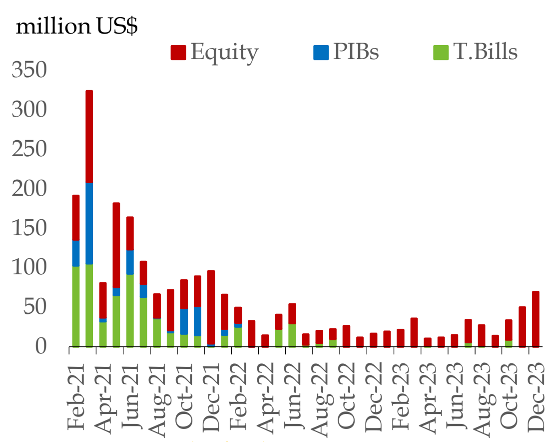

Source: State Bank of Pakistan

[31] اوسط تجارتی حجم 2023ء میں 164.5 ملین حصص تھا جو 2022ء میں 100.0 ملین رہا تھا۔ 2023ء کی پہلی ششماہی میں 82.8 ملین حصص کا لین دین ہوا جو دوسری ششماہی میں بڑھ کر 243.6 ملین حصص (اوسط) تک پہنچ گیا۔

[32] 2022ء میں بیرونی سرمایہ کاروں کی جانب سے خالص فروخت کی رقم 48 ملین ڈالر تھی جبکہ 2023ء میں ان سرمایہ کاروں کی خالص خرید 74 ملین ڈالر رہی۔

[33] اس سے مراد حالیہ 12 ماہ کی مدت میں فی حصص آمدنی ہے جسے فی حصص موجودہ قیمت سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

مالی منڈیوں کا رویہ

شکل 2.25: خالص فروخت کاروں میں میوچل فنڈز اور بینک نمایاں رہے

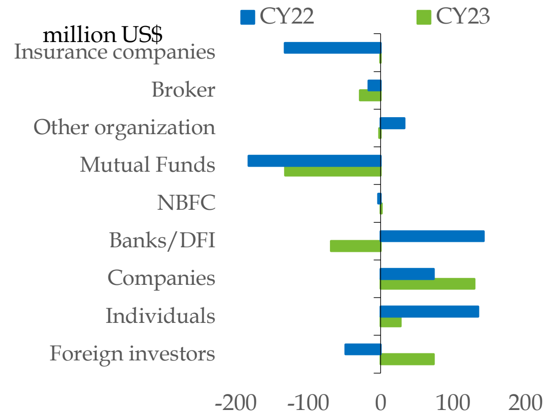

Source: National Clearing Company of Pakistan Limited

2023ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران ایکویٹیز میں میوچل فنڈز کی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا، تاہم اثاثے آمدنی اور منی مارکیٹ کے آلات پر مرکوز رہے۔[34]

شعبہ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2023ء کے دوران غیر ملکی سرمایہ کاروں کی طرف سے سب سے زیادہ خالص خریداری بینکوں کے اسٹاک میں دیکھی گئی جس کے بعد بجلی کا شعبہ (بشمول ایکسپلوریشن اور مارکیٹنگ کمپنیاں) تھا (**شکل 2.27**)۔ بینکوں کے اسٹاک میں سرمایہ کاروں کی دلچسپی کا سبب بلند شرح سود اور اس سے منسلک زیادہ منافع کی توقعات ہیں۔ تیل اور گیس کے شعبے کے معاملے میں ممکنہ محرک گردشی قرضوں کے حل کی وجہ سے سیالیت میں بہتری کا امکان ہے۔

ایکویٹی مارکیٹ میں خطرات نسبتاً کم سطح پر رہے۔۔۔

ویلیو ایٹ رسک (وی اے آر) تجزیہ بتاتا ہے کہ کے ایس ای-100 اشاریے کے یومیہ ریٹرن نے وی اے آر نارمل (100 دن کی رولنگ) کی 13 بار خلاف ورزی کی، ایسا ہی 2022ء میں ہوا تھا، تاہم خلاف ورزیوں کی اوسط حد کم تھی، جو ظاہر کرتی ہے کہ 2023ء میں خطرات نسبتاً محدود ہیں (**شکل 2.28**)۔

شکل 2.26: کاسبی یافت اور ایک سالہ پی کے آر وی

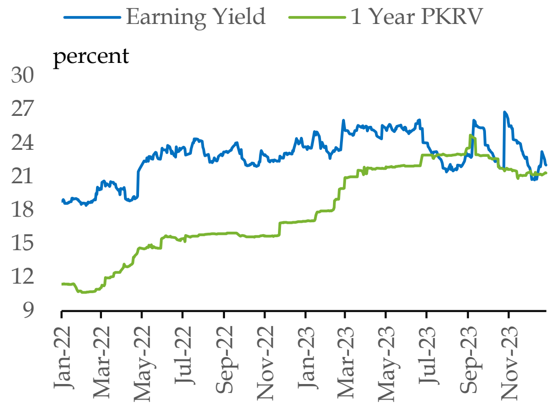

Source: Bloomberg and Mutual Funds Association of Pakistan

شکل 2.27: بلند ترین خالص خریداری بینکوں کے اسٹاک کی ہوئی

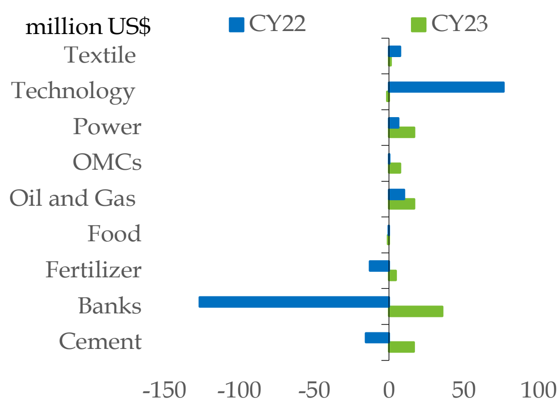

Source: National Clearing Company of Pakistan Limited

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایکویٹی میں بینکوں کی سرمایہ کاری پر ایکویٹی مارکیٹ کے اس تناؤ کا اثر نہیں پڑا جو زیرِ جائزہ سال کے دوران دیکھا گیا۔ اسٹیٹ بینک کے ایک قدامت پسند ریگولیٹری نظام کے پس منظر میں بینکوں نے ایکویٹی مارکیٹ میں اپنا انکشاف محدود رکھا ہوا ہے جس کی بنا پر ایکویٹی مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ بینکوں پر کم اثرانداز ہوتا ہے۔ بینکوں کے ضوابطی سرمائے میں سے ایکویٹیز میں سرمایہ کاری کا تناسب دسمبر 2023ء کے آخر میں 6.8 فیصد تھا (2022ء میں

[34] 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں انکم فنڈز، ایکویٹی، اور منی مارکیٹ میں میوچل فنڈز کی سرمایہ کاری بالترتیب 210 ارب روپے، 58 ارب روپے اور 40 ارب روپے بڑھ گئی۔

شکل 2.28: کے ایس ای-100 اشاریے کے منافع کی مالیت کو خطرہ

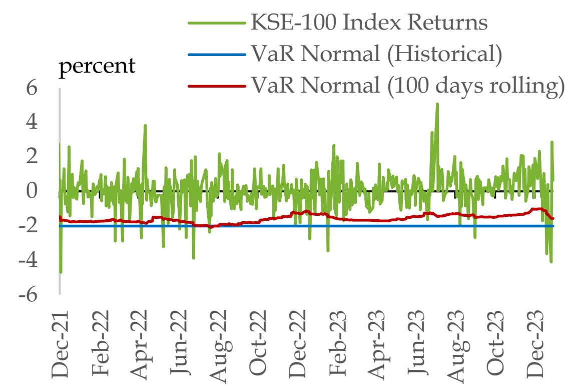

Source: Pakistan Stock Exchange and SBP Staff Estimates

6.8 فیصد)۔ حساسیت کے تازہ ترین تجزیے (تناؤ کی جانچ) کے نتائج سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایکویٹی کی قیمتوں (کے ایس ای-100 اشاریہ) میں اگر بالفرض 36.1 فیصد کمی کا دھچکا آجائے، جو اشاریے میں تاریخ کی سب سے بڑی سہ ماہی کمی کے برابر ہے، تب بھی شرح کفایت سرمایہ کی تعمیل کرنے والا کوئی بینک شرح کفایت سرمایہ کی کم از کم ضوابطی شرط کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔[35] مزید برآں، تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ کے ایس ای-100 اشاریے میں فرموں کے دیوالیہ ہونے کا کم امکان ہے (باکس 2.1)۔

شکل 2.29: علاقائی ملکوں کی ایکویٹی مارکیٹوں کی کارکردگی

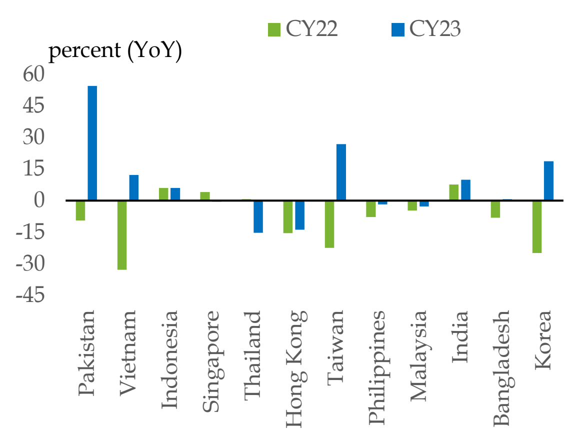

Source: Haver Analytics

ملکی ایکویٹی مارکیٹ نے علاقے کے ممالک کے درمیان بہتر کارکردگی دکھائی ---

اگرچہ گذشتہ سال ملکی ایکویٹی مارکیٹ کی کارکردگی علاقائی مارکیٹوں کی جیسی تھی تاہم زیرِ جائزہ سال کے دوران ملکی ایکویٹیز نے کئی علاقائی منڈیوں سے بہتر کارکردگی دکھائی (شکل 2.29)۔

مستقبل میں ملکی مالی منڈیوں کی کارکردگی کا انحصار کئی عوامل پر ہوگا جن میں جغرافیائی سیاسی حالات خاص طور پر مشرقِ وسطٰی میں ابھرتا ہوا تنازع، مہنگائی کی حرکیات اور متعلقہ زری پالیسی موقف، ملکی اقتصادی بحالی کی لچک، سیاسی استحکام اور حکومت کا آئی ایم ایف کے ساتھ ایک نئے فنڈنگ پروگرام پر عمل درآمد جیسے امور شامل ہیں۔

[35] تفصیلات کے لیے دیکھیے، بینکوں کے اسٹریس ٹیسٹنگ کے نتائج https://www.sbp.org.pk/ecodata/fsi/qc/2023/Dec.pdf

باکس 2.1: مارکیٹ کے ایس ای-100 فرموں کی قرضہ جاتی ساکھ اور استحکام کو کیسا سمجھتی ہے؟

اسٹاک مارکیٹ اشاریے میں متعدد چیزیں شامل ہوتی ہیں، جیسے میکرو اکنامک پیش رفت، کارپوریٹ کارکردگی پر شرکا کے خیالات اور خبروں کا بہاؤ۔ چنانچہ اسٹاک مارکیٹ اشاریے کو فرموں کی بنیادی مالی صحت پر رسک کا ایک مفید مجموعی اظہاریہ کہا جاسکتا ہے۔ قرض گیر فرموں کی قرضہ واپس کرنے کی صلاحیت اور اس امکان کی تشخیص کہ وہ اپنے وعدوں میں ناکام ہوسکتی ہیں، یعنی دیوالیہ ہونے کے امکان (پی ڈی) کو سرمایہ کار، قرض گار ادارے اور ضابطہ ساز ادارے کئی فیصلوں میں استعمال کرسکتے ہیں جیسے جزدان (پورٹ فولیو)، قرض دینے اور پالیسی کے فیصلے ۔ اس سلسلے میں میرٹن (Merton) کا ماڈل وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والا طریقہ ہے (1974)[36] جس میں دیوالیہ ہونے کا فاصلہ ناپنے کے لیے کسی کمپنی کی ایکویٹی کو اس کے اثاثوں پر کال آپشن کے طور پر ماڈل کرکے اس کے ساختی کریڈٹ رسک کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ یہ ماڈل مارکیٹ سے معلومات لے کر فرم کا کریڈٹ رسک (خطرہ قرض) اخذ کرتا ہے اور کمپنی کے دیوالیہ ہونے کے امکان پر رائے فراہم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر فرم کی اسٹاک مارکیٹ قیمت اور بقایا حصص کی تعداد سے اس کی ایکویٹی کی مارکیٹ ویلیو (E) کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے تاہم، اثاثوں کی مارکیٹ ویلیو (A) کو ناقابل رسائی سمجھا جاتا ہے جبکہ واجبات (L) کو کتابی قیمت پر لیا جاتا ہے۔ مرٹن ماڈل ان قیمتوں کو آپشن پرائسنگ فریم ورک میں مربوط کرتا ہے۔ عرصیت کی منتخب مدت (عام طور پر ایک سال) کے لیے فرم کے واجبات کے پورے ڈھانچے کی بنیاد پر واجبات کی ایک حد (L) کا انتخاب کیا جاتا ہے، جو اس مقام کی نمائندگی کرتا ہے جس پر فرم دیوالیہ ہوگی۔ اس کے بعد عرصیتی حد (T) کے اختتام پر اثاثوں کی قیمت کے واجبات کی حد سے نیچے گرنے کا امکان دیوالیہ کے امکان کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

شکل 2.1.1: ایک سال میں (کے ایس ای-100) فرموں کے دیوالیہ ہونے کا امکان

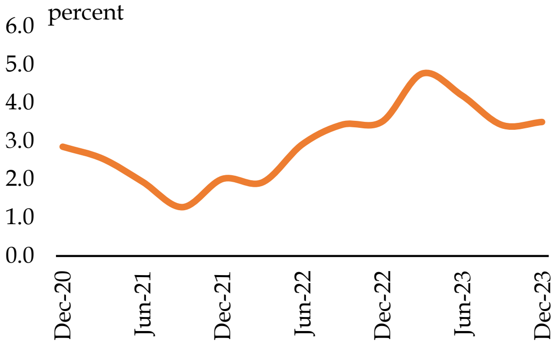

Source: Bloomberg and SBP Staff Calculations

شکل 2.1.2: ایک سال میں دیوالیہ ہونے کا امکان، بلحاظِ شعبہ

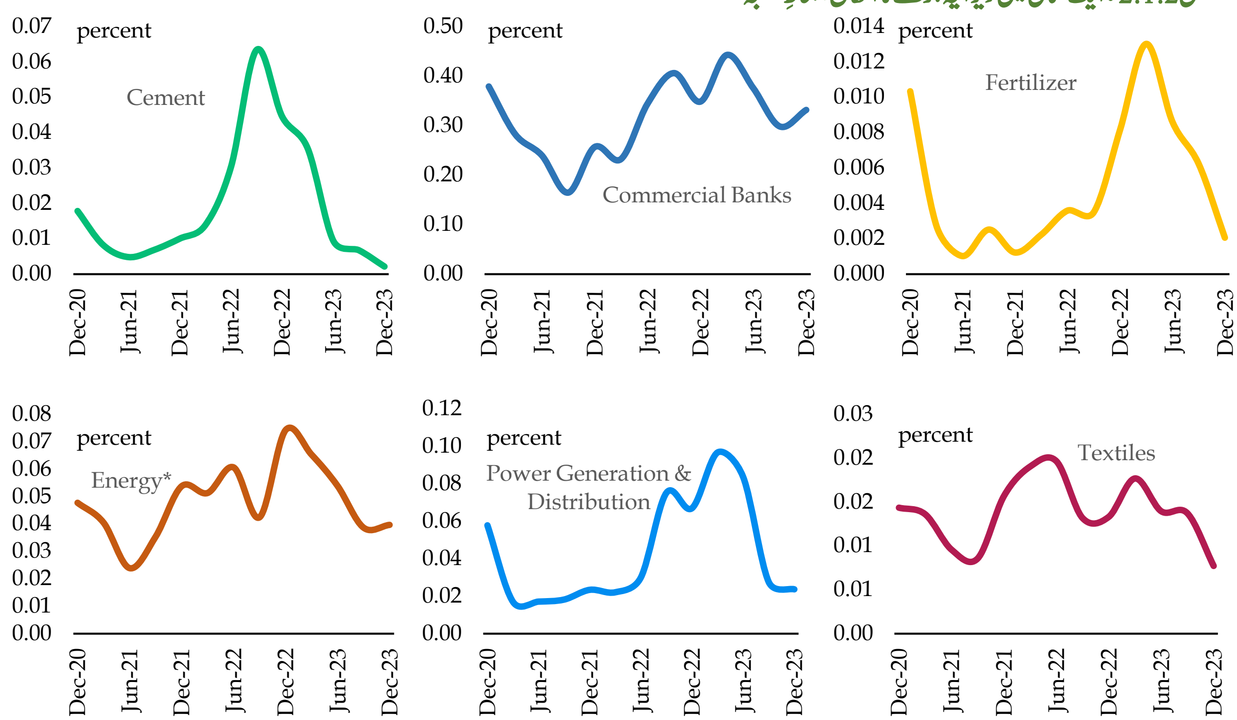

*Energy includes Oil & Gas Exploration, Oil and Gas Marketing and Refinery
Source: Bloomberg and SBP Staff Calculations

[36] مرٹن، رابرٹ سی (1974)۔ "کارپوریٹ قرض کی قیمتوں کے تعین پر شرح سود کا رسک اسٹرکچر" (پی ڈی ایف) جرنل آف فنانس۔ **29**(2):449–470۔

انہی خطوط پر کے ایس ای-100 اشاریے میں شامل فرموں کے دیوالیہ ہونے کے امکان کو بلومبرگ سے لیا گیا ہے تاکہ ان کے کریڈٹ رسک کا اندازہ لگایا جائے۔ کے ایس ای-100 میں تمام فرموں کی نمائندہ تعداد معلوم کرنے کی غرض سے دیوالیہ ہونے کے حجم کے بہ وزن اوسط امکان کا تخمینہ لگایا گیا۔[37]

عالمی وبائی مرض کے بعد جب نقل و حرکت پر پابندیوں میں نرمی کی گئی تو معاشی سرگرمیوں میں بحالی کی وجہ سے دیوالیہ ہونے کا مجموعی امکان کم ہوا (**شکل 2.1.1**)۔ تاہم، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد اس امکان میں اس وقت اضافہ ہوا جب میکرواکنامک ماحول میں مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ، پست معاشی سرگرمی، کاروباری اعتماد کی کمی اور عالمی بینکاری نظام میں تناؤ کی وجہ سے عالمی سیالیت اور مالی حالات مزید سخت ہوئے۔ اس کے باوجود 2023ء کی دوسری ششماہی میں دیوالیہ ہونے کا امکان کم ہونے لگا کیونکہ مئی 2023ء میں مہنگائی 38.0 فیصد کی بلند ترین سطح سے کم ہو کر اعتدال پر آنے لگی، 2023ء کی دوسری ششماہی میں اقتصادی نمو پلٹ آئی اور اسٹاک مارکیٹ پھر سے بحال ہوئی۔ ان مثبت تبدیلیوں سے کے ایس ای-100 اشاریے میں شامل فرموں جن میں 14 کمرشل بینک بھی شامل ہیں، کے خطرے کا منظرنامہ بہتر ہوا، اور یہ ان کی شعبہ وار ڈی پی میں اجاگر ہوا (**شکل 2.1.2**)۔ تب سے مجموعی ڈی پی کا بھی اور شعبہ وار ڈی پی کا بھی رجحان کمی کی طرف ہے۔ تاہم یہ یقین دہانی کرائی جا سکتی ہے کہ کے ایس ای-100 اشاریے میں فرموں کے دیوالیہ ہونے کا امکان کم ہے۔

[37] یہ تجزیہ 90 فرموں کے دستیاب ڈیٹا پر مبنی ہے، جو کے ایس ای-100 اشاریے کے بڑے حصے اور درج فرموں کے مجموعی اثاثوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔

3

شعبۂ بینکاری

بینکاری کے شعبے نے 2023ء کے دوران دشوار کلی مالی ماحول میں اپنی اصابت کو برقرار رکھا۔ آخر دسمبر 2023ء تک اثاثوں کی اساس سرمایہ کاریوں کے بل بوتے پر 29.5 فیصد توسیع کے ساتھ بڑھ کر 46.4 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی۔ کمزور معاشی سرگرمی اور سخت کلی مالی حالات کے سبب کمزور طلب کے ساتھ بینکوں کی خطرے سے گریز پر مبنی حکمت عملی نے قرضوں کے جزدان میں نمو کو سست کیا۔ بلند منافع کے ماحول میں ڈپازٹس کی نمو صحت مند رہی ، تاہم حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کی بلند رفتار کے نتیجے میں قرض گیری پر بینکوں کا انحصار بڑھ گیا۔ آمدنی کے اظہاریوں میں بہتری آ گئی جس میں بلند خالص سودی/مارک اپ آمدنی نے اہم کردار ادا کیا۔ کمزور معاشی سرگرمی اور سخت مالی حالات کے باوجود بینکوں کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے ادائیگیٔ قرض کی صلاحیت کو لاحق کم خطرے کے عکاس تھے۔ سیال اثاثوں بمقابلہ واجبات کے لحاظ سے سیالیت کے خاکے کی صورت حال اطمینان بخش رہی ، جسے حکومتی تمسکات کی سرمایہ کاریوں میں اضافے سے تقویت ملی۔ قدامت پسند ضوابطی حالات میں بینکوں نے بآسانی کرنسی اور ایکویٹی قیمت کی حرکت پذیری کے خطرات کا انتظام کیا ، جبکہ سرمایہ کاری جزدان کی قیمتوں کے دوبارہ تعین کی قدرے مختصر عرصیت کی وجہ سے خطرۂ منڈی بھی محدود رہا۔شرح کفایت سرمایہ 19.7 فیصد رہی اور اسی طرح بیس لائن ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے میں بلند آمدنی کی وجہ سے مزید مضبوطی آئی بلکہ یہ کم از کم ضوابطی شرائط سے خاصا زیادہ رہا۔ اسلامی بینکاری اداروں نے اپنی نمو کی رفتار اور مضبوط مالی پوزیشن کو برقرار رکھا ، جس نے بینکاری کے شعبے کے مجموعی استحکام میں کردار ادا کیا۔

3 شعبۂ بینکاری

2023ء کے دوران دشوار معاشی حالات میں بینکاری کے شعبے نے آپریشنل اور مالی مضبوطی کے لحاظ سے اپنی مستحکم کارکردگی کا تسلسل برقرار رکھا اور لچکدار رہا۔ آخر دسمبر 2023ء تک شعبۂ بینکاری کے اثاثوں کی بنیاد 10,568 ارب روپے یا 29.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 46,364 ارب روپے تک پہنچ گئی، جو اس میں 20 برسوں کی بلند ترین نمو کو ظاہر کرتا ہے (**شکل 3.1**)۔ اثاثوں میں توسیع کا اہم محرک سرمایہ کاریاں (بیشتر حکومتی تمسکات) تھیں، جبکہ دشوار کلی معاشی ماحول کے سبب قرضوں کی نمو معتدل رہی۔

شکل 3.1: بینکوں کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی

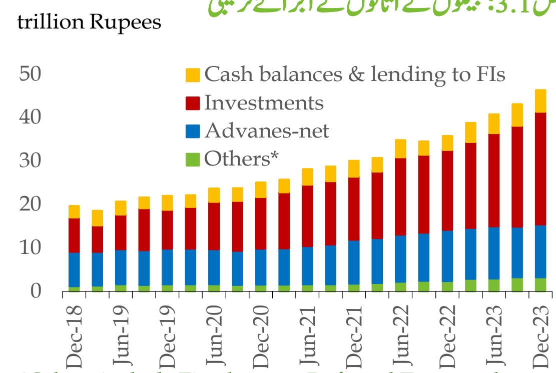

*Others include Fixed assets, Deferred Taxes and Other Assets
Source: State Bank of Pakistan

اثاثوں کے اجزائے ترکیبی کا مزید جھکاؤ سرمایہ کاریوں کی جانب رہا، جن کا آخر دسمبر 2023ء تک اثاثوں میں حصہ تقریباً 56 فیصد تک پہنچ گیا (**شکل 3.2**)۔ بینکوں کی بیلنس شیٹ پر حکومتی تمسکات کا بڑھتا ہوا حصہ معیشت میں ساختی مسائل کا عکاس ہے، جیسے بھاری مالیاتی خسارہ، جس کے نتیجے میں اپنی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حکومت کا ملکی وسائل خصوصاً بینکاری کے شعبے پر انحصار بڑھ گیا۔

2023ء کے دوران سرمایہ کاریوں میں 14 برسوں کی بلند ترین شرح نمو 41.4 فیصد کے ساتھ 7,619 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو 2022ء کے 26.4 فیصد کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے۔ سرمایہ کاریوں میں ہونے والی تقریباً 98 فیصد نمو حکومتی تمسکات میں اضافے کی بدولت ممکن ہوئی۔ سرمایہ کاریوں کا جھکاؤ قلیل مدتی مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) اور رواں شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) کی طرف رہا، جن کا مجموعی سرمایہ کاری میں حصہ تقریباً 58 فیصد تھا۔ تاہم، نیلامیوں کے دوران بینکوں نے پی آئی بیز اور معین رینٹل شرح صکوک جیسے معین تمسکات میں بھی دلچسپی دکھائی، جو ممکنہ طور پر مالی سخت گیری کے چکر میں تبدیلی کے متعلق ان کے خیالات کا عکاس ہو سکتا ہے (**دیکھیے باب 2: مالی منڈیوں کا رویہ**)۔

شکل 3.2: شعبۂ بینکاری کے مجموعی اثاثوں میں حصہ

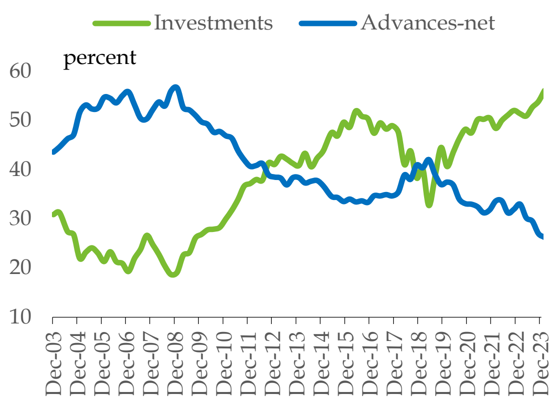

Source: State Bank of Pakistan

قرضوں کے لیے مشکل سال لیکن 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں امید کی کرن نمایاں تھی

گذشتہ دو برسوں کے دوران دوہندسی شرح نمو، یعنی 2021ء میں 22.1 فیصد اور 2022ء میں 16.8 فیصد، کے مقابلے میں قرضوں کی نمو کم ہو کر 3.0 فیصد پر آ گئی، جس سے کمزور معاشی سرگرمیوں اور سخت کلی مالی حالات میں قرضوں کی کمزور طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس سست رفتاری میں ملکی قرضوں نے اہم کردار ادا کیا، جن کا بینکاری شعبے کے مجموعی قرضہ جزدان میں حصہ 94.2 فیصد ہے،

شکل 3.3: ایل ایس ایم، بہ وزن اوسط شرحِ قرض گاری اور نجی شعبے کے قرضے (ملکی)

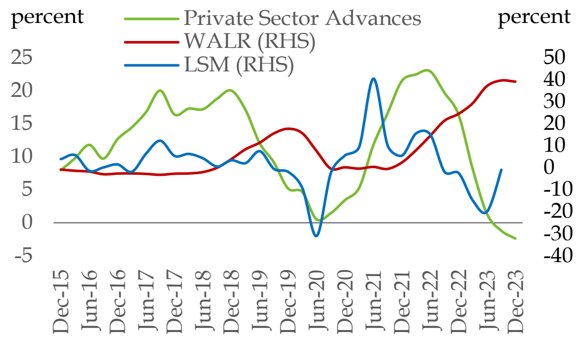

Source: State Bank of Pakistan and Pakistan Bureau of Statistics

جس سے 2023ء کے دوران دشوار مجموعی ملکی مالی ماحول، اور معاشی اور بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی کمزور سرگرمیوں کے ساتھ نجی شعبے کے قرضوں پر سرکاری شعبے کی بلند قرض گیری کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے (**شکل 3.3**)۔[1]

2023ء کے دوران ملکی نجی شعبے کے قرضوں میں وسیع البنیاد سکڑاؤ دیکھا گیا۔ اس سے قطع نظر، آخری سہ ماہی کے دوران قرضوں قابل ذکر سرگرمی دیکھی گئی اور نجی شعبے کے قرضے بڑھ کر 554.1 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ اگرچہ 2023ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران ہونے والا اضافہ 2022ء کی چوتھی سہ ماہی کے 672.9 ارب روپے اضافے کے مقابلے میں کم تھا، تاہم اگر قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب سے متعلق ٹیکس پالیسی کے مطابق ردوبدل کیا جائے تو 2023ء کی چوتھی سہ ماہی کے لیے قرضوں کا بہاؤ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ رہا۔[2] 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں چینی، کیمیکلز اور دواسازی، گاڑیوں اور ٹیکسٹائل سمیت متعدد شعبوں کے قرضوں کے استعمال میں اضافہ دیکھا گیا۔ قرضوں کے بڑھنے کو آخری سہ ماہی کے دوران مختلف شعبوں کی پیداواری سرگرمی میں موسمی بحالی کے سبب جاری سرمائے کی ضروریات، خام مال کی قیمتوں میں اضافے اور بعض شعبوں میں نقدر قوم کے بہاؤ کی مشکلات سے منسوب کیا جاسکتا ہے (**شکل 3.4**)۔[3]

شکل 3.4: نجی قرضوں کا شعبہ وار بہاؤ (ملکی)

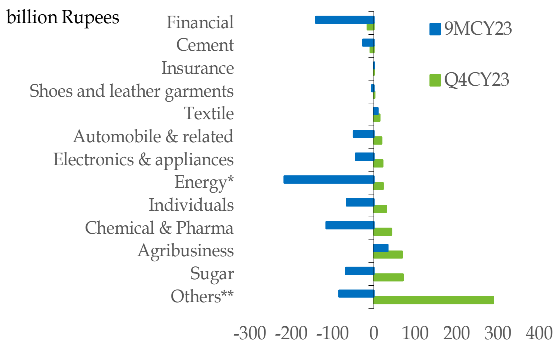

*Production and transmission of energy
**Others mainly include manufacturers of food products, paper & paper products, coke & refined petroleum products, basic metals, construction, wholesale & retail trade, and communication
Source: State Bank of Pakistan

2023ء کے دوران صارفی قرضوں میں 2011ء کے بعد پہلی مرتبہ 80.8 ارب روپے کی خالص واپسی درج کی گئی۔ قرضوں کی واپسی کی اہم وجہ گاڑیوں کے قرضوں کی واپسی تھی کیونکہ گھرانوں کو 30.8 فیصد اوسط مہنگائی کے باعث قوتِ خرید میں کمی اور گاڑیوں کی بلند قیمتوں کے ساتھ ساتھ سخت کلی فراستی پالیسی کا سامنا تھا۔

تاہم ملک کے مجموعی قرضوں میں 27.2 فیصد حصہ رکھنے والے سرکاری شعبے کے قرضوں میں 2023ء کے دوران 642.0 ارب روپے (23.6 فیصد) کا مضبوط اضافہ ہوا جس سے قرضوں کے مجموعی جزدان میں نمو کو تقویت ملی۔ اجناس کی سرگرمیوں میں سرکاری شعبے کے اداروں اور توانائی کے شعبے (بیشتر صاف پیٹرولیم) کے بینکوں سے قرضے بڑھ گئے، جبکہ حکومت نے بھی بینکاری کے شعبے سے زرمبادلہ کرنسی میں قرضہ حاصل کیا۔

ڈپازٹس میں بحالی

فنڈنگ کے لحاظ سے 2023ء کے دوران ڈپازٹس میں 5,667 ارب روپے یا 24.2 فیصد اضافہ ہوا، جو 20 برسوں کی بلند ترین نمو ہے۔ اسے اہم تحریک نرخ

---

[1] 2023 ءمیں بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں 9.8 فیصد کمی ہوئی، جبکہ 2022ء کے دوران اس میں 6.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

[2] قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کی ٹیکس پالیسی کے اطلاق کے باعث اپنے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کو بہتر بنانے کی غرض سے بینکوں نے غیر بینک مالی اداروں کو قرض گاری میں اضافہ کر دیا تھا۔

[3] مثلاً، مسافر کاروں کی فروخت میں 68.9 فیصد کمی کا ممکنہ نتیجہ نقد کے بہاؤ میں مسائل کی صورت میں نکلا اور 2023ء میں گاڑیوں کے شعبے کو بینکوں کے قرضوں پر اثر انداز ہوا۔

شکل 3.5: شعبۂ بینکاری کی فنڈنگ کے اجزائے ترکیبی

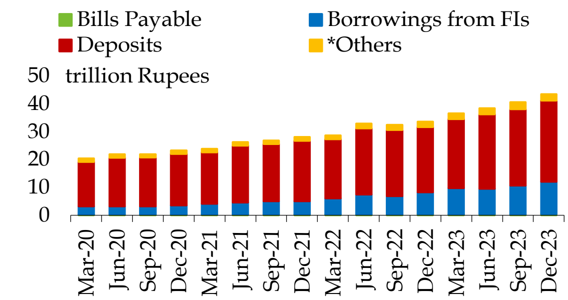

*Other include Sub-ordinated loans, Liabilities against Assets subject to Finance Lease, deferred tax liabilities and other liabilities
Source: State Bank of Pakistan

حساس اثاثوں سے ملی کیونکہ بینکوں کے ڈپازٹس کی شرحوں نے بلند پالیسی ریٹس پر ردعمل ظاہر کیا(**شکل 3.5**)۔[4]

اسٹیٹ بینک کی راست جیسی ڈجیٹائزیشن سہولت کی ٹرانزیکشنوں کے حجم میں اضافے نے بھی 2023ء کے دوران ڈپازٹس کی نمو میں کردار ادا کیا۔ڈپازٹس جمع کرنے میں تیزی سے بحالی کا ایک سبب 2022ء میں قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب سے منسلک ٹیکس کاری پالیسی کے باعث اس میں ہونے والی 8.0 فیصد کی تھی۔[5] خصوصاً، 2022ء کی چوتھی سہ ماہی میں بینکوں نے بظاہر اپنے قرضوں اور ڈپازٹس کی سطح کا انتظام کرنے کے لیے اپنی ڈپازٹس جمع کرنے (خصوصاً غیر بینک مالی اداروں کے ڈپازٹس) کی رفتار کو سست کر دیا تھا، کیونکہ دباؤ کا شکار کلی مالی حالات کی وجہ سے نجی شعبے کی جانب سے بینکوں کے قرضوں کی طلب میں کمی آ گئی تھی۔ تاہم، ٹیکس پالیسی واپس لیے جانے کے بعد 2023ء میں بینکوں کی مالی اداروں (خصوصاً، غیر بینک مالی اداروں) کے ڈپازٹس میں 960.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ 2022ء کے دوران اس میں 662.4 ارب روپے کمی واقع ہوئی تھی (**شکل 3.6**)۔

شکل 3.6: ڈپازٹ جمع کرنے کے اجزائے ترکیبی

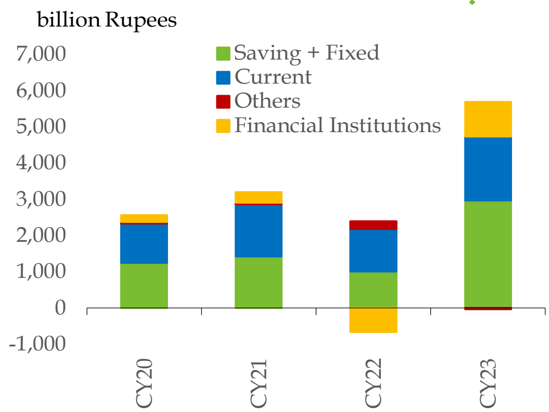

Source: State Bank of Pakistan

تاہم زیر جائزہ برس کے دوران اثاثوں کی بنیاد میں تیزی سے اضافے کے باعث دسمبر 2023ء تک مجموعی فنڈنگ میں ڈپازٹس کا حصہ کم ہو کر مجموعی واجبات کے 66.8 فیصد پر آ گیا، جو گذشتہ برس 69.6 فیصد تھا۔

2023ء کے دوران قرض گیری پر انحصار میں مزید اضافہ ہو گیا

کووڈ کی وبا کے بعد ڈپازٹس جمع کرنے کی شرح اثاثوں میں نمو سے کم رہی ہے جس کے نتیجے میں بینکوں سے قرض گیری پر انحصار بڑھ گیا ہے (**شکل 3.7**)۔ 2023ء کے دوران قرض گیری 48.8 فیصد بڑھ گئی اور فنڈنگ کی بنیاد میں اس کا حصہ بڑھ کر 26.8 فیصد (آخر 2022ء میں 23.3 فیصد) تک پہنچ گیا (**شکل 3.8**)۔ 2023ء میں اضافہ قرض گیری کا تقریباً 80 فیصد اسٹیٹ بینک سے حاصل کیا گیا، جو مرکزی بینک کی سیالیت پر بینکوں کے بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی کرتا ہے۔ قرض گیری کا بڑھتا ہوا حصہ سودی اخراجات بڑھانے میں کردار ادا کرتا ہے، کیونکہ بیشتر نئے قرضے مہنگی قلیل مدتی قرض گیری پر مشتمل ہوتے ہیں جبکہ ڈپازٹس فنڈنگ کا ایک قدرے باکفایت ذریعہ ہیں کیونکہ ڈپازٹس کا تقریباً ایک تہائی جاری کھاتے (غیر منافع بخش) کے زمرے میں ہے۔

4 مثلاً، آخر دسمبر 2023ء تک نئے ڈپازٹس پر بہ وزن اوسط ڈپازٹس کی شرح (علاوہ بین البینک اور صفر مارک اپ) بڑھ کر 19.0 فیصد ہو گئی جو آخر دسمبر 2022ء میں 14.4 فیصد تھی۔

5 فنانس ایکٹ 2021ء کے تحت بینکوں کی وفاقی حکومت کے تمسکات میں سرمایہ کاری سے منسوب آمدنی پر قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کے 40 فیصد، 40 تا 50 فیصد کے درمیان اور 50 فیصد سے زائد ہونے کی صورت میں بالترتیب 40 فیصد، 37.5 فیصد اور 35 فیصد کی شرحوں سے ٹیکس عائد کیا گیا۔ فنانس ایکٹ 2022ء میں ان شرحوں کو مزید بڑھا دیا گیا، یعنی ٹیکس سال 2023ء اور اس کے بعد قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کے ان سلیبس کے لیے ٹیکس کی شرحیں بالترتیب 55 فیصد، 49 فیصد اور 39 فیصد ہوں گی۔ ماخذ: ایف بی آر سرکلر نمبر 4(21)، آئی ٹی بجٹ/2022ء بتاریخ 21 جولائی 2022ء۔ تاہم، ٹیکس سال 2024ء کے لیے اس پالیسی کو واپس لے لیا گیا۔ ماخذ: ایس آر او 2023/(1)226۔

شکل 3.7: شعبۂ بینکاری کے مجموعی واجبات میں ڈپازٹس کا حصہ

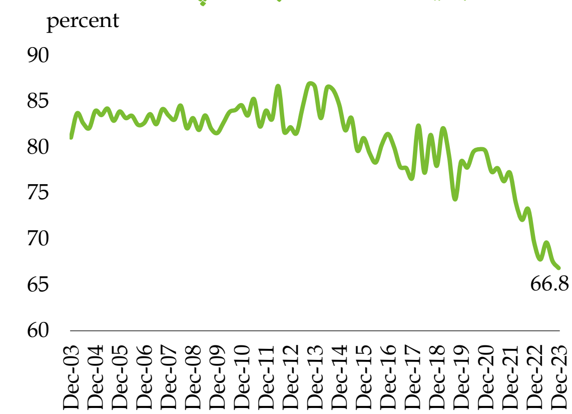

Source: State Bank of Pakistan

آمدنی بلند سطح پر رہی

بینکاری کے شعبے کا بعد از ٹیکس منافع 90.9 فیصد اضافے کے ساتھ 642.2 ارب روپے تک پہنچ گیا، جبکہ 2022ء کے مقابلے میں بیس لائن اظہاریوں میں بھی بہتری دیکھی گئی۔ اثاثوں پر بعد از ٹیکس منافع 2022ء کے 1.0 فیصد سے بڑھ کر 1.6 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ ایکویٹی پر بعد از ٹیکس منافع 2023ء میں بڑھ کر 27.1 فیصد ہو گیا جو گذشتہ برس 16.9 فیصد تھا۔

فیس اور زرمبادلہ آمدنی میں قابل ذکر توسیع ہوئی، تاہم حتمی بیلنس کے مجموعے کی نمو کو زیادہ اعانت خالص سودی/مارک اپ آمدنی سے ملی، کیونکہ سخت زری پالیسی کی آمدنی والے اثاثوں پر منتقلی کے نتیجے میں سودی اخراجات کے مقابلے میں سودی آمدنی میں زیادہ نمو ہوئی (**شکل 3.9**)۔

سودی آمدنی اور سودی اخراجات میں اضافے کے نرخ اور حجم کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرضوں، سرمایہ کاریوں اور ڈپازٹس پر شرح کے جز کا اثر حجم میں نمو کے مقابلے میں زیادہ نمایاں تھا۔ تاہم، جہاں تک قرض گیری کا تعلق ہے تو سودی اخراجات میں اضافے کا سبب خصوصاً 2023ء کی آخری دو سہ ماہیوں میں قرض گیری کا بلند حجم تھا۔

شکل 3.8: شعبۂ بینکاری کے مجموعی واجبات میں قرض گیری کا حصہ

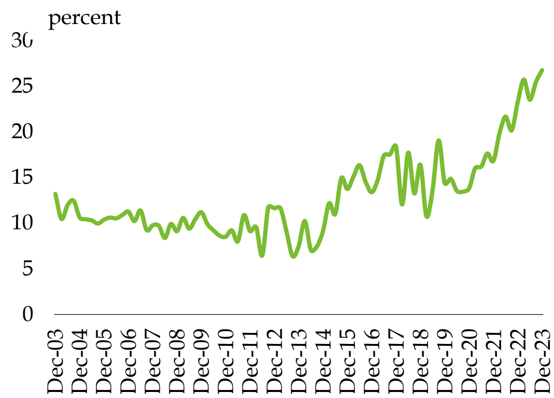

Source: State Bank of Pakistan

بینکاری شعبے کی بیلنس شیٹ میں سرمایہ کاریوں کے بڑھتے ہوئے حصے کے مطابق سرمایہ کاریوں سے سودی/مارک اپ آمدنی کے تناسب میں بھی مارچ 2019ء سے مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور سودی آمدنی میں اس کا حصہ بڑھ کر 64.1 فیصد تک پہنچ چکا ہے، جس سے آمدنی کے ارتکاز کی عکاسی ہوتی ہے۔

اخراجات کے لحاظ سے 2023ء کے دوران غیر سودی اخراجات میں 32.5 فیصد اضافہ ہوا، جو بلند مہنگائی کے ماحول میں بڑھتی ہوئی انتظامی لاگتوں اور برانچ نیٹ ورک میں توسیع سے ہم آہنگ ہے۔[6] غیر سودی اخراجات، جو بیشتر بینک کے انتظامی اخراجات پر مشتمل ہوتے ہیں، کا معیشت میں مجموعی مہنگائی سے مضبوط

شکل 3.9: بعد از ٹیکس منافع کے اجزائے ترکیبی

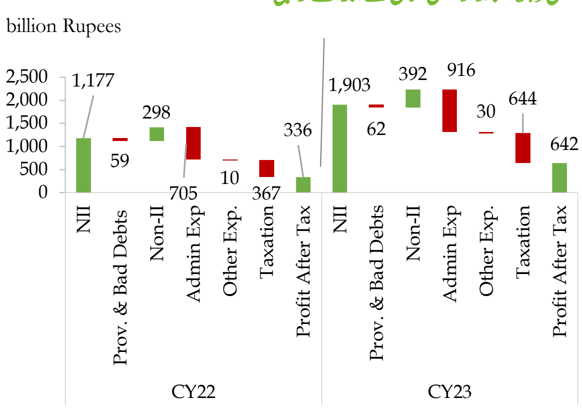

Source: State Bank of Pakistan

[6] 534 نئی برانچوں کے اضافے سے آخر 2023ء تک بینکوں کا نیٹ ورک بڑھ کر 16,867 برانچوں تک پہنچ گیا۔ ڈیٹا کا ماخذ: آر سی او اے، بینک دولت پاکستان۔

جدول 3.1: شعبۂ بینکاری کے بعد از ٹیکس ایکویٹی پر منافع کا توسیع شدہ ڈوپونٹ بریک اپ

	2021ء	2022ء	2023ء
ٹیکس کا اثر یعنی، پی اے ٹی / پی بی ٹی (الف)	0.59	0.48	0.50
آپریشنل کارکردگی یعنی پی بی ٹی / این آئی آئی	0.54	0.60	0.68
سودی مارجن یعنی این آئی آئی / سودی آمدنی (ج)	0.46	0.34	0.30
اثاثوں پر یافت یعنی سودی آمدنی / اثاثے (د)	0.07	0.10	0.16
لیوراجیہ یعنی اثاثے / ایکویٹی (ہ)	14.7	16.7	17.3
ایکویٹی پر منافع (و= الف x ب x ج x د x ہ)	**14.0 فیصد**	**16.9 فیصد**	**27.1 فیصد**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ربط ہوتا ہے۔[7] خام غیر فعال قرضوں میں تبدیلی کے لحاظ سے تموین کے اخراجات بڑھ گئے۔

مختلف پیمانوں سے حالیہ برسوں میں بینکاری کے شعبے میں بڑھتے ہوئے ٹیکسوں کے اثرات کا پتہ چلتا ہے

شعبۂ بینکاری کے ٹیکس اخراجات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، اگرچہ 2023ء میں انکم ٹیکس اخراجات بلحاظ قبل از ٹیکس منافع کے فیصد کے طور پر معمولی کی کے ساتھ 50.1 فیصد پر آ گئے جو 2022ء میں 52.1 فیصد تھے۔ ایکویٹی پر منافع کے ایک توسیع شدہ ڈوپونٹ تجزیے سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حالیہ برسوں کے دوران بینکاری کے شعبے کے ٹیکس اخراجات (بلحاظ قبل از ٹیکس آمدنی) میں اضافہ ہوا ہے (**جدول 3.1**)۔[8]

واضح رہے کہ مجموعی معاشی استحکام اور نمو میں اہمیت کا حامل ہونے کے باعث شعبۂ بینکاری کو قدرے سخت داخلے اور اخراج کی رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ کم از کم سرمائے کی شرائط اور فراستی ضوابط سمیت زیادہ نظم و نسق اور مالی رپورٹنگ جیسے تقاضوں کا سامنا ہے۔ بینکوں پر بلند ٹیکسوں کا ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس سے نادیدہ دھچکوں کے مقابلے میں مزید سرمایہ جاتی بفرز تشکیل دینے میں شعبے

شکل 3.10: پاکستان اسٹاک ایکسچینج پر فہرست شدہ فرموں کا شعبہ وار ایکویٹی پر منافع (418 فرمیں)

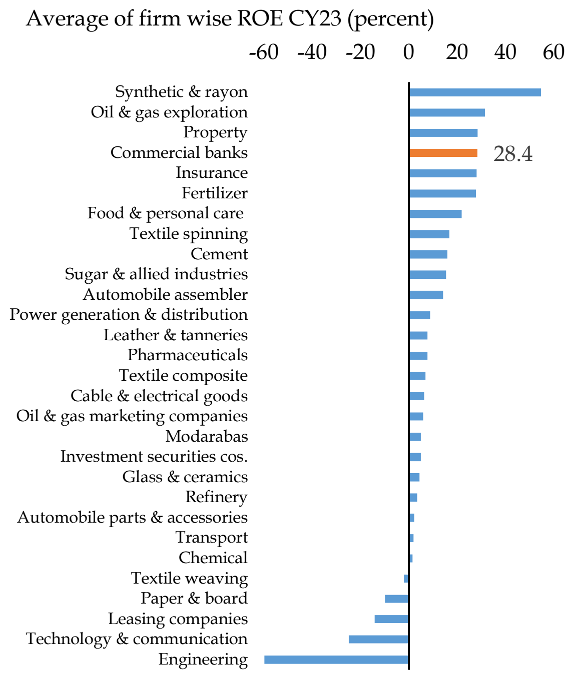

Source: Capital Stake

کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے، جو اس شعبے کی مالی مضبوطی اور اور معیشت کے مجموعی اقتصادی استحکام کے لیے ضروری ہوتی ہے۔ مزید بر آں، قدرے بلند ٹیکسوں سے سرمایہ جاتی سرمایہ کاریوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے جو کارکردگی اور مالی شمولیت کو بڑھانے کے لیے اہمیت کی حامل ہو سکتی ہیں۔

سال کے دوران مالی استحکام کو لاحق خطرات میں کمی آ گئی

بینکاری کے شعبے کے استحکام کا نقشہ،[9] جو مالی مضبوطی کے اہم اظہاریوں کا تجزیہ کرتا ہے، ظاہر کرتا ہے کہ 2023ء کا سال گزرنے کے ساتھ اثاثہ جاتی معیار،

[7] سال بسال صارف اشاریہ قیمت مہنگائی اور انتظامی اخراجات میں سال بسال تبدیلیوں کے درمیان غیر مشروط ارتباط کا عددی سر 0.89 ہے اور یہ شماریاتی لحاظ سے 5 فیصد کی معقول سطح پر ہے۔

[8] 2023ء میں خالص سودی / مارک اپ آمدنی 61.6 فیصد اضافے سے بڑھ کر 1.9 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی، جبکہ 2022ء میں یہ 1.2 ٹریلین روپے تھی۔

[9] بی ایس ایس ایم مالی اصابت کے اظہاریوں کی حالیہ مدت بمقابلہ ان کی تاریخی سطح کے لحاظ سے درجہ بندی کرتا ہے۔ یہ مختلف اظہاریوں کی پرسینٹائل درجہ بندی (1 تا 10 کے پیمانے سے)، اور ایک مخصوص سمت یعنی اثاثہ جاتی معیار میں ان اظہاریوں کے خلاصہ اسکور پر مشتمل ہوتا ہے۔ خلاصہ شماریات پر 10 کی قدر کے قریب درجہ بندی خطرات میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے لیکن ضروری نہیں کہ فوری استحکام کے خدشات لاحق ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خلاصہ شماریات تاریخی سیریز کی پرسینٹائل درجہ بندی پر مبنی ہوتی ہے اور سہ ماہی کے اصل اظہاریے ممکنہ طور پر اطمینان بخش سطح یا کم از کم ضوابطی شرط سے زائد ہو سکتے ہیں۔ بی ایس ایس ایم کا طریقہ کار درج ذیل پر مبنی ہے:
Dattels, P., McCaughrin, R., Miyajima, K., & Puig, J. (2010). "Can you map global financial stability?" IMF Working Papers, 1-42

آمدنی، کفایت سرمایہ، سیالیت اور ڈپازٹس سمیت مختلف شعبوں میں مالی استحکام کو لاحق خطرات میں کمی آگئی ہے (**شکل 3.11**)۔[10]

شکل 3.11: شعبۂ بینکاری کے استحکام کا نقشہ

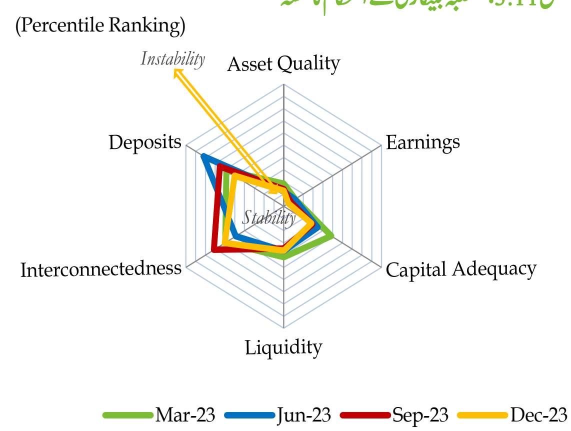

Source: State Bank of Pakistan

3.1 خطرۂ قرض

شعبۂ بینکاری کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں سے کسی قسم کے سنگین خطرات کی عکاسی نہیں ہوتی کیونکہ نادہندہ قرضوں کے موجودہ حجم کے لیے تموین کی کوریج کا تناسب 92.7 فیصد کی مناسب سطح پر ہے۔ اگرچہ غیر فعال قرضوں اور قرضوں کا تناسب بینکوں کے قرضہ جزدان بمقابلہ غیر فعال قرضوں میں معتدل نمو کے سبب 2023ء میں معمولی اضافے کے ساتھ بڑھ کر 7.6 فیصد (2022ء میں 7.3 فیصد) تک پہنچ گیا، تاہم خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب 0.6 فیصد کی سطح پر ہے جو گذشتہ دو دہائیوں کی پست ترین شرحوں میں سے ایک ہے (**شکل 3.12**)۔ خام غیر فعال قرضوں میں 2023ء میں 70.8 ارب روپے (یا 7.7 فیصد) کا اضافہ ہوا، جبکہ 2022ء میں یہ 63.8 ارب روپے بڑھے تھے، جس کا اہم سبب ملکی آپریشنز تھا۔[11]

شکل 3.12: شعبۂ بینکاری کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے

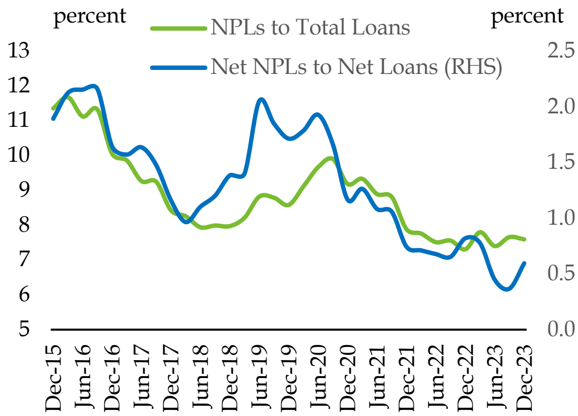

Source: State Bank of Pakistan

اگرچہ 2023ء کے دوران مخصوص تموین میں خام غیر فعال قرضوں کے مطابق اضافہ ہوا، تاہم عمومی تموین 35.1 ارب روپے تک بڑھ گئی، جو 2022ء میں 9.1 ارب روپے کے اضافے سے کہیں زیادہ ہے، اور اس سے یکم جنوری 2024ء سے بینکوں کی جانب سے آئی ایف آر ایس 9 کو اختیار کرنے کے ممکنہ اثرات کو کم رکھنے کی کوششوں کی عکاسی ہوتی ہے۔[12] آئی ایف آر ایس 9 کے نفاذ سے توقع ہے کہ بینکوں میں خطرے کے انتظام کے طریقوں کے ساتھ ساتھ ممکنہ اور ہونے والے نقصانات برداشت کرنے کے لیے ان کے مالی کشنز میں مزید مضبوطی آئے گی۔

شعبہ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ بینکوں کے قرضوں میں سب سے بڑا حصہ رکھنے کی وجہ سے 2023ء کے دوران غیر فعال قرضوں کو بڑھانے میں ٹیکسٹائل کے شعبے نے اہم کردار ادا کیا۔ ٹیکسٹائل کے علاوہ زرعی کاروبار، گاڑیوں اور افراد کے غیر فعال قرضے بھی بڑھ گئے۔ زرعی کاروبار کو کھاد جیسے خام مال، پیٹرولیم مصنوعات کی بلند لاگتوں، اور 2022ء اور 2023ء میں مون سون کے سیلاب کے مؤخر اثرات کا سامنا کرنا پڑا، جس نے قرض گیروں کے نقدر قوم کے بہاؤ میں

---

10 اگرچہ 2023ء کی تیسری سہ ماہی میں خصوصی عبوری واقعات کے سبب بینکاری شعبے کے مالی اداروں سے آپس میں روابط بڑھ گئے تھے، تاہم آخر 2023ء تک صورت حال بڑی حد تک معمول پر آگئی۔

11 ملکی اور بیرون ملک قرضہ جزدانوں کے خالص غیر فعال قرضوں میں 2023ء کے دوران بالترتیب 67.0 ارب روپے اور 3.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ اس کے مقابلے میں 2022ء میں یہ 8.4 ارب روپے اور 55.4 ارب روپے کی سطح پر تھے۔

12 آئی ایف آر ایس 9 قرضہ جاتی نقصان کے طرز فکر کے بجائے متوقع قرضہ جاتی نقصان کے طرز فکر کے مطابق مالی تمسکات (قرضوں اور سرمایہ کاریوں) پر تموین کا تقاضا کرتی ہے۔

کمی کر دی؛ گاڑیوں کے شعبے کی فروخت میں بھی کمی آگئی، جبکہ بلند مہنگائی افراد کی قوت خرید میں کمی کا باعث بنی (**شکل 3.13**)۔[13]

شکل 3.13: خام غیر فعال قرضوں میں شعبہ وار تبدیلی

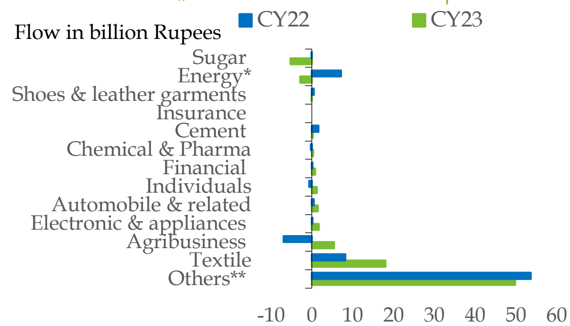

*Production and Transmission of Energy
**Others mainly include manufacturers of food products, paper & paper products, coke & refined petroleum products, basic metals, construction, wholesale & retail trade, and communication
Source: State Bank of Pakistan

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینکاری کے شعبے کے مجموعی خطرۂ قرض کے خاکے کی صورت حال اطمینان بخش ہے، جس کی عکاسی دباؤ کا شکار کلی معاشی ماحول کے باوجود غیر فعال قرضوں میں قدرے محدود اضافے سے ہوتی ہے۔ بینکوں کے قرضہ جزدان سے بھی قرض گیروں کی قرضہ جاتی ساکھ کے لحاظ سے بینکوں کے قدرے قدامت پسند طرز فکر کی عکاسی ہوتی ہے، کیونکہ جزدان کا بڑا حصہ بڑے قرض گیروں پر مشتمل ہے جو بہتر قرضہ جاتی ساکھ کے حامل ہیں اور کاروبار کا مستحکم ٹریک ریکارڈ رکھتے ہیں، مثلاً، کارپوریٹ اور کمرشل کریڈٹ جزدان کا 65 فیصد حصہ درجہ بند قرض گیروں کو دیا گیا ہے (**شکل 3.14**)۔ مزید برآں، درجہ بند انکشاف میں سے 45 فیصد کے خطرۂ قرض کا وزن 20 فیصد ہے، جس سے قرض گیروں کی قدرے بہتر قرضہ جاتی ساکھ کی عکاسی ہوتی ہے۔ یہ بڑے درجہ بندی کے حامل قرض گیر اپنی مالی ضروریات پوری کرنے کے لیے سرمایہ منڈی تک بھی رسائی حاصل کر سکتے ہیں، تاہم، سرمایہ منڈیوں کی محدود رسائی سمیت متعدد وجوہات کی بنا پر وہ بینکوں سے قرض لینے کو ترجیح دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ اسٹیٹ بینک کو مالی استحکام اور پائیدار معاشی نمو کے حصول کی خاطر ایک ترقی یافتہ سرمایہ منڈی کی اہمیت سے بخوبی واقف ہے۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک سرمایہ منڈی کی ترقی کے منصوبے اور روڈ میپ[14] پر عملدرآمد کے لیے سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) کے ساتھ اشتراک کر رہا ہے۔ اپنے ضوابطی نظام کے ذریعے بھی اسٹیٹ بینک کارپوریٹ نظم ونسق کے نظام کو فروغ اور سرمایہ منڈی کی فنڈنگ تک رسائی کے لیے فرموں کو ترغیبات دے رہا ہے۔[15]

شکل 3.14: بینکوں کا درجہ بند اور غیر درجہ بند انکشاف

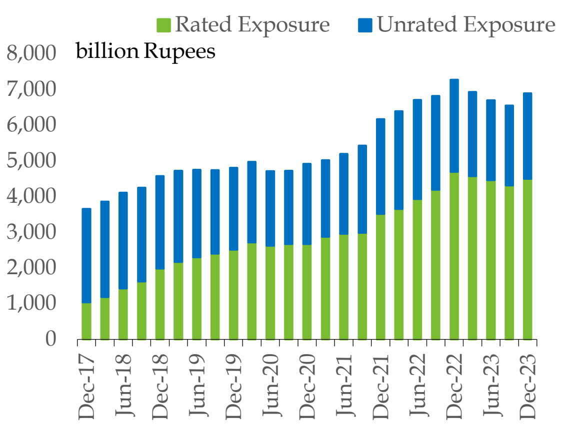

Source: State Bank of Pakistan

3.2 خطرۂ منڈی

آخر 2023ء تک خطرۂ منڈی کم از کم مطلوبہ ضوابطی سرمائے کے صرف 5.1 فیصد پر مبنی تھا۔ اس پست سرمایہ جاتی چارج کا سبب بینکاری کے شعبے کا زرمبادلہ

[13] 2023ء کے دوران کھاد کی اوسط تھوک اشاریہ قیمت میں 19.8 فیصد اضافہ ہوا، کیڑے مار ادویات کی تھوک اشاریہ قیمت میں 15.2 فیصد سال بسال اور ڈیزل آئل (زرعی خام مال) میں 22.8 فیصد مہنگائی ہوئی۔ 2022ء میں خام مال کے ان اجزا میں بالترتیب 54.8 فیصد، 4.9 فیصد اور 76.9 فیصد کی سال بسال تبدیلی ہوئی تھی۔

[14] ماخذ: سرمایہ منڈی کی ترقی کا منصوبہ اور نقشۂ راہ، 2020ء تا 2027ء، ایس ای سی پی۔

[15] مثلاً، اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ ضوابط کے مطابق بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی جانب سے کارپوریٹ شعبے کو قرض دینے کے لیے قرض گیر کے آڈٹ شدہ مالی گوشواروں کی شرط عائد کی گئی ہے۔ اسی طرح، بڑے غیر درجہ بندی والے قرض گیروں (3 ارب روپے سے زائد کے مجموعی انکشاف کے ساتھ) کو قرض دینے کے لیے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے بلند سرمایہ جاتی چارج شامل ہوتا ہے، اور اس طرح بڑے قرض گیروں کو ترغیب ملتی ہے کہ وہ خود کو درجہ بندی کا حامل بنائیں جو حصص، بانڈز اور صکوک کی شکل میں سرمایہ منڈی کے قرضوں تک رسائی کے لیے بھی ضروری ہے۔

اور ایکویٹی میں محدود انکشاف ہے۔ تاہم، حکومتی تمسکات میں بلند انکشاف، خطرۂ قرض کے تناظر میں صفر درجہ کے حامل، کے سبب زیر جائزہ برس کے دوران خطرۂ شرح سود میں اضافہ ہوگیا(**شکل 3.15**)۔

شکل 3.15: خطرۂ منڈی کا سرمایہ جاتی چارج

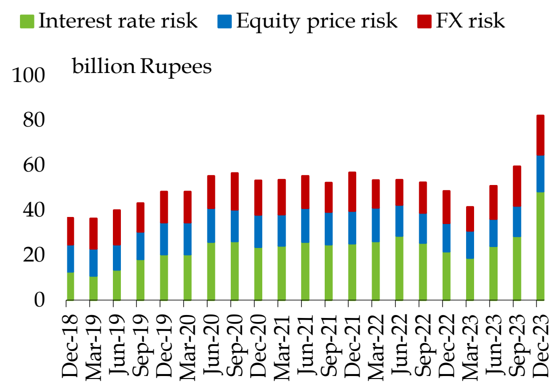

Source: State Bank of Pakistan

خصوصاً، 2023ء کے آخر تک حکومتی تمسکات میں بینکاری شعبے کی سرمایہ کاری اس کی اثاثہ جاتی بنیاد کے 53.0 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ مزید برآں، 2023ء میں ڈپازٹ جمع کرنے کی بلند سطح کے باوجود مالی اداروں سے قرض گیری پر بینکوں کے انحصار میں اضافہ ہوگیا اور یہ بڑھ کر اثاثوں کے 25.2 فیصد تک پہنچ گیا۔

بلند شرح سود کے باوجود بازقدر پیمائی کے نقصانات کم ہو گئے

حکومت کے تقریباً 90 فیصد تمسکات کو دستیاب برائے فروخت اور محفوظ برائے تجارت کے زمروں میں مختص کیا گیا۔ یہ دونوں زمرے شرح سود میں کسی بھی قسم کی تبدیلیوں میں باقاعدگی سے مارک ٹو مارکیٹ ردوبدل سے مشروط ہوتے ہیں تاکہ بینکوں کے ایکویٹی اور سرمایہ کشن میں ان تمسکات کی درست اور مناسب مالیت کو ظاہر کیا جاسکے۔

اسٹیٹ بینک نے 2023ء کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 600 بی پی ایس کا اضافہ کیا۔ لہٰذا، پاکستان باز قدر پیمائی کی شرحوں (پی کے آر وی) نے دستیاب برائے فروخت کے زمرے میں مختص حکومتی تمسکات پر باز قدر پیمائی نقصانات کے ذریعے بینکوں کو متاثر کیا۔ حکومتی تمسکات پر باز قدر پیمائی کا خسارہ آخر ستمبر 2023ء میں بڑھ کر 307.2 ارب روپے تک پہنچ گیا تھا، تاہم آخر دسمبر 2023ء میں گر کر 126.7 ارب روپے پر آ گیا۔ یہ بہتری 2023ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران خط یافت کی نیچے منتقلی کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاریوں کی مدت میں بتدریج کمی کے باعث آئی، جس کا نتیجہ 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں دستیاب برائے فروخت پر باز قدر پیمائی کے نقصانات میں کمی کی صورت میں برآمد ہوا۔ علاوہ ازیں، ملکی ایکویٹی مارکیٹ کی بحالی کا نتیجہ بھی حوالہ شدہ حصص پر باز قدر پیمائی فوائد کی صورت میں برآمد ہوا، جس نے آخر 2023ء تک تمسکات پر باز قدر پیمائی کے مجموعی خسارے کو کم کر کے 20.9 ارب روپے تک لانے میں کردار ادا کیا، جو آخر دسمبر 2022ء میں 242.2 ارب روپے تھا(**شکل 3.16**)۔

شکل 3.16: تمسکات پر باز قدر پیمائی کا فاضل

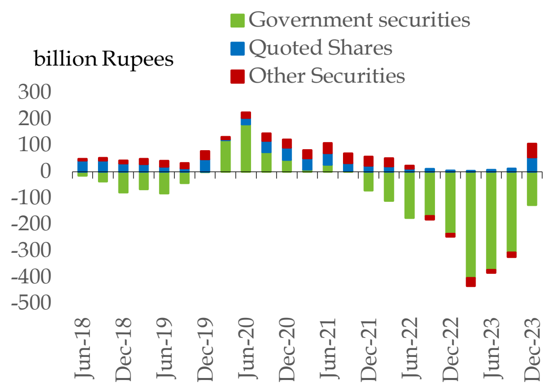

Source: State Bank of Pakistan

رواں شرح سیکوریٹیز پر انکشاف بڑھ گیا

بینکوں نے دستیاب برائے فروخت اور محفوظ برائے تجارت میں مختص اپنے حکومتی تمسکات میں رواں شرح کے جزدان کے مشترکہ حصے میں اضافہ کیا اور یہ آخر 2022ء کے 58.3 فیصد سے بڑھ کر آخر 2023ء میں 63.9 فیصد تک پہنچ گیا۔ دستیاب برائے فروخت زمرے کے رواں شرح تمسکات کی بہ وزن اوسط مدت 2.4 مہینے ہے، جبکہ محفوظ برائے تجارت زمرے کے تحت رواں شرح تمسکات کی مدت 1.1 مہینے ہے۔ سرمایہ کاری جزدان میں قلیل مدتی عرصیت/قیمتوں کے دوبارہ تعین کے بڑھتے ہوئے حصے سے بینکوں کو بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں باز قدر پیمائی کے نقصانات محدود کرنے میں مدد ملی۔

نرخ حساس اثاثوں اور واجبات کا فرق ایک اور ایسا ذریعہ ہے جو شرح سود میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کی صورت میں بینکوں کی مالی صحت پر اثرانداز ہوتا ہے۔ بینکاری کا شعبہ عرصیتوں کی مختلف بکٹس میں نرخ حساس اثاثوں اور واجبات کا مثبت فرق برقرار رکھنے میں کامیاب رہا۔ تاہم، بینکاری اثاثوں کی نمو کو تقویت دینے کے لیے بچت ڈپازٹس جمع کرنے اور قلیل مدتی قرض گیری کے سبب سہ ماہی بکٹ کا فرق دسمبر 2023ء (**شکل 3.17**) میں بڑھ گیا۔

شکل 3.17: نرخ حساس اثاثوں اور واجبات کا فرق، بلحاظ مجموعی اثاثوں کا فیصد

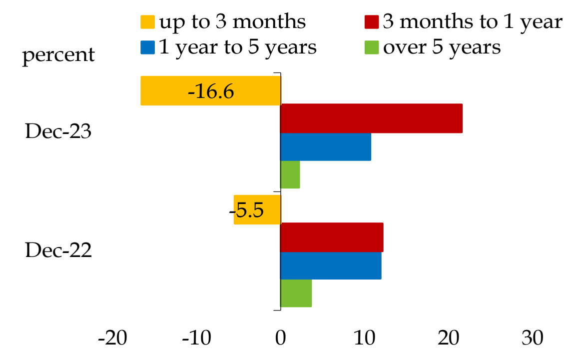

Source: State Bank of Pakistan

اس سے قطع نظر دباؤ کی جانچ کے تازہ ترین نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکاری کا شعبہ تمام عرصیتوں کے ساتھ خطیاً 300 بی پی ایس تک اوپر منتقلی، امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر کے 30 فیصد تک گرنے اور ایکویٹی میں 36.1 فیصد تک کمی (کے ایس ای 100 انڈیکس میں زیادہ سے زیادہ سہ ماہی کمی) جیسے خطرۂ منڈی کے مختلف عوامل سے متعلق شدید مفروضاتی دھچکوں کے مقابلے میں عمومی طور پر لچکدار رہا۔[16]

3.3 خطرۂ سیالیت

زیرِ تحویل حکومتی تمسکات میں خاصے اضافے کی بدولت بینکاری کے شعبے کی مالی سیالیت کا خاکہ 2023ء میں اطمینان بخش سطح پر رہا، جس کی عکاسی اس شعبے کے مالی اصابت کے اظہاریوں سے بھی ہوتی ہے (**شکل 3.18**)۔ اثاثہ جاتی آمیزے میں بلند حکومتی تمسکات سے بینکوں کو اپنی سیالیت کی ضروریات کا انتظام کرنے میں مدد ملی، کیونکہ ان تمسکات کی ایک خاصی معقول ترقی یافتہ ثانوی مارکیٹ موجود ہے۔

شکل 3.18: شعبۂ بینکاری کی سیالیت کے اظہاریے

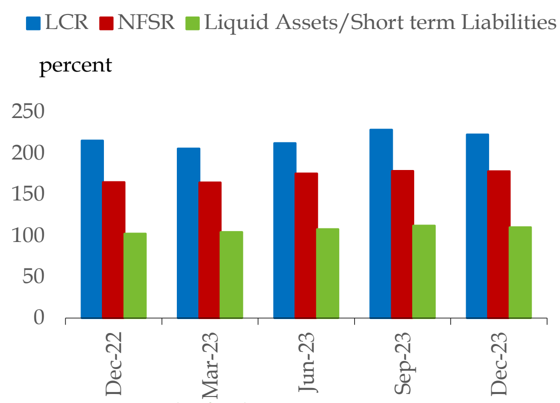

Source: State Bank of Pakistan

بینکاری کے شعبے نے متحرک انداز میں بینکوں کے مجموعی سیالیت کے خاکے کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرنے والے سیالیت کی کوریج کے تناسب (ایل سی آر) اور کم از کم 100 فیصد تک خالص مستحکم فنڈنگ تناسب جیسے بازل سوم کے معیارات جیسے ضوابطی تقاضوں کو پورا کیا۔ دسمبر 2023ء میں بینکوں کے شعبے کی سیالیت کی کوریج کا تناسب اور خالص مستحکم فنڈنگ تناسب بہتری کے ساتھ بالترتیب 223.0 فیصد اور 178.2 فیصد تک پہنچ گیا، جو آخر دسمبر 2022ء میں 215.5 فیصد اور 166.0 فیصد تھا، اور اس سے سیالیت کے اطمینان بخش خاکے کی عکاسی ہوتی ہے۔[17]

---

16 دباؤ کی جانچ (حساسیت کے تجزیے) کے نتائج اس لنک پر دستیاب ہیں: https://www.sbp.org.pk/ecodata/fsi/qc/2023/Dec.pdf

17 کم از کم سیالیت کی کوریج کے تناسب (ایل سی آر) سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ بینکوں کے پاس آئندہ 30 دنوں میں ان کے عرصیت مکمل کرنے والے واجبات کی کوریج کے لیے بلند معیار کے سیال اثاثے موجود ہیں۔ این ایس ایف آر جس کا ایک طویل مدتی تناظر ہوتا ہے، اس کے تحت ضروری ہے کہ بینکوں کے پاس مستحکم فنڈنگ دستیاب ہو جس سے ان کے کاروبار کی مستحکم فنڈنگ کی مطلوبہ ضروریات کے کم از کم 100 فیصد کا احاطہ کیا جاسکے۔ دستیاب مستحکم فنڈنگ بینک کے سرمائے اور واجبات کا ایک حصہ ہوتی ہے جو ادارے کے پاس ایک سال سے زائد مدت تک رہے گی، جبکہ مطلوبہ مستحکم فنڈنگ، مستحکم فنڈنگ کی وہ رقم ہوتی ہے جو اسے اثاثوں کی سیالیت کی خصوصیات اور بقایا عرصیتوں اور آف بیلنس شیٹ انکشافات سے ابھرنے والے ہنگامی سیالیت کے خطرات کے پیشِ نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ این ایس ایف آر کی تفصیلات اس لنک پر دستیاب ہیں: www.bis.org/fsi/fsisummaries/nsfr.htm

بیلنس شیٹ میں توسیع کے لیے فنڈنگ میں ہم آہنگ اضافہ درکار تھا۔ تاہم، ڈپازٹ میں ہونے والی نمو اثاثوں کی نمو کی رفتار سے ہم آہنگ نہیں ہوسکی، جس کی وجہ سے مالی اداروں خصوصاً مرکزی بینک سے قرض گیری ضروری ہوگئی تھی۔ خصوصاً، اسٹیٹ بینک کے بازار زر کے سودوں کے ادخالات پر بینکوں کا انحصار مستحکم رہا (**شکل 3.19**)۔ بینکوں کی روزمرہ سیالیت کی ضروریات کا انتظام کرنے میں بینکوں کو معاونت فراہم کرنے کے علاوہ بازار زر کے سودوں (او ایم او) کے ادخالات سے اسٹیٹ بینک کو شبینہ نرخوں کو پالیسی ریٹ کے قریب رکھنے میں مدد ملی۔

شکل 3.19: اسٹیٹ بینک کے بازار زر کے سودوں کے ادخالات اور انجذاب

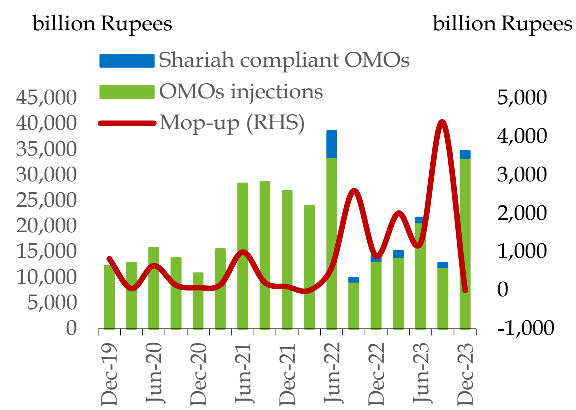

Source: State Bank of Pakistan

اسٹیٹ بینک کی اسٹینڈنگ سہولت (فلور) کا بلند استعمال قابل ذکر تھا، خصوصاً 2023ء کی تیسری سہ ماہی میں، جس سے بعض بینکوں کے پاس فاضل سیالیت کی عکاسی ہوتی ہے، جسے انہوں نے شرح سود کے متعلق اپنی توقعات کے مطابق قلیل مدت میں رکھنے کو ترجیح دی (**شکل 3.20**)۔ خصوصاً، 14 ستمبر 2023ء کے زری پالیسی جائزے سے قبل تیل کی عالمی قیمتوں میں ممکنہ اضافے اور ان کی ملکی قیمتوں پر منتقلی، اور 2023ء کی پچھلی دوسہ ماہیوں میں فاضل رہنے کے بعد جولائی 2023ء میں جاری کھاتے میں خسارے کے باعث مارکیٹ ممکنہ طور پر اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقع کررہی تھی۔[18]

اس سے قطع نظر، سیالیت کے مفروضاتی دھچکوں کی حساسیت کی دباؤ کی جانچ سے پتہ چلتا ہے کہ بیشتر بینکوں نے 5 ویں دن تک صارفی ڈپازٹس سے 10 فیصد رقوم نکلوائے جانے کو برداشت کیا؛ تاہم 50 فیصد تھوک ڈپازٹس نکلوائے جانے کے شدید مفروضاتی دھچکے کی صورت میں کچھ بینکوں کو پانچ دن کے بعد سیالیت کی مشکلات کا سامنا ہوسکتا ہے۔[19]

شکل 3.20: اسٹیٹ بینک کی اسٹینڈنگ سہولتوں کا استعمال

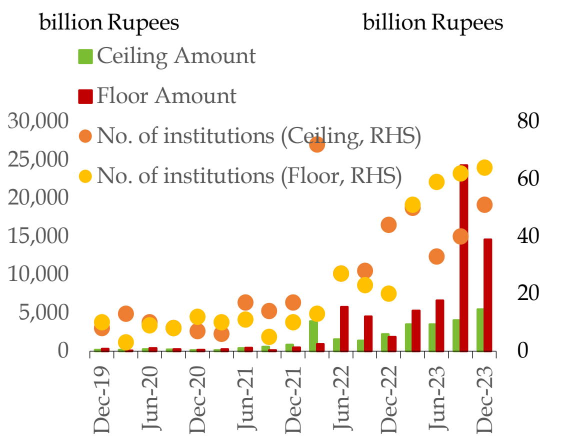

Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.21: آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثے

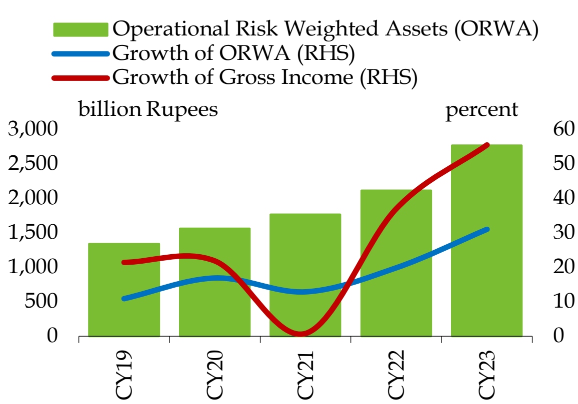

Source: State Bank of Pakistan

[18] یکم ستمبر 2023ء کو ملکی پیٹرول کی قیمت میں 14.9 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 18.4 روپے فی لیٹر کا اضافہ ہوا۔ ان قیمتوں میں 16 اگست 2023ء کو پیٹرول کی قیمت میں 17.5 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 20.0 روپے فی لیٹر کا اضافہ ہوا تھا۔

[19] https://www.sbp.org.pk/ecodata/fsi/qc/2023/Dec.pdf

3.4 آپریشنل خطرہ

آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں میں حالیہ برسوں کے دوران بتدریج اضافہ ہوتا رہا ہے، تاہم 2023ء (2021ء کی نسبت) میں آمدنیوں (خام آمدنی) کے دگنا ہونے کے سبب یہ تیزی سے بڑھے ہیں (**شکل 3.21**)۔ 2023ء (آخر 2022ء میں 17.0 فیصد) میں مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں اس کا حصہ بڑھ کر 19.9 فیصد ہو گیا، اور اب بھی اسے بینکاری شعبے کے مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں کے دوسرے بڑے جز کی حیثیت حاصل ہے۔[20]

شکل 3.22: شعبۂ بینکاری کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے

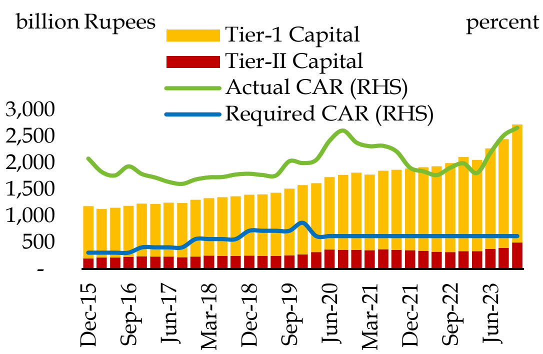

Source: State Bank of Pakistan

شعبۂ بینکاری کی رسائی اور لین دین کے حجم میں اضافے کے ساتھ فراہمی کے متبادل ذرائع کے استعمال اور ڈیجیٹائزیشن میں اضافے کے باعث بینکوں کے آپریشنز میں مختلف قسم کے آپریشنل اور دھوکہ دہی جیسے منسلک خطرات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے دھوکہ دہی کے ایسے خطرات زائل کرنے کے لیے ایک سازگار ضوابطی نظام فراہم کیا ہے؛ مزید برآں، مرکزی بینک بینکوں کے کنٹرولز کے نظاموں کی اثرانگیزی کی فعال انداز میں نگرانی کرتا ہے اور ڈپازٹرز اور مالی خدمات کے استعمال کنندگان کے تحفظ کی خاطر ایسے واقعات کو کم از کم رکھنے کی خاطر ان سے رابطے میں رہتا ہے۔ زیرِ جائزہ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے دھوکہ دہی کی جدید تکنیکوں کے خلاف کنٹرولز بہتر بنانے اور عوام کی آگاہی بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کیے (**تفصیلات کے لیے 2023ء میں اسٹیٹ بینک کی ضوابطی پیش رفتوں پر ضمیمہ الف ملاحظہ کیجیے**)۔

شکل 3.23: شعبۂ بینکاری کے ضوابطی سرمائے اور مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں نمو

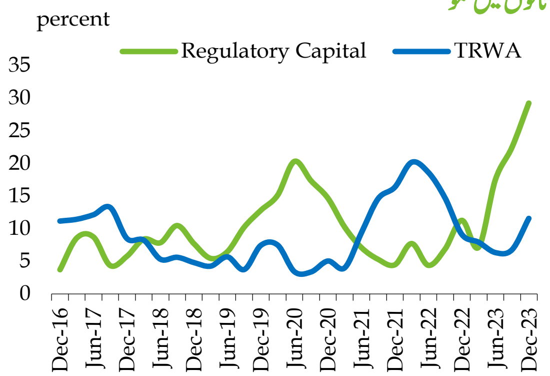

Source: State Bank of Pakistan

3.5 ادائیگی قرض کی صلاحیت

بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں بہتری آگئی کیونکہ شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) آخر دسمبر 2023ء تک بڑھ کر 19.7 فیصد تک پہنچ گئی، جو آخر دسمبر 2022ء میں 17.0 فیصد پر تھی۔ شرح کفایت سرمایہ میں اضافہ ضوابطی سرمائے میں بلند نمو کی بدولت ہوا جس نے مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں نمو کی رفتار کو پیچھے چھوڑ دیا۔ بلند منافع نے بینکوں کو آمدنی اپنے پاس رکھنے کے قابل بنایا جس سے سطحِ اول کا سرمایہ بڑھ گیا، جبکہ دستیاب برائے فروخت تمسکات پر باز قدرپیمائی فوائد کے سبب سطحِ دوم کا سرمایہ بھی بڑھ گیا (**شکل 3.22**)۔ خصوصاً، یہ فائدہ 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں حاصل ہوا، جب خطِ یافت اپنی آخر ستمبر 2023ء کی سطح سے نیچے منتقل ہو گیا (**تفصیلات کے لیے خطرۂ منڈی پر سیکشن ملاحظہ کیجیے**)۔

دوسری جانب مجموعی قرضوں میں کمزور توسیع خطرہ بہ وزن اثاثوں کی نمو میں کمی کا باعث بنی، جو مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں کا ایک اہم جز (آخر دسمبر 2023ء تک 73.0 فیصد) ہے اور اس نے ادائیگی قرض کی صلاحیت میں اہم کردار ادا کیا۔

[20] خام آمدنی بازل سوم کے معیارات کے بنیادی اظہاریہ طرز فکر کے تحت آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں کو اخذ کرنے کی بنیاد فراہم کرتی ہے اور پاکستان میں بیشتر بینک اسے استعمال کرتے ہیں۔ بنیادی اظہاریہ طرز فکر (بی آئی اے) کے تحت آپریشنل خطرے کے لیے سرمایہ جاتی چارج گذشتہ تین برسوں کے دوران بینک کی اوسط سالانہ خام آمدنی کا معین تناسب ہے۔

ضوابطی سرمائے کی بلند نمو مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں کی نمو سے زیادہ رہی، جس کی وجہ سے آخر 2023ء تک شرح کفایت سرمایہ بڑھ گئی (**شکل 3.23**)۔ شرح کفایت سرمایہ 11.5 فیصد اور 10.5 فیصد کے ملکی اور بین الاقوامی نشانیوں سے خاصی زائد تھی۔

شکل 3.24: حکومتی شعبے اور لیوراجیہ تناسب میں بینکوں کا اکتشاف

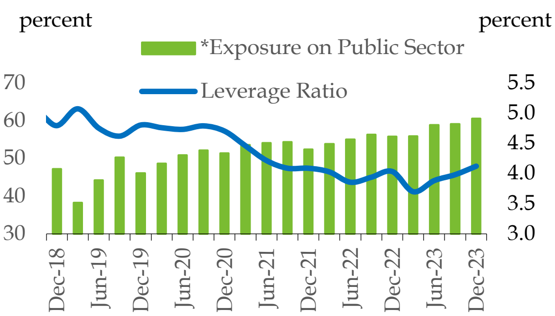

*Exposure to Public Sector = Investment in Government Securities + Public Sector Advances
Source: State Bank of Pakistan

گذشتہ چند برسوں کے دوران حکومتی تمسکات میں بینکاری کے شعبے کے اکتشاف میں خاصا اضافہ ہوا ہے جس پر خطرۂ قرض کے لیے سرمایہ چارج (خطرے کے صفر وزن کے باعث) کی ضرورت نہیں ہوتی اور خطرۂ منڈی کے لحاظ سے قدرے کم سرمایہ چارج درکار ہوتا ہے۔ سرمایہ کاری کی ایسی صورت حال میں بینکوں کی جانب سے اضافی لیوارجہ کے حصول کو روکنے کے لیے بازل معیارات کے تحت بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ کم از کم 3.0 فیصد لیوراجیہ کے تناسب کی مطلوبہ سطح برقرار رکھیں۔ یہ تناسب شرح کفایت سرمایہ کی مطلوبہ سطح کے لیے غیر خطرہ جاتی رکاوٹ کے طور پر کام کرتا ہے تاکہ خطرے کے اوزان اخذ کرنے میں کسی قسم کے مسائل کو حل کرنے کے ساتھ اضافی لیوراجیہ کے مسائل سے نمٹا جا سکے۔[21] گذشتہ چند برسوں کے دوران اثاثوں کی بنیاد اور اکتشاف، خصوصاً حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری میں اضافے کی وجہ سے پاکستان کے شعبۂ بینکاری کے لیوارجیہ کے تناسب میں کمی آچکی ہے، اور یہ آخر دسمبر 2018ء کے 4.8 فیصد سے گر کر آخر 2023ء میں 4.1 فیصد پر آگیا ہے (**شکل 3.24**)۔ تاہم، یہ تناسب اب بھی 3 فیصد کی کم از کم سطح سے کافی زیادہ ہے۔

اس سے قطع نظر حکومتی شعبے میں بینکوں کے قرضہ جاتی اکتشاف میں خاصے اضافے کے نجی شعبے کے قرضوں اور معاشی نمو کے ساتھ ساتھ بینکوں کی کارکردگی پر بھی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔[22] لہٰذا، ضرورت اس امر کی ہے کہ اخراجات کو عملیت پسند بناتے ہوئے مالیاتی صورت حال میں بہتری لائی جائے اور ٹیکس نیٹ کی توسیع کے ذریعے محصولات میں اضافے کے ساتھ متبادل ذرائع، جیسے مالیاتی ضروریات کی فنانسنگ کے لیے سرمایہ منڈی، سے استفادہ کیا جائے۔

جہاں تک بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو درپیش اہم خطرے یعنی خطرۂ قرض کا تعلق ہے تو آخر دسمبر 2023ء تک سرمایہ جاتی ضرر پذیری کا تناسب (خالص غیر فعال قرضے اور سرمایہ) 2.7 فیصد کی اطمینان بخش سطح پر تھا، جس سے اس کے موجودہ نادہندہ قرضہ جزدان سے شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو درپیش محدود خطرے کی عکاسی ہوتی ہے۔ دباؤ کی جانچ کے نتائج جن کا انعقاد اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے کرتا ہے، وہ بھی اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ بینکاری کے شعبے میں خطرے کے اہم عوامل (قرض، منڈی اور سیالیت کے خطرات) کے ساتھ ساتھ معاشی حالات میں شدید لیکن معقول مفروضاتی دھچکوں کے مجموعے کو سہنے کے لیے مناسب لچکداری موجود ہے (**تفصیلات کے لیے بینکاری شعبے کی لچکداری پر باب ملاحظہ فرمائیں**)۔

21 لیوراجیہ تناسب (ایل آر)، سرمائے کی سطح کے مقابلے میں بینکوں کے اکتشافات پر یہ غیر خطرہ جاتی رکاوٹ بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی نے 2014ء میں متعارف کرائی تھی۔ اس کی وضاحت ایل آر = سطح اول سرمایہ / مجموعی اکتشاف ہے۔ اکتشاف سے مراد نامیہ قدر پر آن اور آف بیلنس شیٹ اکتشافات ہیں، حکومتی اکتشافات کو کسی قسم کے خطرے کا کم وزن تفویض کیے بغیر۔

22 دیکھیے (i) احمد، جے۔ (2016ء)۔ پاکستان میں قرضے کی صورت حال: رسدی مشکلات یا طلب کے مسائل؟ ترقی پذیر معیشتیں 54(2), 139-161۔ (ii) Zaheer, S., Khaliq, F., & Rafiq, M. (2017)۔ کیا پاکستان میں حکومتی قرض گیری نجی شعبے کے قرضوں میں کمی کا باعث بنتی ہے۔ بینک دولت پاکستان، ورکنگ پیپر 83۔

باکس 3.1: اسلامی بینکاری ادارے: کارکردگی اور اصابت

2023ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں نے اپنی نمو کی رفتار کو برقرار رکھا۔ ڈپازٹس میں مضبوط نمو کے بل بوتے پر ان کے اثاثوں کی بنیاد میں 24.4 فیصد (1,765 ارب روپے) کا اضافہ ہوا۔ 2023ء کے دوران اثاثوں کی نمو میں اہم کردار سرمایہ کاریوں نے ادا کیا، جبکہ قرضوں کی نمو سست ہو کر 7.1 فیصد پر آگئی، تاہم پھر بھی یہ سطح ان کے روایتی ہم منصبوں کے قرضوں کی نمو سے بلند تھی (**جدول 3.1.1**)۔

اسلامی بینکاری اداروں کی سرمایہ کاریوں میں اضافے کا محرک حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک تھے، جنہوں نے آخر 2023ء تک اثاثوں کی بنیاد میں سرمایہ کاریوں کے حصے کو بڑھا کر 47.1 فیصد کر دیا۔ گذشتہ چار برسوں (2020ء تا 2023ء) کے دوران حکومتی تمسکات میں شریعت سے ہم آہنگ سرمایہ کاریوں میں دوہندسی نمو درج کی گئی ہے، کیونکہ حکومت نے اپنی بڑھتی ہوئی مالیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے شریعت سے ہم آہنگ تمسکات (صکوک) جاری کیے۔ یہ صورت حال ملک میں صکوک مارکیٹ کی ترقی اور حکومت کے قرضہ جاتی آلات کو متنوع بنانے میں معاون ثابت ہوئی ہے۔ مزید برآں، اسلامی بینکاری اداروں کی بیلنس شیٹ پر صکوک کے بڑھتے ہوئے حصے نے بھی انہیں اپنی سیالیت کا انتظام کرنے میں سہولت دی۔

چونکہ بلند قرض گیری اور حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کے بل بوتے پر روایتی بینکوں کے اثاثوں کی بنیاد میں مضبوط نمو ہوئی ہے، اس لیے آخر 2023ء تک مجموعی بینکاری شعبے کے اثاثوں کی بنیاد میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ معمولی کمی کے ساتھ 19.4 فیصد (آخر 2022ء میں 20.2 فیصد) پر آگیا ہے۔ تاہم مجموعی ڈپازٹس میں ان کا حصہ آخر 2023ء تک بڑھ کر 23.2 فیصد تک پہنچ گیا جو دسمبر 2022ء میں 22.0 فیصد تھا، اس کا سبب اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے 2023ء کے دوران ڈپازٹس جمع کرنے کی بلند سطح تھی، جو روایتی ہم منصبوں کے ڈپازٹس کی نمو سے زائد رہی (**شکل 3.1.1**)۔

جدول 3.1.1: اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی

	اسلامی بینکاری ادارے			روایتی بینک		
	2021ء	2022ء	2023ء	2021ء	2022ء	2023ء
ارب روپے						
مجموعی اثاثے	5,577	7,229	8,994	24,482	28,567	37,369
سرمایہ کاریاں۔ خالص	1,852	3,051	4,235	12,703	15,349	21,784
قرضے۔ خالص	2,597	3,113	3,335	7,523	8,705	8,843
ڈپازٹس	4,211	5,161	6,749	17,509	18,301	22,379
قرض گیری	671	1,115	872	4,067	6,730	10,801
سال بسال تبدیلی (فیصد)						
مجموعی اثاثے	30.6	29.6	24.4	17.4	16.7	30.8
سرمایہ کاریاں۔ خالص	46.8	64.8	38.8	19.0	20.8	41.9
قرضے۔ خالص	38.1	19.9	7.1	17.4	15.7	1.6
ڈپازٹس	24.2	22.6	30.8	15.7	4.5	22.3
قرض گیری	91.3	66.1	-21.8	41.9	65.5	60.5
مجموعی اثاثوں میں حصہ (فیصد)						
سرمایہ کاری۔ خالص	33.2	42.2	47.1	51.9	53.7	58.3
قرضے۔ خالص	46.6	43.1	37.1	30.7	30.5	23.7
ڈپازٹس	75.5	71.4	75.0	71.5	64.1	59.9
قرض گیری	12.0	15.4	9.7	16.6	23.6	28.9
ایف ڈی آر / اے ڈی آر (فیصد)*	61.7	60.3	49.4	43.0	47.6	39.5

* ایف ڈی آر = قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب اور اے ڈی آر = قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 3.1.1: شعبۂ بینکاری کے اثاثوں اور ڈپازٹس میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ

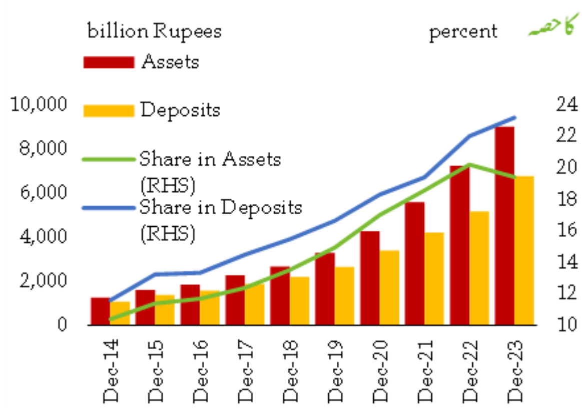

Source: State Bank of Pakistan

شعبۂ بینکاری کے مجموعی رجحان کے مطابق قرضوں کی کمزور طلب، سست معاشی سرگرمی اور سخت مالی حالات اسلامی بینکاری اداروں کے قرضوں میں کمی کا باعث بنے۔ 2023ء کے دوران قرضوں میں 222.0 ارب روپے کی خاصی کم نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس ان میں 515.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ قرضوں کے اضافے میں اہم کردار زرعی کاروباری اداروں، ٹیکسٹائل، کیمیکلز، چینی وغیرہ جیسے شعبے کو نجی قرضوں کی فراہمی نے ادا کیا۔ تاہم اجناس کی خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی جانب سے قرضوں کی خالص واپسی 2023ء کے دوران قرضوں میں مجموعی اضافے میں کمی کا باعث بنی۔

فنڈنگ کے لحاظ سے 2023ء کے دوران ڈپازٹس میں مضبوط نمو ہوئی۔ قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب سے منسلک ٹیکس پالیسی کے خاتمے کے علاوہ ایک بینک کی مکمل طور پر اسلامی بینک میں منتقلی نے ممکنہ طور پر 2023ء میں مضبوط نمو کو تقویت دی۔ لہٰذا، سال کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کے قرض گیری پر انحصار میں کمی واقع ہوئی، اور 2023ء میں یہ کم ہو کر 242.6 ارب روپے پر آگیا، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس 443.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ مضاربہ پر مبنی بازار زر کے سودوں کے ادخالات کے

اوسط حجم میں کمی (گذشتہ برس کے 132.8 ارب روپے کے مقابلے میں 2023ء میں 64.7 ارب روپے کی سطح پر) سے بھی زیر جائزہ سال میں اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے مرکزی بینک کی مالی سیالیت کی سہولتوں پر کم انحصار کی عکاسی ہوتی ہے۔

قرضوں کے مقابلے میں ڈپازٹس میں تیزی سے نمو کے سبب قرضوں اور ڈپازٹس (ایف ڈی آر) کا تناسب آخر دسمبر 2023ء تک کم ہو کر 49.4 فیصد پر آگیا، اگرچہ یہ تناسب روایتی بینکوں کے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب سے بلند سطح پر ہے (**جدول 3.1.1**)۔

اسلامی بینکاری اداروں نے اپنی اصابت کو برقرار رکھا

اپنی مضبوط مالی پوزیشن کو برقرار رکھتے ہوئے اسلامی بینکاری اداروں نے شعبۂ بینکاری کے مجموعی استحکام میں کردار ادا کیا۔ غیر فعال قرضوں اور مجموعی خام قرضوں کا تناسب بڑھ کر 3.8 فیصد تک پہنچ گیا، تاہم تموین کی 91.5 فیصد کوریج اور خالص غیر فعال قرضوں کے تناسب کے قابو میں رہنے کی وجہ سے بحیثیت مجموعی اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے اطمینان بخش سطح پر رہے۔

اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع جیسے آمدنی کے اظہاریوں میں خاصی بہتری دیکھی گئی، کیونکہ 2023ء میں بعد از ٹیکس منافع دگنا ہو کر 225.4 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ آمدنی کو اہم تقویت بلند نشانیہ شرح کے ماحول میں خالص منافع آمدنی سے ملی، جبکہ فیس جیسی غیر مارک اپ آمدنی نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ 2023ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں نے مجموعی بینکاری شعبے کے بعد از ٹیکس منافع میں 35 فیصد حصہ ڈالا، جو مجموعی بینکاری کے شعبے میں ان کے مارکیٹ کے حصے سے کافی زیادہ ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کی سیالیت کے خاکے میں بہتری کا سبب صکوک میں سرمایہ کاریاں اور قلیل مدتی قرض گیری تھی۔

2023ء میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کے شرح کفایت سرمایہ جیسے اظہاریے بہتری کے ساتھ 20.7 فیصد تک پہنچ گئے، کیونکہ بلند آمدنی سطح اول کے سرمائے میں اضافے کا باعث بنی۔ شرح کفایت سرمایہ جو بیشتر سطح اول کے سرمائے پر مشتمل ہوتی ہے، وہ نہ صرف 11.5 فیصد کے کم از کم ضوابطی مطلوبہ سطح بلکہ بینکاری شعبے کی مجموعی شرح کفایت سرمایہ سے بھی بلند رہی (**جدول 3.1.2**)۔

شکل 3.1.2: اسلامی بینکاری اداروں کے شعبہ وار نجی قرضوں (ملکی) کا بہاؤ

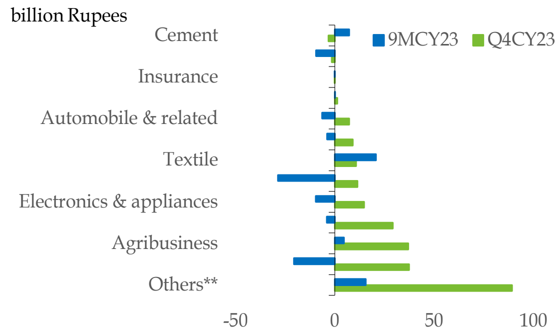

*Production and Transmission of Energy
**Others mainly include manufacturers of food products, paper & paper products, coke & refined petroleum products, basic metals, construction, wholesale & retail trade, and communication
Source: State Bank of Pakistan

جدول 3.1.2: اسلامی بینکاری اداروں کی مالی اصابت کے اظہاریے

فیصد			
	دسمبر 21ء	دسمبر 22ء	دسمبر 23ء
اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے			
این پی ایف اور مجموعی قرضے	2.7	2.6	3.8
این پی ایف کے لیے تموین	90.8	96.1	91.5
خالص این ایف پی اور خالص قرضے	0.3	0.1	0.3
خالص این پی ایف اور سرمایہ	2.1	0.8	1.7
آمدنی			
اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	2.0	2.9	4.9
اثاثوں پر منافع بعد از ٹیکس	1.3	1.7	2.8
ایکویٹی پر منافع قبل از ٹیکس	32.6	51.4	75.5
ایکویٹی پر منافع بعد از ٹیکس	21.4	30.5	43.2
سیالیت			
سیال اثاثے اور مجموعی	33.2	41.6	49.1
سیال اثاثے اور مجموعی ڈپازٹس	44.0	58.2	65.4
سیال اثاثے / قلیل مدتی واجبات	74.9	88.6	112.1
قرضے اور ڈپازٹس	61.7	60.3	49.4
صارفی ڈپازٹس اور مجموعی قرضے	145.6	149.5	177.1
سرمایہ			
مجموعی سرمایہ اور مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثے	16.0	17.8	20.7
سطح اول کا سرمایہ اور مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثے	12.8	15.0	17.3
سرمایہ اور مجموعی اثاثے	5.7	5.9	7.3

ماخذ: بینک دولت پاکستان

4

شعبۂ بینکاری کی لچکداری

اس تجزیے میں استعمال ہونے والا دباؤ کا منظرنامہ معاشی اور مالی حالات کی پیش گوئی نہیں ہے۔ یہ تجزیہ ایک فرضی ، قابل فہم غیر متوقع خطرے کے تعین پر مبنی ہے جسے معاشی حالات میں فرضی بگاڑ کے حالات میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری کو جانچنے کے لیے خصوصی طور پر وضع کیا گیا ہے۔ بیس لائن منظرنامے اور دباؤ کے منظرناموں کے تحت شعبۂ بینکاری کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مشکلات سے دوچار ہونے کے باوجود تین سال کی مدت کے دوران ملکی ضوابطی نشانیے سے خاصی زائد رہتی ہے۔نظامیاتی لحاظ سے اہم بینکوں کی سرمایہ جاتی بفرز خاصی بلند سطح پر ہیں اور توقع ہے کہ وہ تجزیے کی مدت میں مفروضہ دھچکوں کو برداشت سکتے ہیں۔ اسی طرح امید ہے کہ درمیانے اور چھوٹے حجم کے بینک بھی دھچکوں کے مقابلے میں لچکدار رہیں گے۔ تاہم بیس لائن منظرنامے کے تحت قرضوں کی نمو پست لیکن مثبت رہی ہے۔ دباؤ کے منظرنامے میں قرضوں کی نمو کم رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے ، حتیٰ کہ ان میں منفی نمو کو درج کیا گیا ہے۔ اجناس کی عالمی منڈیوں اور کلی مالی حالات کے بارے میں پائی جانےوالی بے یقینی کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مسلسل ابھرتی ہوئی صورت حال پر کڑی نظر رکھی ہوئی ہے اور مالی استحکام کی حفاظت کے لیے درکار تمام اقدامات کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

4 شعبۂ بینکاری کی لچکداری

4.1 عمومی جائزہ اور منظر نامے کا ڈیزائن

زیرِ ضابطہ کاری اداروں کی لچکداری کی پیمائش کے لیے اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے میعادی دباؤ کی جانچ[1] کی سیریز منعقد کرتا ہے، جس میں بیرونی فریقوں کے لیے دباؤ کی جامع سالانہ جانچ[2] (ایم ایس ٹی) کی مشق بھی شامل ہوتی ہے۔ دباؤ کی جامع جانچ کے تحت بیس لائن اور دباؤ کے منظر ناموں میں بینک کی ادائیگیٔ قرض کی صلاحیت پر قرض، مارکیٹ اور آپریشنل خطرات کے اثرات کی پیمائش کی جاتی ہے۔ دباؤ کی جامع جانچ کی مشق کی پیش گوئی کی مدت تین برس ہے۔

جامع دباؤ کی جانچ دو مفروضاتی منظر ناموں پر مشتمل ہوتی ہے جن میں بیس لائن یا معمول کا کاروبار (ایس صفر) اور دباؤ (ایس 1) شامل ہیں۔ پیش گوئی کی مدت 2024ء کی پہلی سہ ماہی تا 2026ء کی چوتھی سہ ماہی تک محیط ہے۔ ایک متحرک بیلنس شیٹ فرض کی گئی ہے جس میں مفروضاتی منظر ناموں کے تحت کلی مالی خطرے کے عوامل کے محرکات کی بنیاد پر قرضوں اور ان کی نادہندگی کی شرحوں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ جبکہ، ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لیے قرض گاری جزدان اور غیر فعال قرضوں (این پی ایلز) کی تخمین شدہ سمتوں کو ضوابطی سرمایہ اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تخمینہ لگانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ خصوصاً ضوابطی سرمایہ اور خطرہ بہ وزن اثاثے قرضوں، مارکیٹ اور آپریشنل خطرات سے متاثر ہوتے ہیں۔ ویکٹر آٹو ریگریسو (وی اے آر) ماڈلز کے مجموعے کو استعمال کرتے ہوئے پیش گوئیاں حاصل کی جاتی ہیں۔ نظام کی سطح کی جانچ کے علاوہ بین شعبہ جاتی تنوع کو بھی سائز یعنی چھوٹے، درمیانے اور بڑے بینکوں کے لحاظ سے بینکاری کے شعبے کے مختلف اجزا کے لیے معلوم کیا جاتا ہے۔

4.2 بیس لائن منظر نامہ (ایس صفر)

2023ء کی پہلی ششماہی میں طویل مدتی ساختی کمزوریوں کے ساتھ ملک کے خطرے کے پریمیم اور اقتصادی عاملین کے احساسات کو لگنے والے دھچکوں کا امتزاج دشوار کلی معاشی ماحول پر منتج ہوتا ہے۔ ان دھچکوں کا محرک بننے والے عوامل میں سیاسی بے یقینی کی بلند سطح اور ایک ایسے وقت میں آئی ایم ایف کے استحکام پروگرام کا تعطل ہے، جب زرمبادلہ کے ذخائر نچلی سطح پر ہوں۔ 2022ء کی تیسری سہ ماہی میں آنے والے سیلاب کے مؤخر اثرات اور ناکافی مالیاتی یکجاتی بھی مہنگائی کو بڑھانے میں کردار ادا کرتی ہے۔[3] مذکورہ چیلنجوں کے نتیجے میں ملکی معیشت کو مہنگائی اور کرنسی کی قدر گرنے کی تاریخی لحاظ سے بلند سطح جیسے مسائل کے ساتھ حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں تیزی سے کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[4]

تاہم 2023ء کی دوسری ششماہی میں معاشی ماحول میں بہتری آجاتی ہے۔ بیرونی شعبے کی مثبت پیش رفتوں میں آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی، ملک کے خطرے کے پریمیم میں خاصی کمی، جاری کھاتے میں سالانہ بنیادوں پر فاضل، زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری اور مستحکم شرح مبادلہ شامل ہیں۔ حقیقی شعبے کی پیش رفتوں میں کاروباری اعتماد میں بہتری، بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ میں بحالی کی علامات اور مہنگائی میں کمی شامل ہیں۔ اس پس منظر میں بیس لائن منظر نامے ایس صفر کو عالمی اور ملکی خطرے کے عوامل سے متعلق تین اہم مفروضات کے گرد تشکیل دیا گیا ہے۔

---

[1] اسٹیٹ بینک مختلف طرز فکر کا اطلاق کرتا ہے یعنی اوپر نیچے، نیچے اوپر؛ مختلف طریقے جیسے حساسیت اور کلی دباؤ کی جانچ اور ماڈل کا مجموعہ۔ اس وقت اسٹیٹ بینک دباؤ کی جانچ کے رہنما اصولوں کے متعلق ایف ایس ڈی کے سرکلر نمبر 01 برائے 2020ء کے تحت وضع کیے ہوئے دباؤ کی جانچ کے نظام پر عملدرآمد کرتا ہے۔

[2] ایم ایس ٹی کو خطرے کے تجزیے کا ایک اہم آلہ سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس سے مستقبل بین انداز میں نقصان دہ کلی معاشی پیش رفتوں کے حالات میں مالی اداروں کی دھچکے جذب کرنے کی صلاحیت کی پیمائش کی جاتی ہے۔

[3] باب 1 میں 2023ء کے دوران عالمی اور ملکی پیش رفتوں کا مختصر احوال بیان کیا گیا ہے۔

[4] حقیقی جی ڈی پی کی نمو مالی سال 22ء کے 6.2 فیصد سے گر کر مالی سال 23ء میں 0.2- فیصد پر آگئی۔ 2023ء کے دوران سال بسال مہنگائی اور قدر میں کمی بالترتیب 29.7 فیصد اور 19.7 فیصد رہی۔

نئی حکومت کثیر فریقی فنانسنگ بحال کرنے اور مستحکم پالیسی ماحول میں معاشی اصلاحات کرنے کے قابل ہو جائے گی---

اول، ایس صفر میں فرض کیا گیا ہے کہ نیا حکومتی اتحاد استحکام لائے گا جو آئی ایم ایف کے نئے پروگرام کے تحت کثیر فریقی فنانسنگ کا تسلسل یقینی بنانے میں معاون ثابت ہو گا، جس کا دارومدار کسی حد تک مالیاتی اور ریاستی ملکیت کی انٹرپرائزز کے شعبوں میں معاشی اصلاحات کے نفاذ پر ہے۔ مزید برآں، ملکی استحکام کی موجودگی کے ساتھ کثیر فریقی قرضوں کی دستیابی سے احساسات میں بہتری آئے گی، ملکی کرنسی مستحکم ہو گی اور بتدریج معاشی بحالی کی راہ ہموار ہو سکے گی۔ تاہم مفروضہ کثیر فریقی فنڈنگ کے انتظامات کے تحت مالیاتی نظم و ضبط اور جاری مہنگائی کے ماحول میں محتاط زری پالیسی کے سبب جی ڈی پی کی نمو میں تیزی سے بحالی کا امکان نہیں ہے۔

مالیاتی یکجائی کے اقدامات کے سبب سرکاری قرضے قابو میں اور شرح مبادلہ مستحکم رہے گی---

دوسرا، منظرنامے میں فرض کیا گیا ہے کہ آئی ایم ایف کے نئے پروگرام کے تحت مالیاتی یکجائی کے اقدامات کے نفاذ کی وجہ سے مالیاتی خسارہ قابلِ انتظام رہے گا۔ دوسری جانب، کثیر فریقی رقوم کی آمد کی بحالی سے اعتماد بڑھنے، خطرے کے پریمیم میں کمی اور شرح مبادلہ کے مستحکم رہنے کا امکان ہے۔ ان دونوں مفروضات کی بنیاد پر سرکاری قرضہ جس میں 28.4 فیصد اضافہ ہوا، اس کے قابو میں رہنے کی توقع ہے۔ تاہم، گردشی قرضے میں اضافے کو قابو میں رکھنے کے لیے گردشی قرضے کے انتظام کے منصوبے برائے مالی سال 24ء کے تحت توانائی کے ٹیرف اور بجلی کے زراعانت پر نظر ثانی کے ساتھ دیگر مالیاتی اقدامات سے قیمتوں پر اضافے کا دباؤ فرض کیا گیا ہے۔

اجناس کی عالمی قیمتوں کے بڑی حد تک مستحکم رہنے کی توقع ہے---

آخر میں، غذا اور توانائی کی عالمی قیمتیں جو وبا کے بعد معاشی بحالی کے حالات میں روس یوکرین تنازع کے باعث بڑھ گئی تھیں، 2023ء میں خاصی کمی کے بعد مستحکم سطح پر آ گئیں۔ عالمی پیش گوئیوں اور تیل کے مستقبل کے معاہدوں کے بعد منظرناموں میں فرض کیا گیا ہے کہ 2025ء میں معمولی کمی سے قبل تیل کی قیمتیں 2024ء میں مستحکم رہیں گی۔ جہاں تک غذا کا تعلق ہے تو اس کی رسد کے سازگار حالات کا نتیجہ عالمی غذائی قیمت کے اشاریے میں تقریباً 5 فیصد کمی پر منتج ہو سکتا ہے۔[5]

بیس لائن منظرنامے میں دو دیگر عوامل کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ پہلا، عالمی حدت کے مقابلے میں پاکستان کی ضرر پذیری کے پیش نظر معتدل پیمانے کے ماحولیات سے متعلق واقعات پیش گوئی کی مدت کے دوران معاشی نقصانات پر منتج ہو سکتے ہیں۔[6] منظرنامے میں فرض کیا گیا ہے کہ اوسط سطح کا سیلاب معاشی سرگرمی پر کسی حد تک اثرانداز ہو کر غذائی مہنگائی میں اضافے کے عارضی وقفوں کا باعث بن سکتا ہے۔ دوسرا، عالمی جغرافیائی اور معاشی تقسیم اور اس کے نتیجے میں عالمی تجارت اور پیداواریت میں سست رفتاری کے نتیجے میں امکان ہے کہ ملکی معیشت کو بیرونی رقوم کے بہاؤ پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

نتیجتاً، نمو میں بتدریج بحالی فرض کی گئی ہے، جبکہ مہنگائی کا دباؤ ممکنہ طور پر مستحکم لیکن یکجائی پر مبنی پالیسی ماحول میں کم ہونے کا امکان ہے---

اس تناظر میں، ایس صفر میں مالی سال 24ء میں جی ڈی پی میں تقریباً 2.5 فیصد اور مالی سال 25ء میں 2.8 فیصد نمو فرض کی گئی ہے۔ تاہم عالمی اور ملکی معاشی ماحول میں مفروضہ مثبت پیش رفتوں کے باعث مالی سال 26ء کے دوران جی ڈی پی کی نمو میں 4.0 فیصد اضافہ متوقع ہے (**شکل 4.1**)۔ مزید برآں، سال بسال اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی مالی سال 24ء اور مالی سال 25ء میں بالترتیب 25.1

[5] عالمی بینک اجناس کی منڈیوں کے امکانات اپریل 2024ء۔

[6] جرمن واچ نے پاکستان کو ان ممالک کے زمرے میں شامل کیا ہے جو قدرتی آفات سے بار بار متاثر ہوتے ہیں، اور طویل مدتی ماحولیاتی خطرے کے انڈیکس میں اس کی درجہ بندی 8 ویں نمبر پر رکھی ہے۔ گلوبل کلائمیٹ رسک انڈیکس (سی آر آئی) 2021ء۔ جرمن واچ۔

شکل 4.1: حقیقی جی ڈی پی کی نمو

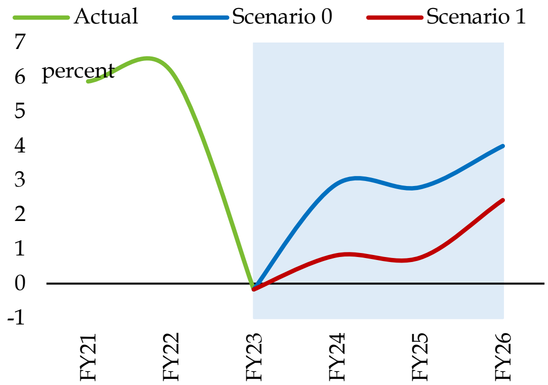

Source: SBP Staff Calculations

فیصد اور 12.8 فیصد کی بلند سطح پر رہ سکتی ہے۔ مالی سال 26ء کے دوران مہنگائی میں 7.0 فیصد نمو فرض کی گئی ہے (**شکل 4.2**)۔

4.3 مفروضاتی دباؤ کی جانچ کا منظر نامہ (ایس ون)

ایس ون کو عالمی اور ملکی خطرے کے عوامل کے حوالے سے درج ذیل مفروضات کے گرد تشکیل دیا گیا ہے۔

ملکی بے یقینی اقتصادی اصلاحات کی سست رفتار پر منتج ہو سکتی ہے---

مالیاتی شعبے خصوصاً توانائی کے شعبے اور ریاستی ملکیت کی انٹرپرائزز کو درپیش طویل مدتی ساختی مسائل حل کرنے کے لیے معاشی اصلاحات ضروری ہیں۔ ایس ون میں فرض کیا گیا ہے کہ سیاسی لاگت کی وجہ سے اقدامات نہ کرنے یا ان میں مزاحمت اصلاحاتی ایجنڈے کی رفتار کو سست کر سکتی ہے۔ معاشی اصلاحات میں تاخیر یا تعطل طویل مدت میں معیشت کی پیداواریت اور قلیل مدت میں استحکام پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

یہ صورت حال کثیر فریقی قرضوں میں تاخیر کا باعث بن سکتی ہے---

معاشی اصلاحات میں فرضی سست رفتاری کی وجہ سے کثیر فریقی ذرائع سے رقوم کی باسہولت آمد کے امکانات پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ زرمبادلہ کی بفرز کی نچلی سطح کے پیشِ نظر یہ صورت حال خطرے کے پریمیم میں اضافہ اور شرح مبادلہ پر دباؤ ڈال سکتی ہے۔ کثیر فریقی رقوم کی آمد کی عدم موجودگی میں دوطرفہ سرکاری کے ساتھ ساتھ نجی رقوم کی آمد میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں یا پھر یہ مہنگی ہو سکتی ہیں۔

شکل 4.2: مہنگائی

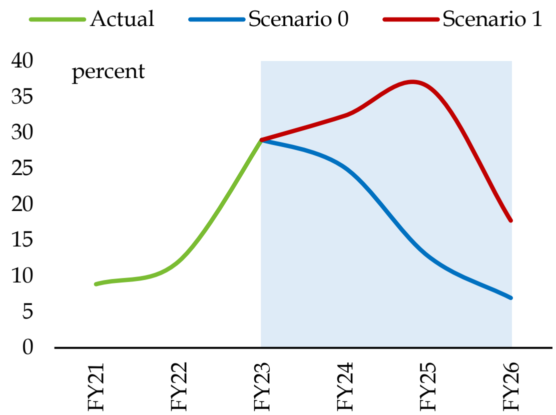

Source: SBP Staff Calculations

ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق بلند شدت کے واقعات سے معیشت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے---

ماحولیاتی خطرے سے متعلق واقعات کی تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے، جس پر پچھلے باب میں بحث ہو چکی ہے، ایس ون میں فرض کیا گیا ہے کہ انتہائی شدت کے ماحولیاتی واقعات پیش گوئی کی مدت کے دوران معاشی نقصانات کا باعث بن سکتے ہیں۔ ماحول سے متعلق ایک واقعہ پیش گوئی کی مدت کے پہلے سال میں فرض کیا گیا ہے، مثلاً، 2022ء جیسی بارشوں اور سیلاب کا اعادہ۔

جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی میں اضافہ عالمی اجناس کی قیمتیں متاثر کر سکتا ہے---

ایس ون منظرنامے میں مشرق وسطیٰ اور مشرقی یورپ کے جغرافیائی تنازعات کے تسلسل کو فرض کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں غذائی اشیا اور تیل کی قیمتیں بڑھنے سے غذائی اشیا اور توانائی کی عالمی منڈیوں میں فوری منفی رسدی دھچکے کی وجہ سے عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً، ایس ون میں فرض کیا گیا ہے کہ آخر مالی سال 24ء تک تیل کی اوسط قیمت بڑھ کر 98 ڈالر فی بیرل ہو

سکتی ہے، جبکہ پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک یہ بتدریج کمی کے بعد 83 ڈالر فی بیرل پر آجائے گی۔[7]

۔۔۔حالات کے باعث مہنگائی بڑھنے سے عالمی مالی حالات میں سختی کا تسلسل ضروری ہو گا

عمومی مہنگائی کے عالمی اظہاریے کمی کے رجحانات ظاہر کرتے ہیں اور ترقی یافتہ ممالک کی زری پالیسی شرحوں میں نرمی کا امکان ہے۔ تاہم، اجناس کی قیمتوں میں مفروضہ اضافے کے ساتھ مہنگائی کے ٹھہراؤ کا نتیجہ عالمی سطح پر مہنگائی کی بلند سطح کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ صورت حال انٹرسٹ ریٹس میں متوقع تاخیر کی متقاضی ہو سکتی ہے اور "طویل مدت تک بلند" منظر نامے پر منتج ہو سکتی ہے۔ لہٰذا، ایس صفر میں فرض کیا گیا ہے کہ قلیل مدت میں مالی حالات سخت ہو سکتے ہیں، جس سے پاکستان سمیت ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) کے لیے قرضوں کا حصول بے حد مہنگا اور دشوار ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ حالات ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں کی مقامی کرنسیوں پر دباؤ میں اضافے کا باعث اور سرمائے کے فرار پر منتج ہو سکتے ہیں۔

مختصر یہ کہ پیش گوئی کی مدت میں ملکی معیشت کو مسلسل مہنگائی کی بلند سطح کا سامنا ہو سکتا ہے۔۔۔

نتیجتاً، مالی سال 24ء اور مالی سال 25ء کے دوران حقیقی معیشت میں بالترتیب 0.4 فیصد اور 0.8 فیصد نمو فرض کی گئی ہے، جبکہ مالی سال 26ء میں نمو 2.4 فیصد کی سطح کو چھولے گی (**شکل 4.1**)۔ ایس ون کے تحت ملک میں جاری مہنگائی کے رجحان کے معمول پر آنے کو روکنے کے لیے مضر رسدی دھچکوں کو فرض کیا گیا ہے۔ لہٰذا، مالی سال 24ء اور مالی سال 25ء کے دوران عمومی مہنگائی کو بالترتیب 32.4 فیصد اور 36.5 فیصد پر فرض کیا گیا ہے۔ تاہم، فرض کیا گیا ہے کہ مالی سال 26ء میں مہنگائی بتدریج کمی کے ساتھ 17.8 فیصد پر آجائے گی (**شکل 4.2**)۔

4.4 دباؤ کی جانچ: نظام کی سطح

الف) قرضہ جاتی خطرے پر اثرات

دباؤ کی جامع جانچ کے نتائج کی مشق سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ایس صفر منظر نامے میں خام غیر فعال قرضوں کا تناسب (جی این پی ایل آر)[8] پیش گوئی کی تین سالہ مدت کے دوران بلند سطح پر رہنے کا امکان ہے (**شکل 4.3**)۔ بتدریج بحالی کے باوجود قرضہ نادہندگی تناسب میں اضافے کی وضاحت دو عوامل سے ہو سکتی ہے۔ پہلا، ماضی قریب میں جی ڈی پی کے تیزی سے سست رفتار ہونے کے رد عمل میں ابتدائی طور پر قرضوں میں کمی کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ قدر نما کے ایسے اثر سے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں اضافے کی وضاحت ہوتی ہے۔ تاہم، پیش گوئی کے دوسرے نصف حصے میں قرضوں کی نمو مثبت ہو جاتی ہے، اور اس کا نتیجہ پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں معمولی کمی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ ایس صفر منظر نامے کے تحت مالی سال 24ء تا مالی سال 26ء کے دوران قرضوں میں 3.0 فیصد سے زائد نمو کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

دوسرا، ماضی قریب کے معاشی چیلنجوں کے مؤخر اثرات مثلاً، معاشی سرگرمی میں سست رفتاری، مہنگائی کی بلند سطح اور بلند شرح سود کا نتیجہ غیر فعال قرضوں کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے خام غیر فعال قرضوں کا تناسب 7.6 فیصد کی موجودہ سطح سے بڑھ کر 12.3 فیصد کی بلند سطح تک پہنچنے کے بعد 2026ء میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک 11.6 فیصد پر آجاتا ہے۔

دوسری جانب، مفروضاتی دباؤ کے منظر نامے ایس ون کے تحت اجناس کی بلند قیمتوں اور ملکی رسدی دھچکوں کے حالات میں تیزی سے معاشی سست رفتاری فرض کرنے کی وجہ سے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے کی سمت اوپر کی جانب ہے۔ قرضوں کی نمو بھی خاصی متاثر ہو سکتی ہے۔ ایس ون کے تحت پیش گوئی کی مدت میں قرض گاری کے حجم میں اوسطاً 2.3 فیصد سکڑاؤ فرض کیا گیا ہے۔

[7] متعلقہ بیس لائن مفروضات مالی سال 24ء کے آخر تک 82.4 ڈالر فی بیرل اور پیش گوئی کی مدت کے اختتام پر 70 ڈالر فی بیرل ہیں۔

[8] جی این پی ایل آر = خام غیر فعال قرضے ÷ خام قرضے۔

نادہندگی کی شرح 15.8 فیصد کی بلند سطح تک پہنچ جاتی ہے، اور پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک بلند سطح پر رہتی ہے (**شکل 4.3**)۔

شکل 4.3: نظام کی سطح کے خام غیر فعال قرضوں کا تناسب

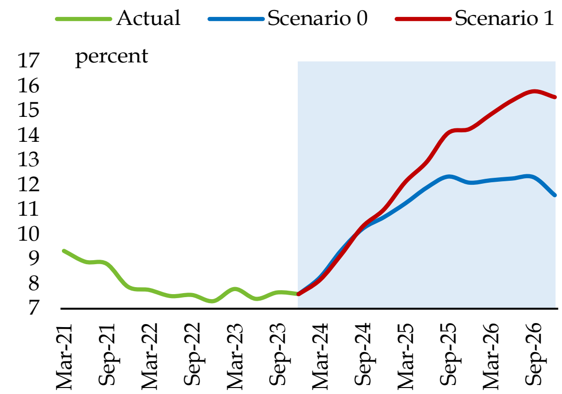

Source: SBP Staff Calculations

ب) ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثرات

ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثرات کی پیمائش بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) سے کی جاتی ہے۔[9] دونوں منظرناموں میں بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ گر جاتی ہے۔ بیس لائن منظرنامے میں شرح کفایت سرمایہ اپنی 19.7 فیصد کی موجودہ سطح سے آخر 2026ء تک 183 بی پی ایس تک کم ہوتی ہے۔ تاہم، دباؤ کے منظرنامے میں یہ اپنی موجودہ سطح سے 303 بی پی ایس تک گر جاتا ہے (**شکل 4.4**)۔

یہ ایک مثبت امر ہے کہ دونوں منظرناموں میں پیش گوئی کی پوری مدت کے دوران بینکاری کی صنعت اپنی شرح کفایت سرمایہ کو 11.5 فیصد کی کم از کم مقامی ضوابطی شرط اور 10.5 فیصد کے عالمی نشانیے سے بلند سطح پر برقرار رکھتی ہے۔

حقیقی معیشت میں مفروضہ سست رفتاری کی خاصی سطح کے باوجود بینکاری کے شعبے کی لچکداری کی وضاحت دو حقائق سے کی جاسکتی ہے۔ پہلا، بینکاری کا شعبہ پہلے ہی 11.5 فیصد کے ضوابطی نشانیے سے 817 بی پی ایس زائد سرمایہ جاتی بفر کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ دوسرا، کووِڈ 19 کے دوران عائد ہونے والی 100 بی پی ایس کی سرمایہ جاتی تحفظ کی بفر کو ابھی واپس نہیں لیا گیا، جس سے بینکوں کو اضافی سیالیت دستیاب ہو جاتی ہے۔ تیسرا، مفروضہ پالیسی ریٹ میں ردوبدل کی صورت حال میں بحیثیت مجموعی قیمتوں کے دوبارہ تعین کا سازگار فرق دباؤ کے حالات میں مزید کشن فراہم کرتا ہے۔ آخر میں، شعبے کا تاریخی رویہ یہ رہا ہے کہ وہ اپنے اثاثہ جاتی جزدان کو دوبارہ متوازن بنانے کے لیے انہیں پر خطر نجی شعبے کے قرضوں کی جگہ خطرے سے پاک ٹریژری سرمایہ کاریوں پر منتقل کر دیتا ہے۔[10]

مزید بر آں، بینک بالعموم قرض گاری کی ایک قدرے قدامت پسند حکمت عملی اختیار کرتے ہیں اور ایسے قرض گیروں کو قرض دینے کو ترجیح دیتے ہیں جن کی قرضہ جاتی ساکھ بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ کلی معاشی دھچکوں کو سہنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں۔

شکل 4.4: نظام کی سطح کی شرح کفایت سرمایہ

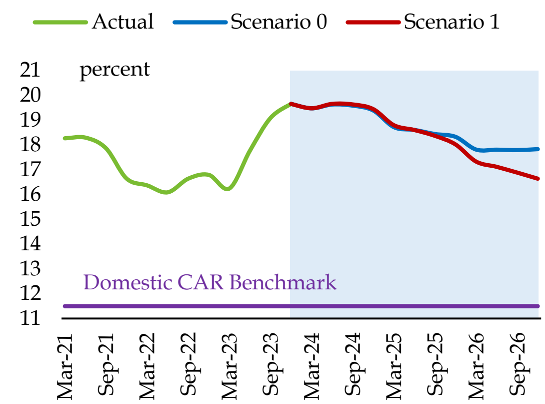

Source: SBP Staff Calculations

[9] شرح کفایت سرمایہ = اہل سرمایہ ÷ خطرہ بہ وزن اثاثے۔

[10] بینکوں کے مجموعی اثاثوں کے مقابلے میں سرکاری شعبے کے قرضے کا حصہ آخر 2022ء کے 55.81 فیصد سے بڑھ کر آخر 2023ء میں 60.56 فیصد تک پہنچ گیا۔

4.5 نتائج: بینکاری اجزا کے بین شعبہ جاتی محرکات

نظام کی سطح کے خطرے کے تجزیے کے مطابق بینکاری اجزا (چھوٹے، درمیانے اور بڑے حجم کے بینکوں)[11] کے انفیکشن تناسبات کا بھی الگ سے تخمینہ لگایا گیا ہے۔ بینکاری کی صنعت کے اس پہلو کو یہ جانچنے کے لیے شامل کیا گیا ہے کہ بین شعبہ جاتی تنوع کس طرح مختلف قسم کے معاشی خطرات کے مقابلے میں بینکوں کی لچکداری پر اثرانداز ہوتا ہے۔

شکل 4.5: بڑے بینک: خام غیر فعال قرضوں کا تناسب

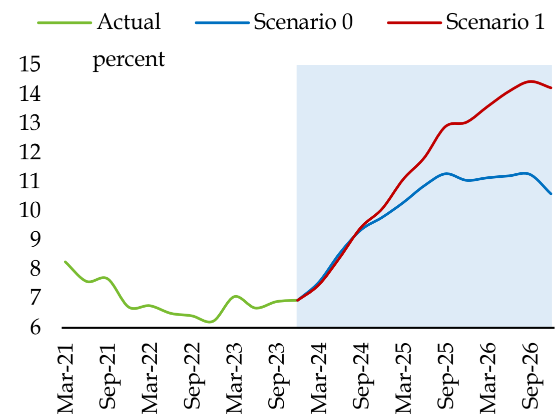

Source: SBP Calculations

شکل 4.6: بڑے بینک: شرح کفایت سرمایہ

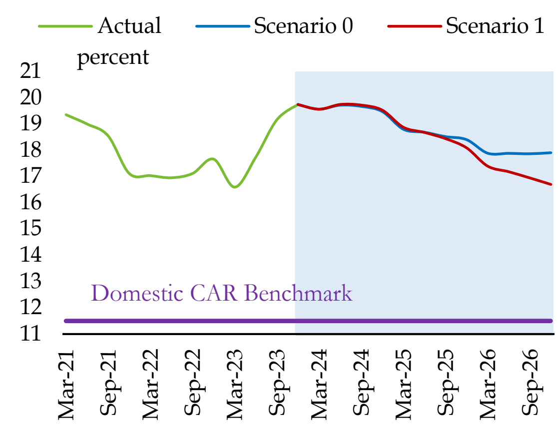

Source: SBP Calculations

شکل 4.7: درمیانے بینک: خام غیر فعال قرضوں کا تناسب

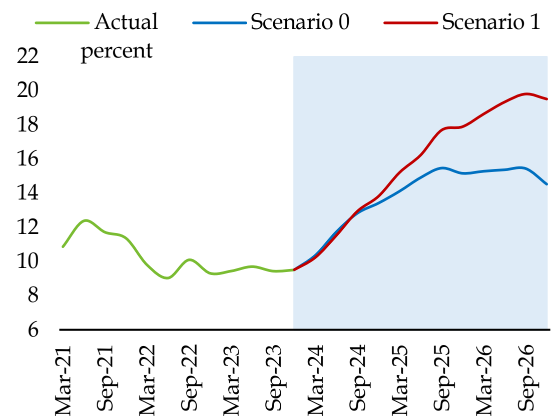

Source: SBP Calculations

شکل 4.8: درمیانے بینک: شرح کفایت سرمایہ

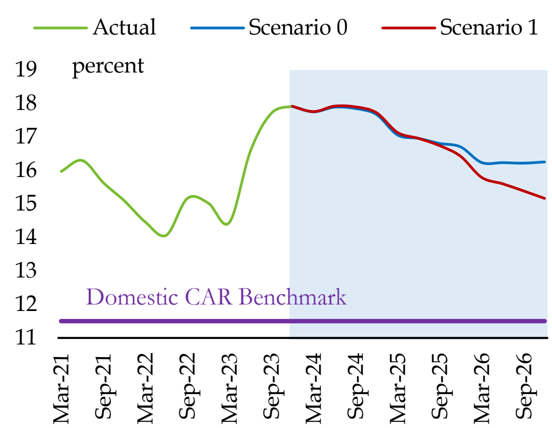

Source: SBP Calculations

خام غیر فعال قرضوں کے تناسب کے لیے غیر فعال قرضوں اور خام قرضوں کی نظام کی سطح کی پیش گوئیوں کو دسمبر 2023ء تک بینکاری نظام کے مجموعی قرضہ جزدان کے ہر جز کے حصے کی بنیاد پر متناسب انداز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اسی طرح، سرمائے کو بھی جز کی سطح کی شرح کفایت سرمایہ اخذ کرنے کے لیے متناسب طور پر بھی تقسیم کیا گیا ہے۔

[11] یہ زمرہ بندی بیلنس شیٹ پوزیشن کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ وہ بینک جن کے اثاثوں کا پورے شعبۂ بینکاری میں حصہ 70 پرسینٹائل سے زائد ہے، انہیں 'بڑے' بینک کہا جاتا ہے، جبکہ 30 پرسینٹائل سے نیچے کے بینکوں کی زمرہ بندی 'چھوٹے' بینکوں کے طور پر کی جاتی ہے۔ ان دونوں حدود کے درمیان آنے والے بینکوں کو 'درمیانے حجم کے بینکوں' کے زمرے میں شامل کیا جاتا ہے۔

(الف) بڑے بینک

ایس صفر منظرنامے کے تحت بینکاری شعبے کے اثاثوں میں 76.7 فیصد حصہ رکھنے والے سب سے بڑے بینکوں کے جز کے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں اس کی موجودہ 6.9 فیصد سطح سے آخر 2026ء تک 365 بی پی ایس کا اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔ تاہم، ایس ون منظرنامے کے تحت انفیکشن کے تناسب میں اضافہ کچھ زیادہ ہے: پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک 729 بی پی ایس (**شکل 4.5**)۔ بیس لائن منظرنامے میں شرح کفایت سرمایہ میں 183 بی پی ایس کی ہوتی ہے اور دباؤ کے منظرنامے میں پیش گوئی کی مدت تک یہ اپنی 19.7 فیصد کی موجودہ سطح سے 304 بی پی ایس تک کم ہو جاتی ہے (**شکل 4.6**)۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایس صفر اور ایس ون منظرناموں کے تحت شرح کفایت سرمایہ مقامی نشانیے سے بالترتیب 641 بی پی ایس اور 520 بی پی ایس بلند سطح پر رہتی ہے۔

عمومی طور پر بڑے بینک تجزیے کی مدت کے دوران دباؤ برداشت کرنے کی اچھی پوزیشن میں ہیں۔ اس لچکداری کے پیچھے کارفرما اہم عامل بڑے بینکوں کو دستیاب بلند سرمایہ جاتی بفرز ہیں۔ علاوہ ازیں، اپنی وسیع تر رسائی کی بدولت عام طور پر ان بینکوں کی فنڈز کی لاگت قدرے کم ہوتی ہے، جس کی وجہ سے انہیں بہتر درجہ بندی کے حامل قرض لینے والوں پر مشتمل قرضہ جزدان کو برقرار رکھنے کی مسابقتی برتری حاصل ہو جاتی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ دباؤ کے منظرنامے میں مفروضہ دھچکوں کے مقابلے میں نظامیاتی لحاظ سے اہم بینکوں کے اچھی سرمائیت کا حامل اور دھچکوں کے مقابلے میں لچکدار رہنے کا امکان ہے۔

(ب) درمیانے حجم کے بینک

پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک ایس صفر اور ایس ایک منظرناموں میں درمیانے حجم کے بینکوں (مارکیٹ میں 17.5 فیصد حصہ رکھنے والے) کے انفیکشن کے تناسب میں اس کی موجودہ 9.5 فیصد سطح کی نسبت بالترتیب 501 بی پی ایس اور 999 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے (**شکل 4.7**)۔ اسی طرح، ایس صفر اور ایس ایک منظرنامے میں شرح کفایت سرمایہ اپنی موجودہ 17.9 فیصد سطح کے مقابلے میں بالترتیب 166 اور 276 بی پی ایس کم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا، توقع ہے کہ درمیانے حجم کے بینک بھی دباؤ کے منظرنامے کے تحت شرح کفایت سرمایہ کے معیارات سے ہم آہنگ رہتے ہیں (**شکل 4.8**)۔

شکل 4.9: چھوٹے بینک: خام غیر فعال قرضوں کا تناسب

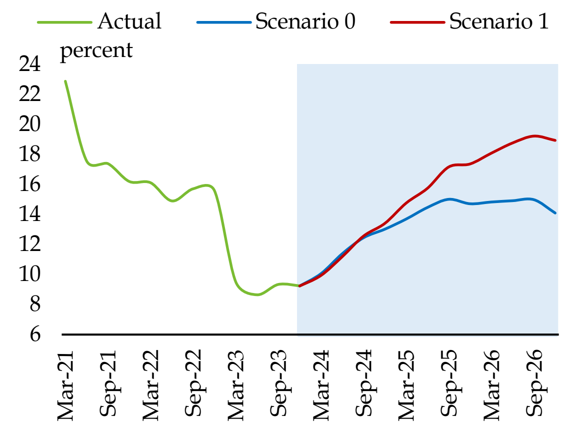

Source: SBP Calculations

شکل 4.10: چھوٹے بینک: شرح کفایت سرمایہ

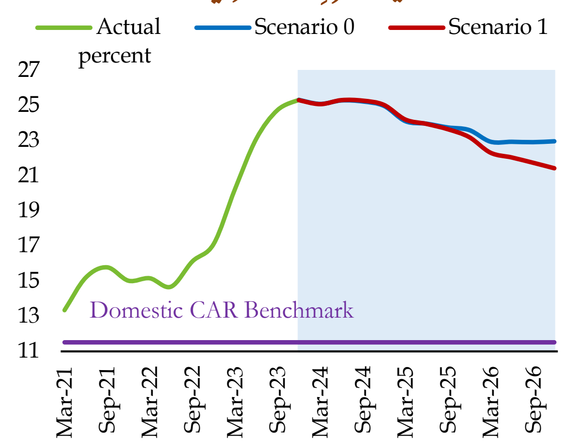

Source: SBP Calculations

ایس صفر اور ایس ایک منظرنامے میں ان کے شرح کفایت سرمایہ کی سطح کم از کم ضوابطی تقاضے (11.5 فیصد) سے 476 بی پی ایس اور 367 بی پی ایس زائد رہتی ہے۔ اگرچہ بڑے اور چھوٹے بینکوں کے زمروں کے مقابلے میں ان کے نادہندگی کے تناسبات بلند اور دھچکے سے قبل کی سرمایہ بفرز کم ہیں، تاہم، درمیانے حجم کے بینک بھی سرمائے کی خاصی بفرز رکھتے ہیں اور دباؤ کے منظرنامے کے تحت مفروضہ دھچکوں کا سامنا کر سکتے ہیں۔

(ج) چھوٹے بینک

بینکاری شعبے کے اثاثوں میں 5.7 فیصد حصہ رکھنے والے چھوٹے بینک بھی بیس لائن اور دباؤ کے منظر ناموں دونوں میں لچکدار پائے گئے ہیں۔ اپنی موجودہ 9.3 فیصد سطح کے مقابلے میں مدت کے اختتام تک قرضے پر نادہندگی کی شرح ایس صفر منظر نامے میں 487 بی پی ایس بڑھتی ہے، جبکہ ایس ایک کے تحت اس میں 971 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے (**شکل 4.9**)۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لحاظ سے ایس صفر اور ایس ایک منظر ناموں میں چھوٹے بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ اپنی موجودہ 25.3 فیصد کی سطح سے 235 بی پی ایس اور 389 بی پی ایس کم ہو جاتی ہے (**شکل 4.10**)۔ تاہم، ایس صفر میں شرح کفایت سرمایہ مقامی نشانیے کی نسبت 1,146 بی پی ایس بلند رہتی ہے، جبکہ ایس ایک کے تحت کم از کم تقاضے کے مقابلے میں 992 بی پی ایس زائد رہتی ہے۔ وقت گذرنے کے ساتھ اس زمرے نے کفایت سرمایہ کی سطح میں خاصے اضافے کے ذریعے اپنی لچکداری کو مضبوط بنایا ہے۔

بحیثیت مجموعی، بیس لائن منظر نامے کے تحت اگرچہ نادہندگی کے تناسبات بڑھتے ہیں، تاہم بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کفایت سرمایہ کی حوصلہ افزا تصویر پیش کرتی ہے اور کفایت سرمایہ ملکی ضوابطی نشانیے سے خاصی زائد رہتی ہے۔ مفروضاتی دباؤ کے منظر نامے کے تحت توقع ہے کہ بینکاری کا شعبہ اجناس کی عالمی منڈی پر دباؤ سمیت نقصان دہ عالمی اور ملکی معاشی حالات میں شدید سست رفتار کو برداشت کر سکتا ہے۔ حجم کے لحاظ سے بھی اس شعبے (چھوٹے، درمیانے اور بڑے) کے تمام زمرے دباؤ کے حالات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ بڑے سائز والے بینک، جن کا استحکام معیشت اور مالی نظام کے لیے خصوصی افادیت کا حامل ہے، بلند سرمایہ جاتی بفر زر کھتے ہیں اور تین برسوں کی پیش گوئی کی مدت میں مفروضاتی دھچکوں کے اثر کو برداشت کر سکتے ہیں۔

پیش گوئی کی مدت کے دوران بینکوں کے دیگر دو زمرے بھی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔ مزید برآں، اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو ملک کے بینکاری شعبے نے عمومی طور پر 2008ء میں بیرونی شعبے کے بحران، کووڈ 19 کی وبا اور 2022ء کے سیلاب جیسے شدید کساد بازاری کے حالات میں کافی معقول کارکردگی دکھائی ہے۔ یہ بات دباؤ کے منظر نامے (ایس ایک) سے بالکل واضح ہے، کیونکہ یہ شعبہ اچھی سرمائیت کا حامل اور لچکدار رہتا ہے۔

مختصر یہ کہ مشرقِ وسطیٰ اور مشرقی یورپ میں جاری جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی کے باعث مفروضہ عالمی اجناس کی مارکیٹوں اور کلی مالی حالات کی درست شدت، میعاد اور راستہ متعین کرنے کے بارے میں کافی بے یقینی پائی جاتی ہے۔ نتیجتاً، دباؤ کی جانچ کے نتائج بھی خاصی بے یقینی سے مشروط ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے مسلسل ابھرتی ہوئی صورت حال پر نظر رکھی ہوئی ہے اور مالی استحکام کا تحفظ کرنے کی خاطر ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

باکس 4.1: ماحولیاتی خطرے کے منظر نامے کا تجزیہ*

تعارف

ماحولیاتی تبدیلی کا شمار ان کئی ساختی تبدیلیوں میں کیا جاتا ہے جو مالی نظام پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ مالی شعبے کے ضابطہ کاروں، بین الاقوامی تنظیموں اور مارکیٹ کے شرکا نے اس مسئلے پر خاصی توجہ مبذول کی ہے، اور انہوں نے مالی شعبے اور اس کے استحکام پر ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ بینک دولت پاکستان نے اس مسئلے کی اہمیت اور حساسیت کا ادراک کرتے ہوئے ماحولیاتی تبدیلی کو اپنے وژن 2028ء کے اسٹرے ٹجک مقاصد میں بھی شامل کیا ہے۔[12]

[12] ایس بی پی وژن 2028ء اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.sbp.org.pk/SBPVision/Index.html

عالمی ماحولیاتی خطرے کے اشاریے کے مطابق ماحولیاتی تبدیلی کے خطرے کے لحاظ سے کمزور ممالک میں پاکستان 8ویں نمبر پر ہے۔[13] گذشتہ برسوں کے دوران ماحول سے متعلق تبدیلیوں کے باعث مادی خطرات نے پاکستان کی معیشت پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔[14] ماحولیاتی تبدیلی صارفین کی قرضہ جاتی ساکھ پر اثرانداز ہو کر یا پھر ماحولیاتی تبدیلی کے مقابلے میں کمزور مالی اثاثوں کو تحویل میں رکھنے کے سبب بینکاری کے شعبے کو متاثر کر سکتی ہے۔ مالی شعبے پر براہ راست اثرانداز ہونے کے علاوہ ماحولیاتی تبدیلی معیشت کے بڑے حصے کو متاثر کر سکتی ہے، جس کے نتیجے میں بینکاری نظام پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

مالی استحکام کو ماحولیاتی تبدیلی کے نتیجے میں لاحق خطرات کی درجہ بندی مادی اور عبوری خطرات کے طور پر کی جاتی ہے۔ **مادی خطرات** میں ماحولیات سے متعلق موسمی واقعات کی شدت اور فریکوینسی میں اضافے کے نتیجے میں ممکنہ معاشی لاگتیں اور مالی نقصانات شامل ہوتے ہیں۔ جبکہ **عبوری خطرات** کم کاربن کی حامل معیشت سے مطابقت کے اقدامات پر مشتمل ہوتے ہیں، جن میں ماحولیاتی تبدیلی کا اثر زائل کرنے اور اس سے ہم آہنگی کے لیے پالیسیوں میں تبدیلیاں شامل ہیں۔

ماحولیاتی تبدیلی کے مقابلے میں پاکستان کی معاشی کمزوری کے پیش نظر بینکاری کے شعبے کو درپیش ماحولیات سے متعلق خطرات کا تجزیہ ضروری ہے۔ اسٹیٹ بینک مالی استحکام کے جائزے میں شائع ہونے والی اپنی دباؤ کی سالانہ جانچ میں طلب کے متغیرات کے ذریعے ماحولیات سے متعلق مادی خطرات کے اثرات کو شامل کرتا رہا ہے۔ ماحولیاتی خطرے کی جانچ پر پہلے پیش کیے گئے تجزیوں کی بنیاد پر یہ باکس پاکستان میں بینکاری کے شعبے کے استحکام کے لیے مادی اور عبوری خطرات کے منظر ناموں کے تجزیوں کے لیے وقف کیا گیا ہے۔

جدول 4.1.1: سیلاب سے غیر محفوظ شعبوں / اضلاع میں دسمبر 2023ء تک بینکوں اور مائیکروفنانس بینکوں کے قرضوں کا جزدان

ملین روپے

سیریل نمبر	شعبہ	بینک	مائیکروفنانس بینک
1	زراعت، جنگل بانی اور ماہی گیری	270,585	193,591
2	کان کنی اور کوہ کنی	532	0
3	غذائی مصنوعات کی مینوفیکچرنگ	215,704	906
4	ٹیکسٹائل مینوفیکچرنگ	229,083	2,056
5	ملبوسات کی مینوفیکچرنگ	3,725	206
6	چمڑے اور اس کی مصنوعات کی مینوفیکچرنگ	5,868	36
7	لکڑی اور لکڑی کی مصنوعات کی مینوفیکچرنگ	239	33
8	کاغذ اور کاغذی مصنوعات کی مینوفیکچرنگ	747	2
9	تعمیرات	18,718	1,841
10	زمینی ٹرانسپورٹ اور ٹرانسپورٹ بذریعہ پائپ لائن	3,245	297
11	رہائش	491	106
12	رئیل اسٹیٹ کی سرگرمیاں	1,709	1
13	صارفی قرضے	139,578	37,566
	مجموعی غیر محفوظ جزدان	**890,226**	**236,641**
	خام قرضے چوتھی سہ ماہی 2023ء تک	**13,100,595**	**407,790**
	سیلاب سے غیر محفوظ جزدان (فیصد)	**6.8**	**58.0**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

* یہ خصوصی سیکشن عالمی بینک کی تکنیکی معاونت سے "مالی شعبے کے استحکام اور بحران کی تیاری بڑھانے کے متعلق پروگرام" کے تحت تحریر کیا گیا ہے۔ یہ تحقیق پر مبنی تجزیاتی نوٹ ہے جو اسٹاف کے تخمینوں پر مشتمل ہے، جو مختلف مفروضات اور حدود سے مشروط ہیں اور اسٹیٹ بینک کے خیالات کی عکاسی نہیں کرتے۔

[13] جرمن واچ کی جانب سے شائع کیے جانے والے عالمی ماحولیاتی خطرے کا انڈیکس ملاحظہ فرمائیے۔

[14] جرمن واچ (2017ء) نے ماحولیاتی تبدیلی سے پاکستان کو ہونے والے سالانہ اوسط نقصانات کا تخمینہ 3.8 ارب ڈالر لگایا ہے۔

مادی خطرہ

مادی خطرات میں ماحولیاتی تبدیلی کے باعث شدید موسمی واقعات کے سبب معاشی نقصانات کے ساتھ ساتھ ماحولیات میں طویل مدتی وسیع تبدیلیاں شامل ہیں۔ مادی خطرات کے محرکات کی مزید درجہ بندی شدید اور مستقل میں کی جاتی ہے۔ شدید محرکات میں سیلاب، آگ لگنا، اضافی رسوبیت، جان لیوا گرمی کی لہریں، آندھی اور طوفان شامل ہیں۔ مستقل خطرات ماحولیاتی تبدیلی کے باعث بتدریج بگاڑ پر مشتمل ہوتے ہیں جیسے بلند درجہ حرارت کے توسیع شدہ ادوار کے نتیجے میں سمندر کی بڑھتی ہوئی سطح، اوسط درجہ حرارت میں اضافہ، سمندر کی تیزابیت اور آبی حیات کی معدومی وغیرہ۔

اقوام متحدہ کے دفتر برائے ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن (یواین آئی ایس ڈی آر) (2014ء) کے مطابق پاکستان میں قدرتی آفات کے باعث ہونے والے قدرتی نقصانات میں سیلاب کا حصہ 75 فیصد ہے۔[15] 2010ء اور 2022ء کے سیلاب ان واقعات کے متعلق ملک کی کمزوری کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس تناظر میں اس مشق میں پیش کیے گئے مادی خطرے کے منظرنامے کے تجزیے میں 2022ء کے سیلاب کی شدت کے مساوی سیلاب کے اعادے کی صورت میں بینکاری کے شعبے کو ہونے والے اضافی قرضہ جاتی نقصانات کا تخمینہ لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مشق کے دائرۂ کار کو بینکوں اور مائیکروفنانس بینکوں کے قرض گاری جزدان تک توسیع دی گئی ہے۔

اس مشق کے لیے بینکوں اور مائیکروفنانس بینکوں کے 31 دسمبر 2023ء تک کے جغرافیائی (ضلع وار) قرضوں کے ڈیٹا کو استعمال کیا گیا ہے۔ کمزور شعبوں[16] کی نشاندہی کے لیے مختلف علاقوں میں ماحولیاتی دباؤ کی جانچ پڑتال کا جائزہ لیا گیا۔[17] اس مشق میں صرف 2022ء کے سیلاب سے متاثرہ اضلاع کے شعبہ جاتی قرضوں کے جزدان پر دباؤ آتا ہے (**جدول 4.1.1**)۔

ضلع وار دیے جانے والے شعبہ جاتی قرضوں سے ایک نمایاں فرق سامنے آتا ہے: بینکوں کے خام قرضہ جزدان کا 890.2 ارب روپے یا صرف 6.8 فیصد متاثرہ اضلاع اور کمزور شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مائیکروفنانس بینکوں کے خام قرضہ جزدان کا 236.6 ارب روپے یا 58 فیصد ان اضلاع اور شعبوں میں مرتکز ہے۔ شعبہ جاتی بنیادوں پر زراعت، جنگل بانی اور ماہی گیری سب سے زیادہ کمزور شعبے رہے کیونکہ قرضوں کی تقسیم میں ان کا بڑا حصہ رہا، جس کے بعد ٹیکسٹائل مینوفیکچرنگ اور صارفی قرضوں کا نمبر آتا ہے۔

2022ء کی شدت کے سیلاب سے ملتے جلتے تباہ کن سیلاب کے ایک اور واقعے کے رونما ہونے کی صورت میں بینکوں اور مائیکروفنانس بینکوں کی لچکداری جانچنے کے لیے دو مفروضاتی منظرنامے تیار کیے گئے ہیں۔ پہلے منظرنامے میں 2022ء کی تیسری سہ ماہی تا 2023ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران کی چار سہ ماہیوں میں غیر فعال قرضوں کی سیلاب کے بعد اصل شعبہ جاتی نمو کی پیمائش کی گئی ہے۔ اس میں مرکزی بینک اور حکومت کی جانب سے فراہم کیے گئے ضوابطی ریلیف کے اثرات کو شامل کیا گیا ہے۔ ایک اور منظرنامے میں ریلیف کی عدم موجودگی میں بینکوں کے قرضہ جاتی نقصانات کو جانچا گیا ہے۔ ایک سال کے دوران اداروں کے قرضہ جاتی جزدان میں بگاڑ سے سیلاب کے باعث معاشی نقصانات کے سبب قرض گیروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت میں بگاڑ کا پتہ لگانے میں مدد ملتی ہے۔

شکل 4.1.1: دھچکے سے قبل اور بعد میں انفیکشن کے تناسبات (ضوابطی ریلیف کی موجودگی)

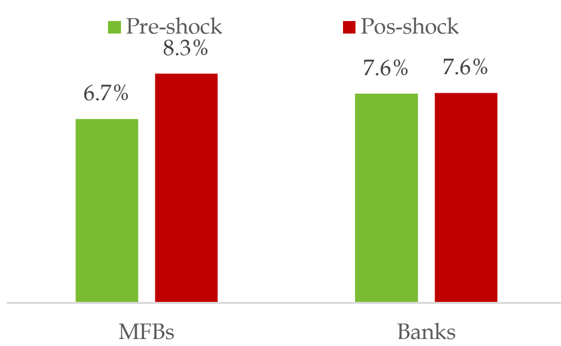

Source: SBP Staff Estimates

منظرنامہ ایک: ضوابطی ریلیف کی موجودگی: اس منظرنامے میں 2022ء کے سیلاب کے بعد متاثرہ اضلاع کے کمزور قرضہ جزدان کو دباؤ میں دکھایا گیا ہے، جو ایک سال کے دوران قرضوں کی نادہندگی میں اصل نمو کے مساوی ہے۔ اس منظرنامے میں دباؤ قدرے کم ہے کیونکہ بینکوں نے اسٹیٹ بینک کی ہدایات کے مطابق سیلاب کے اثرات کم کرنے کے لیے قرضوں کے ایک بڑے حصے کو ری شیڈول یا ری اسٹرکچر کیا۔ سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں قرضوں کے ارتکاز کی بلند سطح اور قرض گیروں کے قدرے کم حیثیت ہونے کی وجہ سے سیلاب کے مقابلے میں مائیکروفنانس بینک زیادہ کمزور ہیں، کیونکہ دھچکے کے بعد ان کے غیر فعال قرضے بڑھ کر 8.3 فیصد تک پہنچ جاتے ہیں۔ سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں کمرشل بینکوں کی جانب سے دیے گئے قرضوں کے بڑے حجم کے باوجود ان کے نقصانات قدرے محدود ہیں کیونکہ ان کے قرض گیروں کی بڑی تعداد خالص بلند ساکھ کے حامل افراد اور کارپوریٹ اداروں پر مشتمل ہے (**شکل 4.1.1**)۔

---

[15] دیکھیے یواین آئی ایس ڈی آر (2014ء)، Prevention Web: Basic country statistics and indicators

[16] یہ شعبہ جات قرضوں کی آئی ایس آئی سی 4 درجہ بندی پر مبنی ہیں۔

[17] حوالے کے لیے ای سی بی اور بینک آف کینیڈا کی جانب سے کی گئی ماحولیاتی دباؤ کی جانچ ملاحظہ فرمائیے۔

منظر نامہ 2: ضوابطی ریلیف کی عدم موجودگی: اس منظر نامے کو بھی پچھلے منظر نامے جیسے مفروضات پر تشکیل دیا گیا ہے؛ تاہم 2022ء کی تیسری سہ ماہی تا 2023ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اداروں کی جانب سے ری اسٹرکچرڈ / ری شیڈولڈ قرضوں اور قلمزد کیے جانے والے قرضوں کے اثرات کو دوبارہ شامل کیا گیا ہے۔[18] اس منظر نامے کے تحت مائیکرو فنانس بینکوں کے اثاثہ جاتی معیار میں خاصا بگاڑ ہوتا ہے کیونکہ ان کے غیر فعال قرضوں کا تناسب دگنا ہو کر 13.4 فیصد پر آجاتا ہے۔ جدولی بینکوں کے انفیکشن کا تناسب صرف 50 بیسس پوائنٹس کے اضافے سے 8.1 فیصد تک پہنچ جاتا ہے، جو اس سے قطع نظر بینکوں کے قرضہ جزدان کے بڑے حجم کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک خاصی بڑی رقم ہے (**شکل 4.1.2**)۔

بحیثیت مجموعی، سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں قرضوں کے قدرے بلند ارتکاز کے باعث جدولی بینکوں کے مقابلے میں مائیکرو فنانس بینکوں کا شعبہ ماحولیات سے متعلق مادی خطرات کے مقابلے میں زیادہ کمزور ہے۔ تاہم، ان کے قرضوں کے جزدان کے قدرے چھوٹے حجم کی وجہ سے مالی شعبے کے لیے نظامیاتی خطرات کے امکانات کم ہیں۔

شکل 4.1.2 : دھچکے سے قبل اور بعد میں انفیکشن کے تناسبات (ضوابطی ریلیف کی عدم موجودگی)

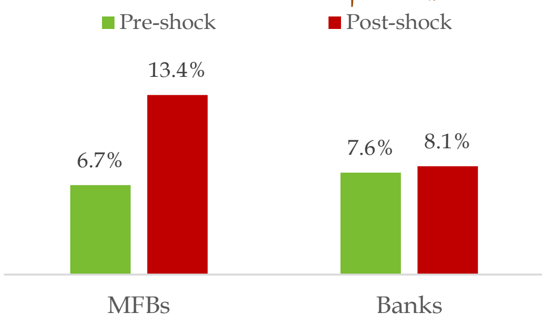

Source: SBP Staff Estimates

عبوری خطرہ

عبوری خطرات میں پست کاربن معیشت پر منتقلی کے نتیجے میں ممکنہ تعطل اور معاشی دھچکے شامل ہیں۔ عبوری خطرے کے محرکات میں ماحولیاتی پالیسیاں، ٹیکنالوجی اور صارفی / سرمایہ کار کے احساسات شامل ہوتے ہیں۔ ان محرکات میں تبدیلیاں معیشت کے مختلف شعبوں، خصوصاً مالی شعبے پر منفی اثر ڈال سکتی ہیں، اگر یہ تبدیلیاں بے ترتیب ہوں اور ان کی پیشگی منصوبہ بندی نہ کی گئی ہو۔

جدول 4.1.2: کاربن ٹیکس کے رد عمل میں شعبہ جاتی امکاناتی نادہندگی کا ارتقاء

شعبہ	کاربن کی شدت	بغیر ٹیکس	ٹیکس شرح (امریکی ڈالر) 5	10	20	25	30	50
	(فی ملین امریکی ڈالر فروخت)	نادہندگی کے امکانات (فیصد)						
ایندھن اور توانائی	2,036	14.6	14.8	15.0	15.5	15.8	16.1	17.6
سیمنٹ	888	1.9	1.9	2.0	2.0	2.1	2.1	2.2
کیمیکل	888	2.5	2.6	2.7	2.9	2.9	3.0	3.4
ٹیکسٹائل	501	19.7	19.7	19.8	19.9	20.0	20.1	20.3
تمام		13.8	13.8	13.9	14.0	14.1	14.2	14.5
متوقع قرضہ جاتی نقصان* (ارب روپے)		136	139	142	149	153	157	175
خام غیر فعال قرضوں کا تناسب		7.6	7.6	7.6	7.7	7.7	7.8	7.9

* متوقع قرضہ جاتی نقصان = ایل جی ڈی x امکاناتی نادہندگی x ای اے ڈی

ماخذ ایس اینڈ پی گلوبل (شدتیں) اور اسٹیٹ بینک اسٹاف کے تخمینے

کاربن ٹیکس کا نفاذ ماحولیاتی خطرے کو زائل کرنے کی ایک اہم پالیسی ہے جو ان کے کاؤنٹر پارٹی انکشافات کے ذریعے بینکوں کے خطرۂ قرض کو متاثر کر سکتا ہے۔ متعدد مرکزی بینکوں، ضوابطی حکام اور آئی ایم ایف نے مالی شعبے پر ماحولیات سے متعلق عبوری خطرات کے اثر کا جائزہ لینے کے لیے کاربن ٹیکس لگانے کے منظر ناموں کو استعمال کیا ہے۔[19]

[18] صرف 2023ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہی کی قلمزد کی گئی رقوم کو شامل کیا گیا ہے، جبکہ دھچکے میں چاروں سہ ماہیوں کی ری اسٹرکچرڈ / ری شیڈولڈ رقوم کو شامل کیا گیا ہے۔

[19] ای سی بی اور بینک آف کینیڈا کے ماحولیاتی دباؤ کی جانچ، آئی ایم ایف کے ایف ایس اے پی برائے ناروے اور چلی، اور کولمبیا اور جاپان کے عبوری خطرے کے دباؤ کی جانچ ملاحظہ فرمایئے۔

عبوری خطرے کے منظرنامے کے لیے پاکستان اسٹاک ایکس چینج (پی ایس ایکس) کی فہرست شدہ فرموں کی امکاناتی نادہندگی اور انٹرسٹ ریٹ کوریج کے تناسبات پر کاربن ٹیکس کے اثر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے فی ٹن اخراج (tCO_2) پر 5 امریکی ڈالر کاربن ٹیکس کے فلور کے نفاذ کے کارپوریٹ اداروں کی امکاناتی نادہندگی اور انٹرسٹ ریٹ کوریج کے تناسبات میں 50 ڈالر / tCO_2 [20] تک تبدیلیاں تجویز کی گئی ہیں۔

امکاناتی نادہندگی

کارپوریٹ کا شعبہ پاکستان میں بینکوں کے قرضوں کا ایک بڑا استعمال کنندہ ہے۔[21] اس منظرنامے میں پاکستان اسٹاک ایکس چینج پر فہرست شدہ فرموں کی مالی صحت پر کاربن ٹیکس کے نفاذ کے اثرات کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ بینکاری کے شعبے کو درپیش عبوری خطرے کو معلوم کرنے کے لیے کاربن ٹیکس کے نفاذ کے بعد فرموں کی امکانی نادہندگی کے ارتقا کا جائزہ لیا گیا ہے۔ امکانی نادہندگیوں کا تخمینہ لگانے کے لیے ورک ہارس ماڈل ایلٹ مان زیڈ اسکور پر مبنی ہے، جسے معاشی عوامل کے ذریعے مزید تقویت دی گئی ہے۔

تاہم، پاکستانی فرموں کے لیے عددی سروں کا دوبارہ تخمینہ Logit ماڈل کے ذریعے لگایا گیا ہے۔

$$\Pr(y_i = 1) = \Lambda(X_i\beta)$$

$$X = [\frac{WC}{TA}; \frac{Sales}{TA}; \frac{RetEarn}{TA}; \frac{Eqty}{TA}; \frac{EBIT}{TA}; GDP_Growth; Int.Rate\ ]$$

2013ء تا 2022ء کی مدت کے لیے 275 غیر مالی فرموں کے ڈیٹا کو استعمال کرتے ہوئے ماڈل کے تحت دھچکے سے پہلے نادہندگیوں کے امکانات کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ ہم نے اسٹیٹ بینک کی کریڈٹ رجسٹری سے فرموں کے مخصوص ڈیٹا کو استعمال کرتے ہوئے ڈیفالٹ ($y_i=1$) کو پراکسی بنایا گیا ہے، جس میں ایک فرم کی نادہندگی فرض کی گئی ہے، اگر اس کے قرضہ جاتی واجبات 90 دن اور اس سے زائد ($OD \geq 90$) تک واجب الادا رہیں۔

دھچکے کے بعد کے تجزیے میں متعلقہ متغیرات کو کاربن ٹیکس کی رقم سے ہم آہنگ کیا جاتا ہے۔ ٹیکس کو فرموں کی فروخت کی سطح اور ان کی کاربن کی شدت کی بنیاد پر اخذ کیا جاتا ہے۔ خصوصاً،

اخراج = [فروخت ÷ ابتدائی حد) x شدت

جس میں، 'ابتدائی حد' امریکی ڈالر کے مقابلے میں 282 روپے کی شرح مبادلہ فرض کرتے ہوئے ایک ملین امریکی ڈالر کے مساوی پاکستانی روپے میں رقم (282 ملین روپے) ہے۔ شعبوں کے لیے کاربن کی 'شدتوں' کو عالمی صنعتوں کی جانب سے گرین ہاؤس گیس کے اخراج پر اسٹینڈرڈ اینڈ پورز ڈیٹا کو استعمال کرتے ہوئے پراکسی بنایا گیا ہے۔[22] زیر جائزہ شعبوں کی شدتوں کو **جدول 4.1.2** میں دیا گیا ہے۔

آخر میں کاربن ٹیکس دیا گیا ہے:

کاربن ٹیکس = اخراج x ٹیکس شرح

ٹیکس کی شرح 5 امریکی ڈالر / tCO_2e تا 50 امریکی ڈالر / tCO_2e (پاکستانی روپے کے مساوی) تک ہے۔ آئی ایم ایف کم آمدنی کے حامل ابھرتے ہوئے ممالک کے لیے 25 امریکی ڈالر / tCO_2e کی ابتدائی حد مقرر کرتا ہے۔[23] عالمی بینک کے کاربن پرائسنگ کے ڈیش بورڈ کے مطابق بھی 30 علاقوں پر ایک امریکی ڈالر / tCO_2e (یوکرین) تا 156 امریکی ڈالر / tCO_2e تا 156 امریکی ڈالر / tCO_2 (یوروگوئے) کے کاربن ٹیکس عائد کیے گئے ہیں، جس میں ٹیکسوں کی اوسط شرح 36 ڈالر / tCO_2 بنتی ہے۔[24] لہٰذا، اسٹڈی میں استعمال ہونے والی حد خاصی معقول سطح پر ہے۔

[20] (i) پاکستانی روپیہ اور امریکی ڈالر کے مساوات کی شرح دسمبر 2023ء کے مہینے کی اوسط شرح ہے۔

[21] دسمبر 2023ء تک مجموعی قرضوں میں کارپوریٹ شعبے کو دیے گئے قرضوں کا حصہ 74.5 فیصد بنتا ہے۔

[22] دیکھیے ایس اینڈ پی (2021ء)، "عبوری خطرہ: عالمی صنعتوں کی جانب سے گرین ہاؤس گیس کا تاریخی اخراج" برائے شعبہ جاتی اخراج کی شدت۔

[23] پیری، آئی. بلیک، ایس.، اینڈرؤف، جے (2021ء)۔ بڑے اخراج کنندگان میں انٹرنیشنل کاربن کی قیمت کی حد کے متعلق تجویز۔ اسٹاف ماحولیاتی نوٹ نمبر 01 برائے 2021ء، انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ۔

[24] عالمی بینک (2023ء): کاربن پرائسنگ ڈیش بورڈ کی کیفیت اور رجحانات۔

لاگٹ (Logit) کے تخمینوں میں دھچکے سے قبل کارپوریٹ کی اوسط پی ڈی[25] سطح کو 13.8 فیصد پر رکھا گیا ہے، جو 50 ڈالر / tCO2e کاربن ٹیکس کے نفاذ کے معاملے میں 78 بی پی ایس بڑھ کر 14.5 فیصد پر پہنچ جاتی ہے (**جدول 4.1.2**)۔

ٹیکس کی اس بلند سطح پر پی ڈی میں معمولی اضافہ پاکستان کے کارپوریٹ شعبے کی لچکداری ظاہر کرتا ہے۔ ایندھن و توانائی اور کیمیکلز جیسے اہم شعبے اپنے اخراج کی بلند سطح کے پیش نظر کاربن ٹیکس کے معاملے میں زیادہ ضرر پذیر ہیں، کیونکہ ان کے پی ڈی میں دھچکے سے پہلے کی 14.6 فیصد اور 2.5 فیصد سطح کے مقابلے میں بالترتیب 300 بی پی ایس اور 90 بی پی ایس کا اضافہ ہوتا ہے۔ کارپوریٹ قرض گاری میں سب سے بڑے حصے اور دھچکے سے قبل قدرے بلند پی ڈی (پی ڈی کی تقسیم میں شامل کچھ فرموں کی تعداد کے باعث) کا حامل ہونے کے سبب ٹیکسٹائل کا شعبہ کاربن ٹیکس کے نفاذ کے ردعمل میں لچکدار رہتا ہے، جس سے دو حقائق کی عکاسی ہوتی ہے۔ پہلا، فرموں کی مضبوط مالی صحت (کیونکہ نادہندگی کے امکانات کے حجم کا ارتکاز 30 فیصد سے کم ہے)، اور دوسرا کاربن کی فرض کی گئی کم شدت۔

شعبہ جاتی نادہندگی کے امکانات (پی ڈیز) کی تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ محفوظ (0. <) سے نادہندگی (0.5 <) کا رخ کم از کم فرمیں کرتی ہیں۔ ایندھن و توانائی، کیمیکل اور سیمنٹ کے شعبوں کے لیے بعد از ٹیکس تقسیم سے دائیں جانب حرکت کی عکاسی ہوتی ہے یعنی نادہندگی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، تاہم ان شعبوں کی کسی بھی فرم کی نادہندگی کے زون کی جانب منتقلی نہیں دیکھی گئی (**شکل 4.1.3**)۔

شکل 4.1.3: ممکنہ شعبہ جاتی نادہندگی کی تقسیم

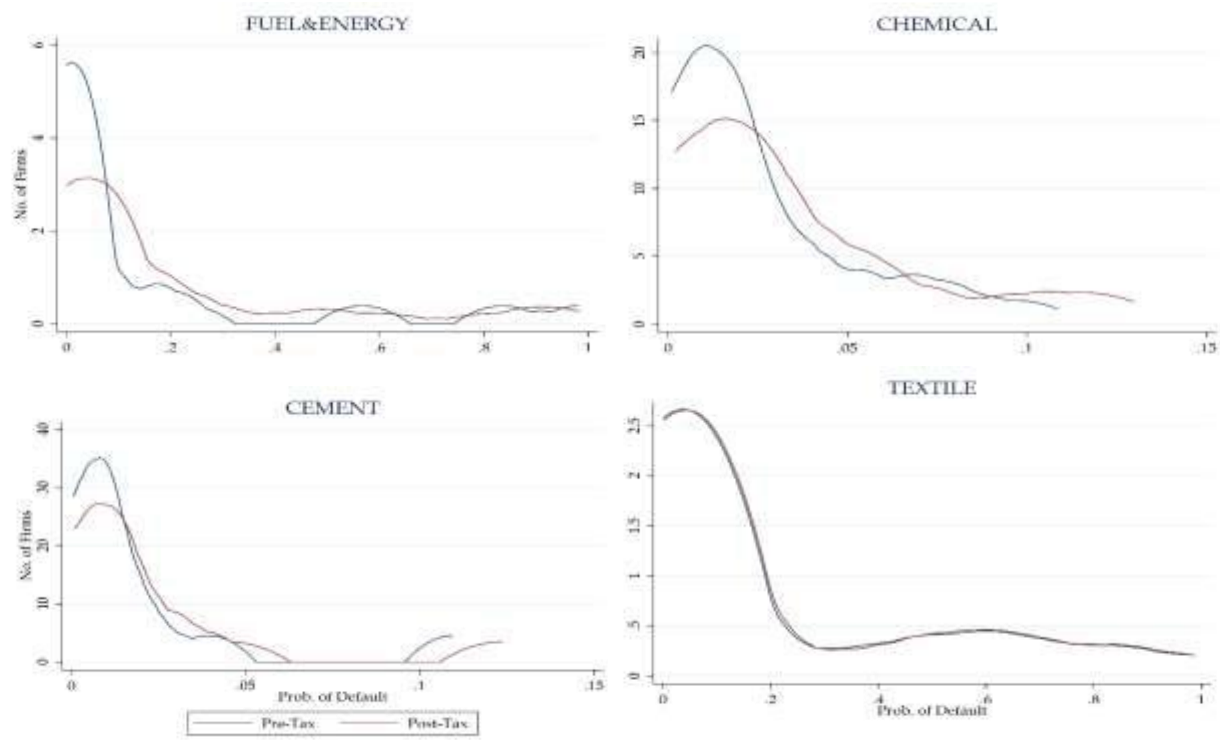

Density distributions correspond to a US$ 50 tax
Source: SBP Staff Calculations

[25] یہ اسٹاف کے ماڈل پر مبنی تخمینے ہیں اور انہیں اسٹیٹ بینک کی باضابطہ رائے قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اس مشق کے نتائج اس بات کا ثبوت ہیں کہ کاربن ٹیکس بلند اخراج کی شدت کے حامل شعبوں کی فرموں کے نادہندگی کے امکانات کو متاثر کر سکتا ہے؛ تاہم نادہندگی کے امکانات کی شدت قدرے محدود رہتی ہے اور ممکنہ طور پر بینکاری نظام کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثرانداز ہو سکتی ہے۔ اس بات کی پیمائش اس حقیقت سے کی جاسکتی ہے کہ کاربن ٹیکس (50 ڈالر) کے باعث خطرہ قرض کے نتیجے میں اضافی متوقع قرضہ جاتی نقصانات[26] صرف 39 ارب روپے تک رہتے ہیں۔ نتیجتاً، زیادہ سے زیادہ ٹیکس کی سطح پر انفیکشن کا تناسب اپنی موجودہ سطح 7.6 فیصد سے بڑھ کر 7.9 فیصد تک پہنچ جاتا ہے۔

البتہ پی ڈی ماڈل کا دارومدار متعدد عوامل پر ہوتا ہے جن میں سے کچھ اتنے مضبوط ہیں کہ کارپوریٹ اداروں کے نادہندگی کے امکانات پر کاربن ٹیکس کے مجموعی اثرات کو کم کر سکتے ہیں۔ نتیجتاً، نادہندگی کے زون میں فرموں کی بڑی تعداد کی منتقلی دیکھنے میں نہیں آتی ہے۔

انٹرسٹ کوریج کا تناسب:

غیر مالی کارپوریٹ اداروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت، بینکاری شعبے کے خطرۂ قرض میں اضافے کا ایک ممکنہ ذریعہ، پر عبوری خطرے کے اثرات کو الگ کرنے کے لیے کاربن ٹیکس کے نفاذ کے جواب میں غیر مالی فرموں کی شرح سود کوریج کے تناسب میں تبدیلیوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

شرح سود کی کوریج کے تناسب کی وضاحت سودی ادائیگیوں کا احاطہ کرنے کے لیے کسی فرم کی سود اور ٹیکسوں سے قبل کی آمدنی کی وسعت (گنا/کثیر تعداد میں) کے طور پر کی جاتی ہے۔ 50/tCO2e تک کاربن ٹیکس کی سطح کے لیے پاکستان اسٹاک ایکس چینج پر فہرست شدہ فرموں کی کوریج کے تناسبات میں تبدیلیاں معلوم کرنے کے لیے بیلنس شیٹ اور اخراج کی سطح کے ڈیٹا کو استعمال کیا جاتا ہے۔

تجزیے کے تخمینوں میں فرض کیا جاتا ہے کہ فرمیں اس کاربن ٹیکس کو مکمل طور پر جذب کر لیتی ہیں جو ان کے اخراج پر عائد کیا جاتا ہے۔ تاہم، عملی طور پر خام مال کی قیمتیں، مقدار، پیداواری طریقے اور خام مال تمام چیزیں تبدیلی سے ہم آہنگ ہوں گی۔ ایسے محرکات کی ماڈلنگ کرنا بہت پیچیدہ عمل اور اس مشق کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ لہٰذا، ان نتائج کی تشریح کاربن ٹیکس کے نفاذ کے بعد فرموں پر مالی اثر کی بالائی حد کے طور پر کی جاسکتی ہے۔

فہرست شدہ فرموں کی اوسط آئی سی آر قبل از ٹیکس 5.5X (**شکل 4.1.4**) کی اطمینان بخش سطح پر ہے۔ آئی ایم ایف کی تجویز کردہ حد (2021ء) کے مطابق 25 ڈالر/tCO2e کاربن ٹیکس کے باعث اوسط آئی سی آر گر کر 4.6X پر آجاتا ہے، جبکہ 50 ڈالر/tCO2e کاربن ٹیکس عائد ہونے کی صورت میں یہ مزید کم ہو کر 3.5X ہو جاتا ہے۔

کاربن ٹیکس کے ساتھ شرح سود کی کوریج کے تناسب (آئی سی آر) کے اوسط نمبرز اطمینان بخش ہیں؛ تاہم کچھ ایسی فرمیں بھی ہیں، جن کی مالی پوزیشن کمزور ہے۔ دھچکے سے قبل ایسی فرموں کا حصہ جن کے لیے ای بی آئی ٹی سودی ادائیگیوں (ICR < 1X) کا احاطہ نہیں کرتی، یعنی خطرے میں قرضہ، وہ 5 فیصد اور جبکہ مزید 11 فیصد فرموں کا آئی سی آر 1X اور 2X کے درمیان ہے۔

شکل 4.1.4: پی ایس ایکس پر فہرست شدہ فرموں کے لیے کاربن ٹیکس منظرنامے کے تحت اوسط آئی سی آر

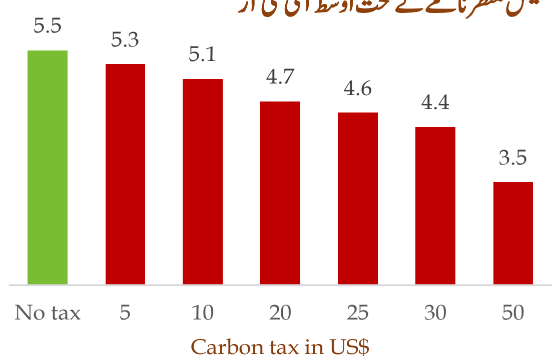

Source: SBP Staff Estimates

شکل 4.1.5: خطرے کی حامل قرض لینے والی فرموں کا حصہ

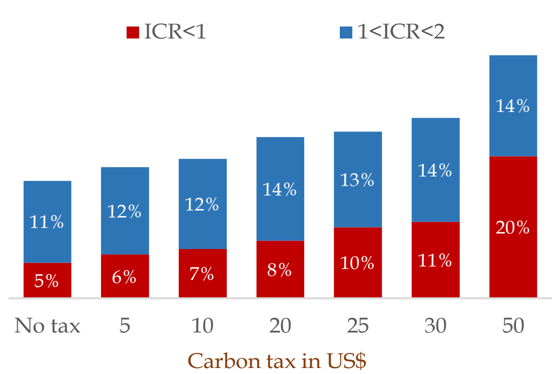

Source: SBP Staff Estimates

[26] متوقع خطرۂ قرض: LGD x PD x EAD = (ECL)۔ غیر فعال قرضوں کی تموین کی کوریج کے تناسب کو نقصان کے سبب نادہندگی (ایل جی ڈی)، پی ڈیز ماڈل پر مبنی تخمینے ہوتے ہیں اور نادہندگی پر انکشاف (ای اے ڈی) فرموں کے واجب الادا فعال قرضوں کی مقدار ہے۔

کاربن ٹیکس کے نفاذ کے ساتھ ہی قرضہ جاتی خطرے سے دوچار فرموں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً، 25 ڈالر / tCO2e پر 1X سے نیچے آئی سی آر رکھنے والی فرموں کا حصہ دگنا ہو کر 10 فیصد تک پہنچ جاتا ہے، جبکہ فی ٹن 50 ڈالر کاربن ٹیکس کے نفاذ سے یہ حصہ بڑھ کر 20 فیصد تک پہنچ جاتا ہے (**شکل 4.1.5**)۔ 50 امریکی ڈالر ٹیکس کی صورت میں قرضہ جاتی خطرے میں خاصے اضافے کے باعث بینکوں کے خطرۂ قرض میں اضافہ ہو جائے گا۔ خصوصاً، آئی ایف آر ایس 9 کے نفاذ کے ساتھ بینکوں کے تبدیلی سے ہم آہنگ قرضہ جاتی نقصانات بڑھ سکتے ہیں۔

شعبہ جاتی سطح پر ایندھن و توانائی کے بعد کیمیکل اور سیمنٹ ایسے شعبے ہیں جن پر کاربن ٹیکس کا نفاذ کافی منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ ان شعبوں میں اخراج کی بلند سطح کے پیش نظر یہ متوقع ہے، اور اس سے ان شعبوں کی تبدیلی کے خطرے کے مقابلے میں وسیع تر کمزوری کا بھی پتہ چلتا ہے۔ 25 ڈالر / tCO2e ٹیکس کی شرح، جس کی تجویز آئی ایم ایف (2021ء) نے کاربن کے اخراج کو 2 ڈگری سینٹی گریڈ کم کرنے کے لیے دی تھی، کے نتیجے میں ایندھن اور توانائی کے شعبوں میں کام کرنے والی 27 فیصد فرموں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، یعنی ICR<1۔ دیگر شعبوں میں قرضہ جاتی خطرے سے دوچار فرموں کے تناسب کا تخمینہ کیمیکل شعبے کے لیے 15 فیصد اور ٹیکسٹائل کے لیے 3 فیصد تک لگایا گیا ہے (**شکل 4.1.6**)۔

شکل 4.1.6: خطرے کی حامل قرض لینے والی فرموں کا شعبہ جاتی حصہ

In percent, ICR < 1, Carbon tax in US$

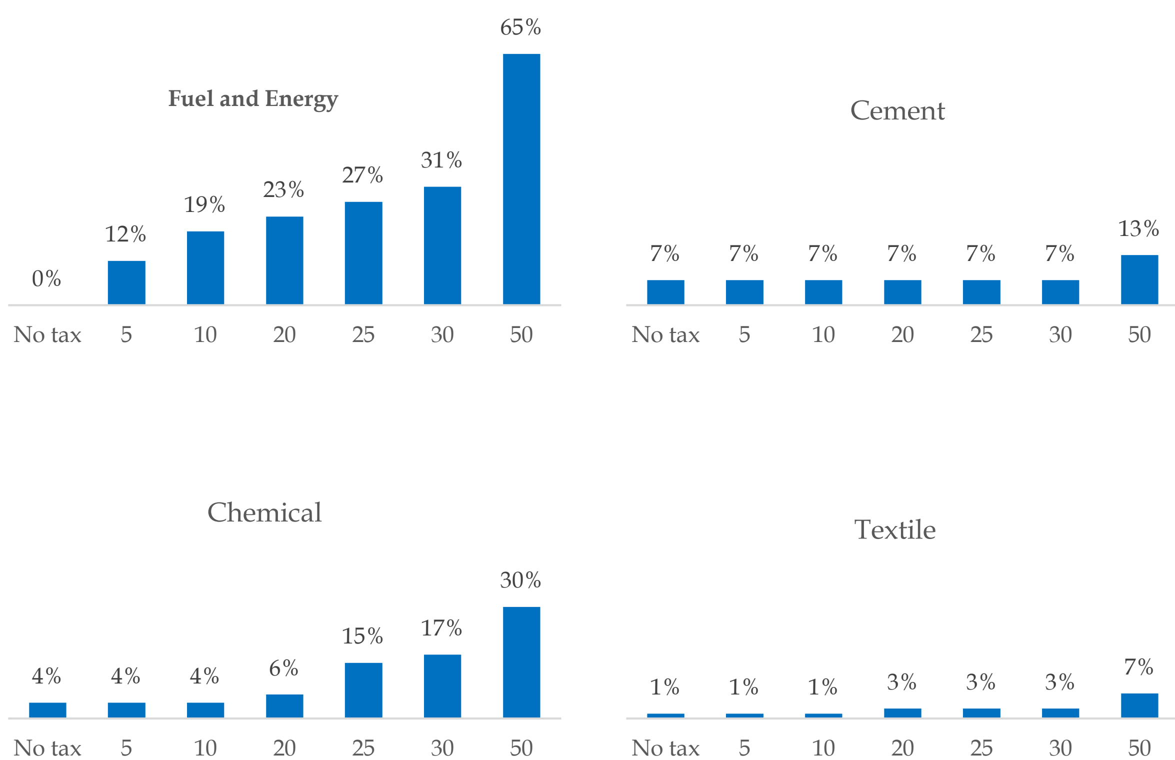

Source: SBP Staff Estimates

تبدیلی کے خطرے کے مقابلے میں بینکوں کا اکتشاف کارپوریٹ اداروں کو دیے گئے قرضوں سے بالواسطہ طور پر منسلک ہوتا ہے، اور انہیں کاربن ٹیکس کے نفاذ کے رد عمل میں قرض واپس کرنے کی صلاحیت میں کمی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ دھچکے سے قبل پاکستان اسٹاک ایکس چینج (پی ایس ایکس) میں فہرست شدہ فرموں پر بینکاری شعبے کا 9 فیصد اکتشاف خطرے میں ہے (ICR<1X)۔ 25 امریکی ڈالر / tCO2e کے کاربن ٹیکس کے نتیجے میں بینکاری شعبے کے قرضہ جاتی جزدان کے 21 فیصد کو خطرے سے دوچار کر دیتا ہے، اور 50 امریکی ڈالر / tCO2e کے کاربن ٹیکس کی صورت میں مزید بڑھ کر 41 فیصد تک پہنچ جاتا ہے (**شکل 4.1.7**)۔ اس لیے خالص صفر ہدف کو حاصل کرنے کے لیے اس ضمن میں بنائی جانے والی حکمت عملی پر انحصار کرتے ہوئے کم کاربن ٹیکس کے بڑھنے کی بتدریج سطح کے نتیجے میں تبدیلی کے خطرات میں کمی ہو گی جبکہ ٹیکسوں کی بلند سطح کے سبب قرض لینے کے معاملے میں زیادہ جارحانہ رویہ بینکاری شعبے کے خطرۂ قرض میں اضافہ کر سکتا ہے۔

شکل 4.1.7: پی ایس ایکس میں فہرست شدہ خطرے کے حامل شعبۂ بینکاری

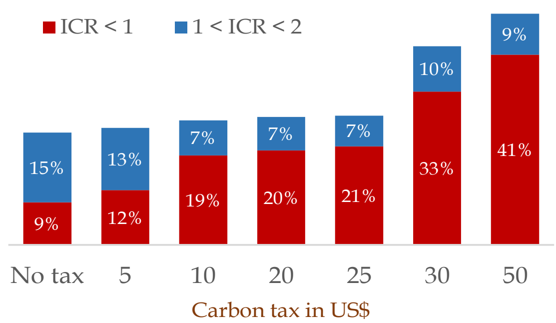

Source: SBP Staff Estimates

5

مائیکرو فنانس بینک

مجموعی معاشی ماحول کے عین مطابق ، جو خاص طور پر مائیکرو فنانس بینکوں (ایم ایف بیز) کے لیے دباؤ کا باعث بنا ، سال 2023ء اس شعبے کے لیے ایک مشکل سال رہا۔ سال کی پہلی ششماہی کے دوران اثاثوں کے معیار کے اظہاریے خراب ہوئے کیونکہ مجموعی قرض تا غیر فعال قرضوں کا تناسب تاریخی بلندی پر پہنچ گیا ؛ تاہم ، یہ تناسب سال کے آخر تک بحال اور مستحکم ہوگیا۔ اس کے باوجود 2022ء اور 2023ء کی بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے پیدا ہونے والی رکاوٹوں اور پیچیدہ اقتصادی ماحول کے ساتھ قرض گیروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت بدستور کمزور رہی۔ 2023ء میں مائیکرو فنانس بینکوں کے نقصانات گذشتہ سال کی نسبت نصف ہونے کے باوجود اس شعبے کی مجموعی آمدنی مسلسل پانچویں سال خسارے میں رہی۔ اسی طرح ، اس شعبے کی ادائیگی قرض کی مجموعی صلاحیت مزید بگڑ گئی۔ اگرچہ مائیکرو فنانس بینکوں کو مشکلات کا سامنا ہے لیکن مالی شعبے کے کُل اثاثوں میں حصہ اور بین الشعبہ جاتی اکتشاف کم ہونے کے سبب یہ مالی استحکام کے لیے کم خطرہ پیدا کرتے ہیں۔ تاہم ، مالی شمولیت اور نچلے طبقے کی ترقی کے نقطۂنظر سے مائیکرو فنانس بینک کافی اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ وہ مستحق افراد ، کم آمدنی والے طبقوں اور چھوٹے قرض گیروں کو مالی خدمات فراہم کرتے ہیں۔دباؤ والے معاشی ماحول کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے مائیکرو فنانس بینکوں کی نگرانی میں اضافہ جاری رکھا تاکہ اس شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت اور معاشرے کے پسماندہ طبقے کو قرضوں کی آسان فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

5 مائیکرو فنانس بینک

مالی شعبے کے اساسِ سرمایہ میں معمولی حصہ ہونے کے باوجود مائیکرو فنانس بینک کم آمدنی والے شہری اور دیہی صارفین کی مالی شمولیت کو یقینی بنانے میں انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

دشوار معاشی حالات کے باوجود مائیکرو فنانس بینک (ایم ایف بیز) معاشرے کے پست آمدنی والے طبقوں تک اپنی مالی خدمات کی فراہمی کا دائرہ وسیع کر رہے ہیں۔ ایم ایف بیز نسبتاً کم نظمی خطرہ پیدا کرتے ہیں کیونکہ وہ مالی شعبے کے کُل اثاثوں کے محض 1.3 فیصد حصے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تاہم، اس کے صارفین کی بڑی تعداد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، جو تعداد کے لحاظ سے بینکاری شعبے سے زیادہ ہے، مائیکرو فنانس بینکس قومی مالیاتی شمولیت کی حکمت عملی کے تحت طے کردہ اہداف کے حصول کے لیے انتہائی اہم ہیں (**شکل 5.1**)۔[1]

دباؤ والے اقتصادی ماحول کے نتیجے میں بیلنس شیٹ کی نمو میں کمی واقع ہوئی۔

گذشتہ پانچ برسوں کے دوران مائیکرو فنانس بینکوں میں اوسطاً (سال بسال) 19.1 فیصد توسیع ہوئی؛ تاہم، سال 2023ء کے دوران اس شعبے میں (سال بسال) صرف 2.4 فیصد پھیلاؤ دیکھنے میں آیا جو اب تک کی پست ترین سطح ہے۔ یہ نمو بنیادی طور پر قرضوں کی فراہمی کی وجہ سے ہوئی جس میں سال 2023ء کے دوران 11.0 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

دوسری جانب سرمایہ کاری میں 28.4 فیصد کمی واقع ہوئی اور یہ اثاثوں کی نمو میں سست روی کی سب سے بڑی وجہ تھی۔ مجموعی طور پر سرمایہ کاری میں کمی آئی کیونکہ ایم ایف بی سیکٹر نے میوچل فنڈز میں اپنی سرمایہ کاری میں تخفیف کی جبکہ سرکاری وثیقہ جات میں سرمایہ کاری 3.8 فیصد اضافے کے ساتھ 152 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ یہ جدولی بینکوں کے برعکس ہے جن کے سرمایہ کاری کے جزدان میں سال 2023ء میں 41.4 فیصد اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ حکومتی تمسکات میں مستحکم نمو ہے۔

مالی سال 2023ء کے دوران ایم ایف بیز کے اثاثوں کا مرکب قرضوں کی جانب مزید مائل ہوا اور مجموعی اثاثوں میں اس کا حصہ بڑھ کر 49.3 فیصد (سال 2022ء میں 45.5 فیصد) ہو گیا۔ اس حکمت عملی کو شعبے کی خالص سودی آمدنی بہتر بنانے اور اس کے مجموعی نقصانات کو کم کرنے کی کوششوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

شکل 5.1: مائیکرو فنانس بینکاری شعبے میں نمو

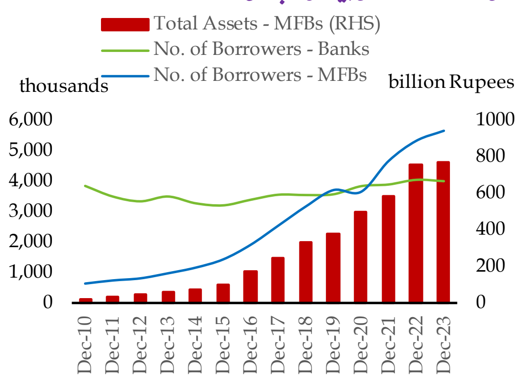

Source: State Bank of Pakistan

---جس کی مالکاری بنیادی طور پر ڈپازٹس کے ذریعے کی گئی---

سال 2022ء کے مقابلے میں ڈپازٹس میں 15.8 فیصد (81.3 ارب روپے) کے اضافے سے ایم ایف بیز کے اساسِ سرمایہ کی نمو کو سہارا ملا۔ دریں اثنا، سرمایہ کاری سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے ایم ایف بیز کی جانب سے قرض گیری میں گذشتہ سال کے مقابلے میں 57.3 فیصد (78.6 ارب روپے) کی کمی واقع ہوئی۔

بیشتر شعبوں کے قرضوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا

مختلف شعبوں کی جانب سے قرضوں کے حصول کا تفصیلی جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیشتر شعبوں کے قرضوں میں سال 2023ء کے دوران اضافہ دیکھنے میں آیا۔ خاص طور پر شعبہ زراعت اور گلہ بانی کے قرضوں میں بالترتیب 21.6 ارب روپے اور 20.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ اس کے برعکس کاروباری

[1] سال 2023ء کے اختتام تک بینکوں سے قرض لینے والوں کی تعداد 4.0 ملین تھی جبکہ مائیکرو فنانس بینکوں کے قرض گیروں کی تعداد 5.7 ملین تھی۔

اداروں اور صارفین سے متعلق شعبوں کے قرضوں میں بالترتیب 6.4 ارب روپے اور 1.8 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی (**شکل 5.2**)۔

دسمبر 2022ء میں شروع ہونے والی وزیر اعظم یوتھ بزنس اینڈ ایگریکلچر لون اسکیم (پی ایم وائی بی اینڈ اے ایل ایس) کی وجہ سے شعبہ زراعت اور گلہ بانی کو قرضوں کی فراہمی میں اضافہ ہوا۔ اس اسکیم کا مقصد زراعت اور ایس ایم ای سیکٹر کو قرضوں کی فراہمی کو یقینی بنانا تھا۔ اس اسکیم کے تحت سود سے پاک چھوٹے قرضوں کی ایک نئی سطح متعارف کرائی گئی تھی۔[2]

اس کے علاوہ حکومت پاکستان نے بارش / سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے کسانوں کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے کسان پیکیج 2022ء کے تحت مزید تین اسکیمیں متعارف کرائیں۔[3] ان اسکیموں کے تحت، حکومت نے زرعی قرضوں پر انحصار کرنے والے کسانوں کے لیے مارک اپ سے استثنیٰ کی اسکیم جاری کی۔ اس کے برعکس حکومت کی مارک اپ سبسڈی اسکیم کو شعبۂ زراعت اور گلہ بانی کی بحالی کے لیے استعمال کیا گیا۔ مزید برآں، سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں بے زمین کسانوں کے لیے بلا سود قرضے اور رسک شیئرنگ میکنزم (آئی ایف اینڈ آر ایس ایل ایف) بھی متعارف کرایا گیا۔

اثاثوں کا معیار جو شدید اور طویل اقتصادی اور بیرونی دھچکوں کی وجہ سے دباؤ میں تھا ، سال 2023ء کے اختتام تک مستحکم ہوگیا۔

مائیکرو فنانس بینکوں کو کووڈ 19 وبا کے تناظر میں شروع ہونے والی مشکل صورتحال کا بدستور سامنا رہا جو 2022ء کے سیلاب کی وجہ سے مزید بگڑ گئی جس کے اثرات 2023ء میں بھی جاری رہے اور جس کے سبب معاشی صورتِ حال میں دباؤ کی کیفیت طوالت اختیار کر گئی، اس کا نتیجہ بلند مہنگائی کو قابو کرنے کے لیے سخت معاشی پالیسیوں کی صورت میں سامنے آیا۔[4] اس شعبے کے مجموعی قرض تا غیر فعال قرضوں کا تناسب جو گذشتہ چند برسوں سے مسلسل بڑھ رہا تھا، جون 2023ء تک 7.8 فیصد پر برقرار رہا، جو اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ تاہم، سال 2023ء کی دوسری ششماہی کے دوران، اس شعبے کے مجموعی غیر فعال قرضوں میں کمی آنا شروع ہوئی، جس سے اثاثوں کے معیار کی صورتحال بہتر ہوئی۔ سال کے اختتام تک مجموعی غیر فعال قرضے سال 2023ء میں 2.9 ارب روپے اضافے سے 27.2 ارب روپے تک پہنچ گئے جبکہ سال 2022ء میں اس میں 9.3 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ نتیجتاً، سال 2023ء میں مجموعی قرض تا غیر فعال قرضوں کا تناسب کم ہو کر 6.7 فیصد ہو گیا۔

شکل 5.2 : قرضوں کی تفصیلات

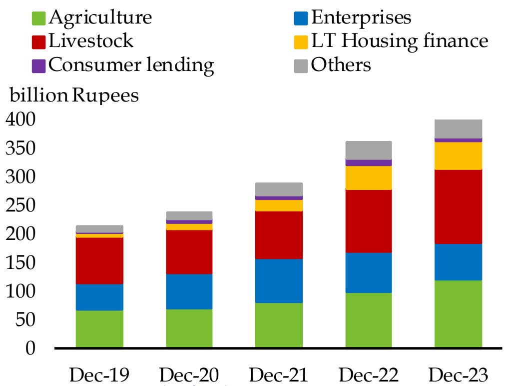

Source: State Bank of Pakistan

شکل 5.3 : اثاثوں کے معیار کے اظہاریے

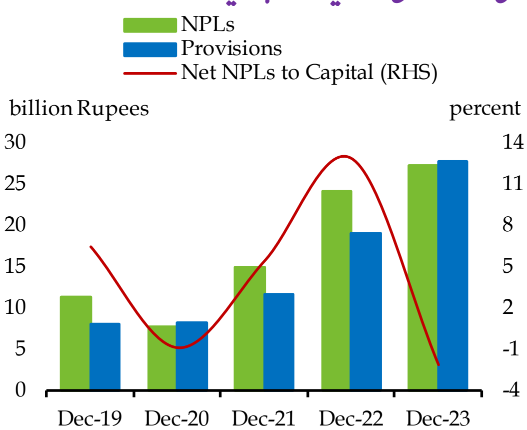

Source: State Bank of Pakistan

[2] تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کا 2022ء کا آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 12 ملاحظہ کریں۔

[3] تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کا اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 3 برائے 2022ء ملاحظہ کریں۔

[4] 2022ء کے سیلاب سے ہونے والے نقصانات کی تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی 'پاکستانی معیشت کی کیفیت پر ششماہی رپورٹ' (2022ء-2023ء) کا باب نمبر 2 ملاحظہ کریں۔

سال 2023ء کے دوران تموینی معیارات بلند رہے کیونکہ مائیکرو فنانس بینکوں نے اپنی تموین میں 8.8 ارب روپے کا اضافہ کرتے ہوئے 27.8 ارب روپے تک پہنچا دیا۔ تموینیکورتج میں بہتری آئی ایف آر ایس-9 کے یکم جنوری 2024ء سے نافذ العمل ہونے کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ اضافی تموین نے مائیکرو فنانس بینکوں کی ممکنہ نقصانات کو برداشت کرنے کی صلاحیت کو مزید بہتر بنایا، جیسا کہ اثاثوں کے معیار کے دیگر تناسب سے ظاہر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، سال 2023ء میں تموینی کورتج کا تناسب بڑھ کر 102.3 فیصد ہو گیا جو سال 2022ء میں 78.8 فیصد تھا، خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب سال 2023ء میں منفی 0.2 فیصد تک بہتر ہو گیا جو سال 2022ء میں 1.5 فیصد تھا، اور سرمائے کی کمی کا تناسب (خالص غیر فعال قرض تا سرمایہ) بھی سال 2023ء میں بڑھ کر منفی 2.2 فیصد ہو گیا جو سال 2022ء میں 12.9 فیصد تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نادہندگی جزدان سے ادائیگی قرض کی صلاحیت کو درپیش خطرۂ قرض کم ہو گیا جس کے لیے مناسب طور پر تموین کی گئی تھی (**شکل 5.3**)۔

مائیکرو فنانس بینکوں کے کاروباری ماڈل سے عام طور پر زیادہ مالی خطرات جڑے ہوتے ہیں

مائیکرو فنانس بینکوں نے اپنے مجموعی قرضہ جزدان کا تقریباً 58 فیصد بغیر کسی رہن کے فراہم کیا، یعنی شخصی ضمانت اور نقد کے متوقع بہاؤ کے ذریعے قرضے حاصل کیے گئے۔ اگرچہ اس خاصیت نے مالی خدمات سے استفادہ کنندگان کی تعداد بڑھانے میں مدد کی تاہم اس میں مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے نسبتاً زیادہ خطرۂ قرض بھی شامل ہوتا ہے۔ مائیکرو فنانس بینکوں کے مجموعی خطرۂ قرض کے محرکات میں متعدد عوامل کارفرما ہوتے ہیں جن میں اعداد و شمار پر مبنی کریڈٹ ماڈلز کی عدم موجودگی، قرض گیروں کی معاشی دھچکوں کے حوالے سے زیادہ حساسیت اور موسمیاتی خطرے سے دوچار زرعی شعبے سے انکشاف اہم عوامل ہیں۔

مائیکرو فنانس بینکوں کے اہم تصورات میں سے ایک گروہی قرض گاری ہے۔ اس میں کم آمدنی والے طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کے ایک گروپ کو چھوٹے قرضے فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس طریقے کو اگر مناسب طور پر بروئے کار لایا جائے تو اس کے بہت سے فوائد ہیں، جیسا کہ انفرادی ضمانت کے بجائے پورے گروپ کی ضمانت، قرضوں کی واپسی کے لیے گروپ کے اندر معاشرتی دباؤ،

شکل 5.4 : مائیکرو فنانس بینکوں کی آمدنی اور اخراجات کے اجزائے ترکیبی

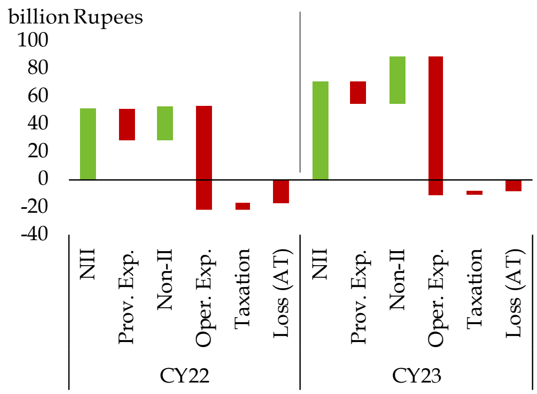

Source: State Bank of Pakistan

گروپ کی داخلی نگرانی اور قرضوں کی واپسی کے لیے معاونت، اور ایک کمیونٹی کے اندر متعدد گروپوں میں خطرے کی تقسیم۔ سال 2008ء کے دوران مائیکرو فنانس بینکوں کی جانب سے جاری کردہ مجموعی قرضوں میں گروہی قرض گاری کا حصہ 80.4 فیصد تھا۔ تاہم، آنے والے برسوں میں اس نے اپنی بنیاد کھو دی اور سال 2023ء کے دوران یہ کل قرضوں کا صرف 3.3 فیصد (سال 2022ء میں 5.0 فیصد) رہ گیا۔

اس شعبے کی نفع آوری مسلسل پانچویں سال خسارے میں رہی، تاہم، خسارے کا حجم گذشتہ سال کی نسبت کم رہا۔

مائیکرو فنانس بینکوں کی مجموعی نفع آوری مسلسل پانچویں سال خسارے میں رہی۔ سال 2023ء کے اختتام تک اس شعبے کا قبل از ٹیکس خسارہ 10.8 ارب روپے رہا جو گذشتہ سال کے 21.6 ارب روپے کے نقصان سے کم ہے۔ نتیجتاً، اثاثوں پر منافع (قبل از ٹیکس) منفی 1.5 فیصد پر آ گیا جو سال 2022ء میں منفی 3.4 فیصد تھا جبکہ ایکویٹی پر منافع (قبل از ٹیکس) منفی 26.4 فیصد رہا جو سال 2022ء میں منفی 42.9 فیصد تھا۔ عملی خود انحصاری (یعنی تمام اخراجات تا مالی محاصل کا تناسب) سال 2023ء میں 78.8 فیصد رہا جو سال 2022ء میں 69.8 فیصد تھا۔ اگرچہ زیرِ غور سال کے دوران اس شعبے نے خسارے کا سامنا کیا، لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ خسارہ پچھلے سال کے مقابلے میں کم تھا۔ یہ بحالی کے علامات کی نشاندہی کرتا ہے جس کی وجہ ممکنہ طور پر کووڈ 19 وبا اور 2022ء اور 2023ء میں بارش / سیلاب کے معدوم ہوتے اثرات ہیں۔

مائیکرو فنانس بینکوں کی نفع آوری کی مزید تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خالص سودی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا، جو تقریباً دوگنا ہو کر سال 2023ء کے اختتام تک 54.8 ارب روپے تک پہنچ گیا (**شکل 5.4**)[5]۔ اس مستحکم نمو کی وجہ سال 2023ء میں بڑھتی ہوئی شرح سود کو قرار دیا جا سکتا ہے جس کی بدولت سودی آمدنی نے اخراجات کو پیچھے چھوڑ دیا۔ خالص سودی مارجن سال 2023ء میں بڑھ کر 12.2 فیصد ہو گیا جو سال 2022ء میں 10.1 فیصد تھا۔ اس شعبے کی آمدنی کی سطح کو غیر سودی جزو سے مزید تقویت ملی، جو 39.7 فیصد (سال 2022ء میں 42.0 فیصد) اضافے کے ساتھ 33.6 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

انتظامی اخراجات، جو سال 2022ء میں بڑھ گئے تھے، سال 2023ء میں 5.7 فیصد اضافے کے ساتھ 74.8 ارب روپے تک پہنچ گئے (**شکل 5.4**)۔ ان میں سے زیادہ تر اخراجات متعدد مائیکرو فنانس بینکوں کی جانب سے برانچز میں کی جانے والی توسیع کی وجہ سے ہوئے۔ بلند انتظامی اخراجات مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے ایک عالمگیر رجحان ہے جس کہ وجہ ان کا منفرد کاروباری ماڈل ہے جو قرض گیروں کی بڑی تعداد پر مشتمل ہوتی ہے اور انہیں مسلسل تعامل کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم، تکنیکی میدان میں ہونے والی ترقی ایسے مواقع پیش کر رہی ہے جن سے بینک اپنے عملی اخراجات کم کرنے کے لیے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس شعبے میں خسارے میں چلنے والے اداروں کی تعداد گذشتہ سال کی سطح پر برقرار رہی۔ خسارے میں چلنے والے زیادہ تر مائیکرو فنانس بینکوں کو سال 2023ء میں بلند انتظامی اخراجات کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ سال 2022ء میں ناقابلِ وصول قرضوں کی بلند تموین کی وجہ سے مجموعی خسارہ بڑھا تھا (**شکل 5.5**)۔

خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں بلند سرمایہ کاری کی وجہ سے سیالیت کے اظہاریوں میں بہتری آئی۔

زیرِ غور سال کے دوران سیال اثاثوں کے زیادہ جمع ہونے اور دیگر مالی اداروں سے قرض لینے پر کم انحصار کی وجہ سے سیالیت کے اظہاریوں میں بہتری آئی۔ اس شعبے کے مجموعی سیال اثاثوں میں 13.9 فیصد (سال 2022ء میں 9.2 فیصد) کی نسبتاً مضبوط نمو ہوئی جبکہ اساسِ سرمایہ میں 2.4 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی طرح،

جدول 5.1: مائیکرو فنانس بینکوں کی مالی اصابت کے اظہاریے

فیصد	دسمبر 2020ء	دسمبر 2021ء	دسمبر 2022ء	دسمبر 2023ء
سرمایہ				
کُل سرمایہ تا کُل بہ وزن خطرہ اثاثہ	19.0	18.3	10.9	7.6
سطح اول سرمایہ تا کُل بہ وزن خطرہ اثاثہ	15.3	14.3	8.1	4.7
اثاثوں کا معیار				
این پی ایلز تا مجموعی قرضہ	3.3	5.2	6.7	6.7
تموین تا این پی ایلز	106.5	78.1	78.8	102.3
خالص این پی ایلز تا خالص قرضے	−0.2	1.2	1.5	−0.2
خالص این پی ایلز تا سرمایہ	−0.9	5.4	12.9	−2.2
آمدن				
اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	−0.8	−1.3	−3.4	−1.5
ایکویٹی پر منافع قبل از ٹیکس	−7.1	−12.7	−42.9	−26.4
آپریشنل خود انحصاری (او ایس ایس)	81.9	76.8	69.8	78.8
سیالیت				
سیال اثاثوں تا قلیل مدتی واجبات	50.9	42.4	31.9	42.1

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

مجموعی اثاثوں میں سیال اثاثوں کا حصہ سال 2023ء کے اختتام تک بڑھ کر 29.4 فیصد ہو گیا جو سال 2022ء میں 26.5 فیصد تھا (**جدول 5.1**)۔ حکومتی تمسکات خاص طور پر مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) میں زیادہ سرمایہ کاری کی وجہ سے سیال اثاثوں میں اضافہ ہوا، حالانکہ میوچل فنڈ ہولڈنگ میں کمی کی وجہ سے مجموعی سرمایہ کاری میں کمی واقع ہوئی۔[6]

سال 2023ء کے دوران مائیکرو فنانس بینکوں کا قرضوں پر انحصار کم رہا، اس کے بجائے انہوں نے اپنے اساسِ سرمایہ کی مالکاری کے لیے ڈپازٹس کو متحرک کیا۔ اس کے نتیجے میں مائیکرو فنانس بینکوں کے قلیل مدتی واجبات میں 9.8 فیصد کی کمی واقع ہوئی جس سے قلیل مدتی واجبات میں سیال اثاثوں کا تناسب سال 2023ء میں 42.1 فیصد تک بڑھ گیا جو سال 2022ء میں 31.9 فیصد تھا (**جدول 5.1**)۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے کم از کم مطلوبہ سطح سے مزید نیچے گر گئے۔

خطرۂ قرض اور آمدنی کے حوالے سے مسلسل دباؤ والے حالات کے پیش نظر مائیکرو فنانس بینکوں کے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے سال 2023ء کے دوران دباؤ کا شکار رہے کیونکہ سال 2023ء کے اختتام پر اس شعبے کا مجموعی

[5] این آئی آئی میں اضافے کی وجہ اوسط پیداوار میں اضافہ ہے جس نے اوسط لاگت میں اضافے کو نمایاں طور پر پیچھے چھوڑ دیا ہے۔
[6] ٹریژری سرمایہ کاری دسمبر 2022ء میں 146.4 ارب روپے سے بڑھ کر دسمبر 2023ء میں 152.0 ارب روپے ہو گئی۔

شکل 5.5 : اثاثوں پر منافع بلحاظِ مائیکرو فنانس بینک (قبل از ٹیکس)

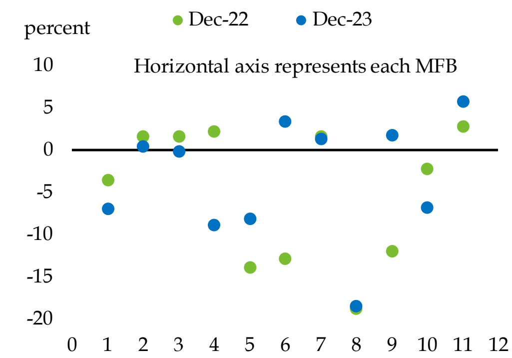

Source: State Bank of Pakistan

شرح کفایت سرمایہ اختتام 2022ء کے 10.9 فیصد کے مقابلے میں کم ہو کر 7.6 فیصد رہ گیا جو 15 فیصد کے کم سے کم ضوابطی شرط کے خلاف ہے۔ کووڈ 19 وبا اور 2022ء کے سیلاب کی وجہ سے قرضوں کی وصولی میں ہونے والے نقصانات نے اس شعبے کے اساسِ سرمایہ کا بڑا حصہ جذب کر لیا۔ اگرچہ اس شعبے میں گذشتہ چند برسوں کے دوران متعدد اداروں کی جانب سے ایکویٹی کا ادخال نمایاں طور پر دیکھا گیا، تاہم، شدید بیرونی دھچکوں سے ہونے والے نقصانات کی وجہ سے، اساسِ سرمایہ کے مقابلے میں کیپیٹل بیس کم رہی (**شکل 5.6**)۔ تاہم، اس شعبے کے اندر، صرف چند ادارے جن کا مارکیٹ شیئر 28.3 فیصد ہے، کم سے کم ضوابطی شرط سے کم شرح کفایت سرمایہ رکھتے ہیں۔ ان اداروں کے علاوہ مائیکرو فنانس بینکوں کا مجموعی شرح کفایت سرمایہ بڑھ کر 17.2 فیصد ہو گیا۔ مائیکرو فنانس بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے مسائل اور مالی شمولیت کے نقطۂ نظر سے ان کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اس شعبے کی نگرانی اور انفرادی اداروں کے ساتھ رابطے میں اضافہ جاری رکھا۔

مائیکرو فنانس بینک بلادفتر بینکاری کے ذریعے مالی شمولیت کے اہداف کی تکمیل میں سب سے آگے رہے۔

مالی شعبے میں معمولی حصہ ہونے کے باوجود مائیکرو فنانس بینکوں نے بلا دفتر (برانچ لیس) بینکاری کے ذریعے مالی شمولیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ برانچ لیس بینکاری اکاؤنٹس، معاشرے کے پسماندہ طبقوں اور بینکاری خدمات تک رسائی نہ رکھنے والے افراد کو مالی خدمات تک سہل اور سستی رسائی کے طریقے فراہم کرتے ہیں۔

شکل 5.6 : شرح کفایت سرمایہ

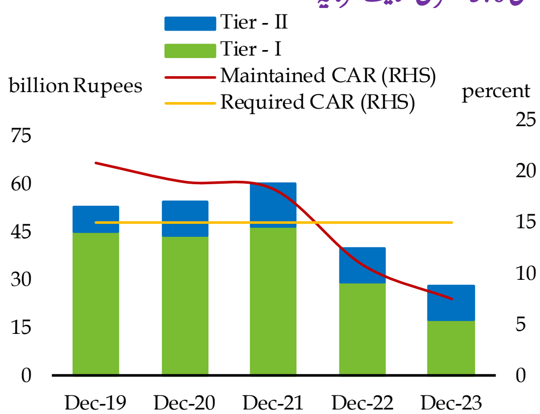

Source: State Bank of Pakistan

بینکوں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے مجموعی بلا دفتر بینکاری اکاؤنٹس میں مائیکرو فنانس بینکوں کا حصہ تقریباً 80 فیصد ہے۔ سال 2023ء کے دوران، بلادفتر بینکاری اکاؤنٹس کی تعداد 18.1 فیصد اضافے کے ساتھ 114 ملین تک پہنچ گئی جبکہ سال 2022ء میں اس میں 23.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ فعال اکاؤنٹس کی تعداد 64.1 ملین تک پہنچ گئی جو گذشتہ سال کے 5.4 فیصد کی کمی کے مقابلے میں سال 2023ء میں 50.9 فیصد کے نمایاں اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔

مسلسل معاشی دباؤ جو باقاعدگی سے شدید بیرونی دھچکوں کی وجہ سے بڑھتا رہا ہے، مائیکرو فنانس بینکوں کی مالی کارکردگی اور حیثیت کے تعین میں فیصلہ کُن ثابت ہوا۔

مائیکرو فنانس بینکاری شعبے میں دباؤ اس تعطل کا تسلسل ہے جو عالمی وبا کے دوران شروع ہوا تھا، 2022ء کے سیلاب نے اس میں اضافہ کیا اور اس کے بعد بگڑتے ہوئے معاشی حالات نے صورتحال مزید بدتر کر دی۔ سال 2024ء میں بھی جاری رہنے والا دباؤ اس شعبے کے خطرۂ قرض اور قرض کی لاگت پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ مزید برآں، موسمیاتی خطرات (مثلاً سیلاب) کے حوالے سے اس شعبے کے جزدان کی زدپذیری، خطرے کا ایک اور اہم ذریعہ ہے، جو شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت، جو پہلے ہی دباؤ کا شکار ہے، پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔

مستقبل میں مائیکرو فنانس بینکوں کی کارکردگی کا انحصار اس طرح کی رکاوٹوں کا مقابلہ کرنے کے لیے بفرز بنانے کی صلاحیت پر ہو گا، خاص طور پر اداروں اور قرض گیروں کے درمیان تعلقات کو دوبارہ قائم کرنا جو عالمی وبا کے بعد کے

عرصے کے دوران منقطع ہو گئے تھے۔ قرضوں کی وصولیاں بڑھانے اور خطرۂ قرض کم کرنے کے لیے ان مسائل سے نمٹنا انتہائی اہم ہے اور اس طرح ان کی دباؤ کی حامل ادائیگی قرض کی صلاحیت کی صورتِ حال کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔

مائیکرو فنانس بینکوں کو اپنے کاروباری ماڈلز پر بھی نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ عملی اخراجات کو معقول بنایا جا سکے اور ان پر قابو پایا جا سکے جس نے گذشتہ کئی برسوں کے دوران ان کے منافعے کو متاثر کیا ہے۔ مزید برآں، بلند مہنگائی اور اس کے نتیجے میں استحکام کی پالیسیوں کی وجہ سے خطرۂ قرض میں اضافے کو دیکھتے ہوئے، مائیکرو فنانس بینکوں کو اپنی انتظام خطر کی صلاحیتوں کو بڑھا کر سرمائے کے بفرز کو مضبوط کر کے مضمر خطرات کا پیشگی انتظام کرنے کی ضرورت ہے۔ مائیکرو فنانس بینکوں کو منافع پیدا کرنے اور مالی شمولیت کے پالیسی مقصد کے حصول میں پائیدار طریقے سے معاونت کے لیے مستحکم ذرائع سے فنڈز اکھٹے کرنے پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔

6.1 ترقیاتی مالی ادارے

ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کی بنیادی طور پر سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کی وجہ سے اساسِ سرمایہ میں نمایاں پیش رفت درج ہوئی ، کیونکہ قرضوں خاص طور پر بازارِ زر کے سودوں کے ذریعے ریپو قرضوں میں نمایاں اضافہ ہوا ۔ معاشی دباؤ حالات کی وجہ سے قرضوں کے جزدان کی نمو سکڑ گئی ۔ تاہم ، اثاثوں کا مجموعی ارتکاز خطرے سے پاک سرکاری تمکسات کی طرف مزید بڑھ گیا ۔ خالص سودی آمدنی میں بیش بہا وسعت کے سبب اس شعبے میں نفع آوری کے صحت مند مارجن کا اندراج ہوا ۔ مزید برآں ، پُرخطر بہ وزن اثاثوں کے ضمن میں اساسِ سرمایہ میں زبردست اضافہ ہوا ، جس نے شرح کفایت سرمایہ کو تھوڑا سا بڑھادیا ؛ تاہم ، شرح کفایت سرمایہ ضوابطی نشانیے سے خاصا بلند رہا ۔

6.2 ترقیاتی مالی ادارے

ریکارڈ قرضوں پر مبنی سرمایہ کاری ترقیاتی مالی اداروں کی اساس سرمایہ میں غیر معمولی اضافہ کیا...

مالی سال 23ء میں ترقیاتی مالی اداروں کے اساسِ سرمایہ میں نمایاں اضافہ (63.5 فیصد) ہوا لیکن پچھلے سال کے مقابلے میں اس کی رفتار (165.5 فیصد) سُست رہی (جدول 6.1.1)۔ اساسِ سرمایہ میں توسیع بنیادی طور پر قرضے سے کی گئی سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوئی۔

قرضوں میں معمولی اضافہ دیکھا گیا، کیونکہ مالی سال 22ء کی نسبت ترقیاتی مالی اداروں کی جانب سے قرضے لینے کا عمل بالفعل جمود کا شکار رہا۔ قرضوں میں سُست نمو کے ساتھ ساتھ غیر فعال قرضہ تا قرضہ تناسب، جو پہلے ہی گر رہا تھا، مزید ابتر نہ ہوا۔ قرضوں کی اوسط سے کم کارکردگی کی بنیادی وجہ نجی شعبے میں قرضوں کی طلب کا فقدان تھا۔

2023ء کے دوران زیادہ تر سرکاری تمسکات میں خطرے سے پاک سرمایہ کاری بڑھتی رہی۔ سرمایہ کاری میں 73.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ٹریژری اکتشافات 82.0 فیصد بڑھ گئے۔ بازارِ زر کے سودوں (او ایم اوز)[1] میں ترقیاتی مالی اداروں کی زبردست شرکت نے سرمایہ کاری کے اس بڑے حجم کو آسان بنادیا۔ بازارِ زر کے سودے ترقیاتی مالی اداروں کے روز مرّہ اثاثہ و واجبات کے انتظام میں سہولت فراہم کرسکتے ہیں کیونکہ انہیں فنڈنگ کے محدود ذرائع کا سامنا ہوتا ہے۔

2023ء میں ترقیاتی مالی اداروں کا شرح کفایت سرمایہ بڑھ کر 43.3 فیصد تک (2022ء میں 36.5 فیصد) پہنچ گیا۔ اسے بنیادی طور پر پُر خطر بہ وزن اثاثوں میں اضافے کے بجائے قابلِ استعمال سرمائے میں بہ سرعت اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

جدول 6.1.1: کلیدی متغیرات اور مالی اصابت کے اظہاریے

	2019ء	2020ء	2021ء	2022ء	2023ء
ارب روپے					
سرمایہ کاری (خالص)	240	287	338	1,168	2,025
قرضے (خالص)	92	111	140	188	188
کُل اثاثے	377	439	539	1,430	2,338
قرضے	229	261	348	1,223	2,117
ڈپازٹس	12	27	34	38	45
ایکویٹی	117	127	134	135	145
غیر فعال قرضے	15	16	15	15	15
فیصد					
شرح کفایت سرمایہ	44.9	43.1	38.7	36.5	34.7
غیر فعال قرضے تا قرض	14.5	12.8	9.5	7.3	7.4
خالص غیر فعال قرضے تا خالص قرض	4.2	3.1	1.6	0.9	(1.2)
اثاثوں پر نفع (بعد از ٹیکس)	2.7	3.3	2.4	1.6	0.9
ایکویٹی پر نفع (بعد از ٹیکس)	7.2	10.7	7.2	3.3	1.3
لاگت تا آمدنی تناسب	56.4	52.0	25.9	24.0	22.0
سیال اثاثے تا قلیل مدتی واجبات	76.3	89.7	98.0	92.4	95.9
قرضے تا ڈپازٹس	763.8	405.1	412.6	493.4	417.7

اسٹیٹ بینک

رواں شرح پی آئی بیز میں تازہ سرمایہ کاری نے سرمایہ کاری جزدان بڑھادیا...

2023ء کے دوران سرمایہ کاری میں 73.3 فیصد کی زبردست نمو دیکھنے میں آئی اور اساسِ سرمایہ میں ان کا حصہ بڑھ کر 86.6 فیصد (2022ء میں 81.7 فیصد) تک جاپہنچا۔ تقریباً تمام تر تازہ سرمایہ کاری (اضافے کا 91.8 فیصد) سرکاری تمسکات کا حصہ بنی، جو 72.4 فیصد اضافے کے ساتھ 1,871.5 ارب روپے تک پہنچ گئی، اور مجموعی سرمایہ کاری میں ان کا حصہ تقریباً 92.4 فیصد (2022ء میں 92.6 فیصد) تک برقرار رہا۔ دوسری جانب زیرِ جائزہ سال کے دوران ایکویٹی سٹاک میں سرمایہ کاری 64.6 فیصد کم ہو کر 17.7 ارب روپے رہ گئی۔

[1] اسٹیٹ بینک نے تمام ترقیاتی مالی اداروں کو 2022ء میں اوپن مارکیٹ آپریشنز میں حصہ لینے کی اجازت دی۔ تفصیلات کے لیے ڈی ایم ایم ڈی کا سرکلر نمبر 11 برائے 2022ء ملاحظہ کیجیے۔

رواں شرح پی آئی بیز اور ایم ٹی بیز میں خاطرخواہ سرمایہ کاری ہوئی۔۔۔

تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 2023ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری تمسکات میں نمایاں اضافہ ہوا، جس میں ایم ٹی بیز کا حصہ تقریباً تین چوتھائی تھا، اس کے بعد رواں شرح پی آئی بیز کا نمبر آتا ہے۔ تاہم 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں اس رجحان میں تبدیلی دیکھی گئی جب سرمایہ کاری کا بڑا حصہ رواں شرح پی آئی بیز کے قلیل مدتی آلات کی جانب منتقل ہو گیا، اس کی بنیادی وجہ 2023ء کی چوتھی کے دوران خطِ یافت میں گراوٹ آنا تھی۔ اس پیش رفت سے (الف) قلیل مدتی بازارِ زر کے سودوں اور بینک فنڈنگ تک رسائی کی عکاسی ہوتی ہے جو سیالیت کے خطرے کو کم کرنے کی غرض سے قلیل مدتی بلوں سے مطابقت کی حامل سرمایہ کاری کے لیے ضروری ہوتی ہے، اور (ب) شرح سود میں اضافے کا منظر نامہ جو طویل مدتی معین سرمایہ بانڈز کے معاملے میں باز قدر پیمائی کے نقصانات پر منتج ہوتا ہے۔[2] لہٰذا، ترقیاتی مالی اداروں نے ایم ٹی بیز اور رواں شرح پی آئی بیز میں سرمایہ کاری کو ترجیح دی، جو شرح سود میں تبدیلیوں کے حوالے سے نسبتاً کم حساسیت کے حامل ہوتے ہیں۔ آخر دسمبر 2023ء میں ایم ٹی بیز کا جز دان 231.4 ارب روپے کے نمایاں اضافے سے بڑھ کر 838.7 ارب روپے تک پہنچ گیا؛ 554.6 ارب روپے کے اضافے سے پی آئی بیز کا مجموعی اسٹاک 1.03 ٹریلین روپے تک جا پہنچا (**شکل 6.1.1**)۔

بڑھتی ہوئی شرح سود اور معاشی سُست روی کے باعث قرضوں میں میں دھیمی نمو درج کی گئی۔۔۔

2023ء میں قرضوں کی نمو 0.1 فیصد پر جمود کا شکار رہی، جو 2022ء میں 33.9 فیصد بڑھی تھی (**شکل 6.1.2**)۔ سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ قرضوں میں معمولی اضافے نے اثاثوں کو توسیع دی، جس سے 2022ء کی 13.1 فیصد مجموعی اساسِ سرمایہ میں ان کا حصہ مزید کم ہو کر 2023ء میں 8.0 فیصد رہ گیا۔ قرضوں میں کمی کی بنیادی وجہ نجی شعبے کی قرضوں کی طلب میں کمی کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی ایل ٹی ایف ایف کے تحت طویل مدتی نو مالکاری اسکیموں سے نسبتاً کم رقوم، 17.9 ارب روپے (2022ء میں 20.7 ارب روپے)، قابلِ تجدید

شکل 6.1.1: ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز کا اسٹاک

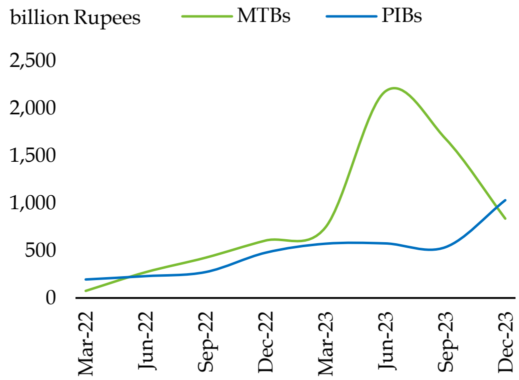

Source: State Bank of Pakistan

توانائی، 3.6 ارب روپے (2022ء میں 3.8 ارب روپے) اور ٹی ای آر ایف، 7.7 ارب روپے (مالی سال 22 میں 8.0 ارب روپے) کا حصول ہیں۔

ترقیاتی مالی اداروں کی مالکاری کا سب سے بڑا صارف کارپوریٹ شعبہ بنا رہا۔۔۔

ترقیاتی مالی اداروں کی مالکاری کا سب سے بڑا صارف کارپوریٹ شعبہ بنا رہا۔ قرضوں میں کارپوریٹ شعبے کا بڑا حصہ جاری سرمائے کی ضروریات کی وجہ سے تھا، جس میں مہنگائی، اجناس کی قیمتوں بڑھنے اور معین سرمایہ کاری مقاصد کی وجہ سے مزید اضافہ ہوا۔

قرضوں میں اضافہ وسیع البنیاد رہا۔۔۔

شعبہ جاتی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرضوں کو مختلف شعبوں میں بخوبی تقسیم کیا گیا ہے۔ ٹیکسٹائل شعبے کا حصہ سب سے زیادہ رہا جس کے بعد مالی، کیمیکل، ادویات اور شوگر کے شعبوں کا نمبر آتا ہے (**شکل 6.1.3**)۔

ریپو قرضے فنڈنگ کا بڑا ذریعہ بنے رہے۔۔۔

ترقیاتی مالی ادارے سالوں سے اپنی بیشتر مالکاری ضروریات کے لیے بین البینک منڈی پر ہی انحصار کرتے رہے ہیں، کیونکہ سرمایہ منڈی تک محدود رسائی کے باعث ڈپازٹس اور دیگر آلات کی وساطت سے رقوم مجتمع کرنا انہیں مسدود رہیں۔ تاہم 2022ء میں بازارِ زر کے سودوں کی مدد سے رقوم کے حصول کے ذریعے

[2] اسٹیٹ بینک نے 2023ء کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 600 بی پی ایس کا اضافہ کیا۔

شکل 6.1.2: قرضوں کا سالانہ بہاؤ(خالص)

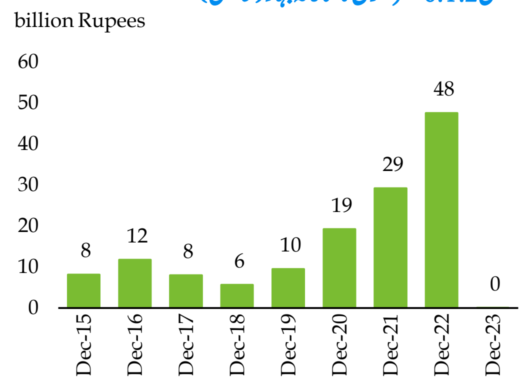

Source: State Bank of Pakistan

ترقیاتی مالی اداروں کی سیالیت پیدا کرنے کی صلاحیت خاصی بڑھادی۔ نتیجتاً، گذشتہ دوبرسوں میں ان کا قرضوں پر انحصار بہت حد تک بڑھ گیا، اور آخر 2023ء میں ان کی اساس سرمایہ میں قرضوں کا حصہ 91.0 فیصد تک پہنچ گیا(2022ء میں 86.0 فیصد)۔ ان قرضوں میں بڑا حصہ یعنی 85.8 فیصد اسٹیٹ بینک کا ہے، جس کے بعد دوسروں کا نمبر آتا ہے(**شکل 6.1.4**)۔

گو کہ ترقیاتی مالی اداروں کے فنڈنگ اظہاریے استحکام کی تصویر کشی کرتے ہیں ، البتہ عرصیتوں میں فرق بہت بڑھ گیا---

عرصیتوں کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ اثاثوں اور واجبات کی عرصیتیں مختصر ہیں یعنی تقریباً 49.0 فیصد اثاثے اور 95.0 فیصد واجبات کی عرصیت ایک سال میں مکمل ہو جائے گی۔ سال بھر مجموعی اثاثوں میں ان عرصیتوں کا فرق خاصا بڑھ کر 40.5 (2022ء میں 22.5 فیصد) ہوگیا، کیونکہ اس شعبے نے اپنی اساسِ سرمائے کی مالکاری کے لیے قلیل مدتی قرضوں پر بیشتر انحصار کیا(**شکل 6.1.5**)۔ تاہم، پست پُرخطر اثاثوں کی صورت میں سیالیت کے خاطر خواہ بفرز کی دستیابی نے عرصیتوں کے فرق[3] کو کم کر دیا کیونکہ مجموعی اثاثوں میں سیال اثاثوں کا حصہ بڑھ کر 85.5 فیصد (2022ء میں 77.9 فیصد) تک پہنچ گیا۔ مزید برآں، سیال اثاثہ جات تا قلیل مدتی واجبات تناسب بڑی حد تک 95.9 فیصد پر مستحکم رہا۔ بازل پر مبنی خالص مستحکم فنڈنگ تناسب بھی بڑھ کر 133.0 فیصد (2022ء میں 120.0 فیصد) تک پہنچ گیا، جو 100 فیصد نشانیہ سے خاصا بلند ہے۔

شکل 6.1.3: قرضوں کا شعبہ وار بہاؤ

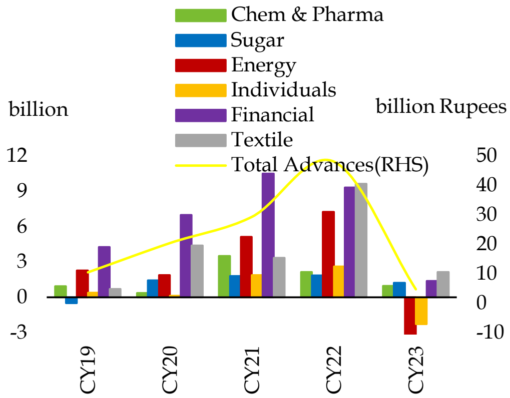

Source: State Bank of Pakistan

شکل 6.1.4: قرضوں کے اجزائے ترکیبی

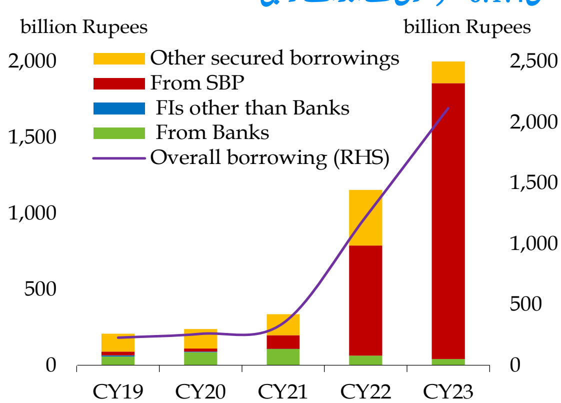

Source: State Bank of Pakistan

اگرچہ بیشتر مکسوبہ اثاثوں کی عرصیت طویل ہوتی ہے ، تاہم ان کی باز قدرپیمائی نسبتاً کم ہوتی ہے ---

آخر دسمبر 2023ء کے دوران طویل مدتی معین سرمایہ قرضے تقریباً 52.2 فیصد جبکہ پی آئی بیز پر مشتمل سرکاری تمسکات 52.3 فیصد تھے۔ تاہم، اثاثوں کی باز قدرپیمائی کے حوالے سے بقیہ مدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے عرصیتی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ بیشتر قرضوں اور سرمایہ کاری کی عرصیت قدرے قلیل مدتی تھی، یعنی 56.9 فیصد قرضوں کی باز قدرپیمائی تین ماہ میں اور 11.2 فیصد کی باز قدرپیمائی تین ماہ سے ایک سال تک ہونی تھی، جبکہ 32.5 فیصد کی سرمایہ کاری،

[3] تاہم، نوقیمت بندی کا خطرہ اب بھی باقی ہے۔

شکل 6.1.5: اثاثوں اور واجبات کے درمیان عرصیتی خلا

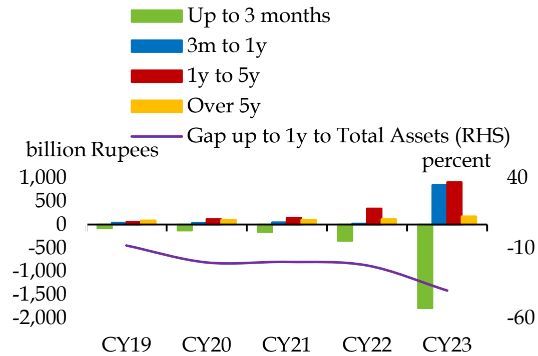

Source: State Bank of Pakistan

جو بیلنس شیٹ کا بڑا حصہ تھی، کی باز قدر پیمائی تین ماہ اور 64.5 فیصد کی تین ماہ سے ایک سال تک ہونا تھی۔

خالص سودی آمدنی میں خاطرخواہ نمو نفع آوری پر منتج ہوئی---

زیرِ جائزہ مدت میں خالص سودی آمدنی میں غیر معمولی نمو کی وجہ سے ترقیاتی مالی اداروں کا بعداز ٹیکس بڑھ کر 20.3 ارب روپے (2022ء میں 14.1 ارب روپے) تک پہنچ گیا۔ تاہم، غیر سودی آمدنی 6.1 فیصد کم ہو کر 12.9 ارب روپے رہ گئی (2022ء میں 13.7 ارب روپے)۔ اگرچہ خام آمدنی میں 42.7 فیصد کی ٹھوس نمو ہوئی، لیکن، آپریٹنگ اخراجات بھی بڑھ کر 27.2 فیصد تک پہنچ گئے۔ تاہم اس شعبے کے ٹیکس چارجز میں مجموعی طور پر 28.3 فیصد اضافہ ہوا (2022ء میں 23.3 فیصد)۔

تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خام آمدنی میں بڑا اضافہ غیر سودی آمدنی کی وجہ سے ہوا، جس میں سودی آمدنی کے اثاثے میں خاصی نمو کے باعث 92.2 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم، دیگر آمدنی میں بڑی کمی آنے کی وجہ سے غیر سودی آمدنی میں بھی تھوڑی سی کمی آئی۔ دوسری جانب، سودی اخراجات میں تیز رفتاری آئی، کیونکہ سودی شرحوں کے اثرات قلیل مدتی قرضوں اور ڈپازٹس پر اثاثوں (بالخصوص قرضوں اور طویل مدتی سرمایہ کاری) کی نسبت تھوڑے زیادہ پڑے، جن کی نوقیمت بندی ان کی متعلقہ شرائط و ضوابط کے مطابق تھیں (**شکل**

4 خالص سودی مارجن (NIM) برابر ہے خالص سودی آمدنی (NII) / اوسط مکسوبہ اثاثوں کے۔

6.1.6)۔ چنانچہ 2022ء میں ترقیاتی مالی اداروں کے شعبے کا خالص سودی مارجن[4] سکڑ کر 1.6 فیصد رہ گیا۔

شکل 6.1.6: ترقیاتی مالی اداروں کی آمدنی

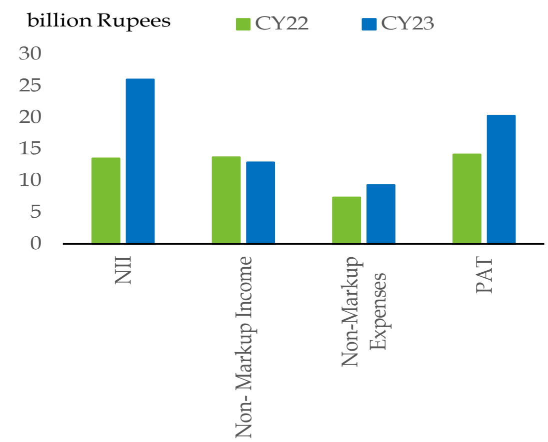

Source: State Bank of Pakistan

تاہم اثاثوں پر نفع گھٹ گیا کیونکہ اساسِ سرمایہ میں بڑی توسیع کی وجہ سے نفع آوری میں اضافہ ہوا ، جبکہ ایکویٹی پر نفع اس میں معتدل نمو ہونے سے قدرے بہتر ہوگیا---

2023ء میں آمدنی (اثاثوں پر بعداز ٹیکس نفع) میں خاطر خواہ اضافے کے مقابلے میں اساسِ سرمایہ 0.9 فیصد (2022ء میں 1.6 فیصد) سکڑ گئی۔

دوسری جانب زبردست آمدنی ایکویٹی میں معتدل نمو کی وجہ سے زیر جائزہ مدت میں ایکویٹی پر نفع بڑھ کر 13.3 فیصد تک پہنچ گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اساسِ سرمایہ میں نمو بنیادی طور پر خطرے سے پاک اثاثوں میں ہوئی تھی، جس کے باعث ترقیاتی مالی اداروں کو اپنی اساسِ سرمایہ میں قدرے سُست نمو کے ساتھ ٹھوس بیلنس شیٹ کو سہارا دینے کا موقع ملا۔

2023ء میں اثاثوں کے معیار کے اظہاریے بڑی حد تک تک مستحکم رہے ---

قرضوں میں نمو اور قرضوں کے بہتر انتظامِ خطر بشمول قرض واپسی کی زائد کوششوں اور غیر فعال قرضوں کی واپسی کے باعث ترقیاتی مالی اداروں کے متعدی

تناسب(infection ratio) میں سالہا سال بہتری آئی ہے۔ تاہم، 2023ء میں غیر فعال قرض تا قرضہ تناسب تھوڑا سا ابتر ہو کر 7.4 فیصد تک پہنچ گیا جو 2022ء میں 7.3 فیصد تھا(**شکل 6.1.7**)۔ غیر فعال قرضے 3.5 فیصد بڑھ کر 15.1 ارب روپے تک پہنچنے کے بر خلاف، ترقیاتی مالی اداروں نے قرضوں پر نقصانات کا ازالہ کرنے کے لیے تموین کی غرض سے کوریج کی بڑی رقوم مختص کردیں۔ آخر 2023ء(گذشتہ برس 87.9 فیصد) تموین کوریج بڑھ کر 114.8 فیصد تک جا پہنچی۔ چنانچہ سال بھر میں خالص غیر فعال قرضے تا خالص قرضے اور سرمایہ جاتی فرسودگی کے تناسبات مزید بہتر ہو کر بالترتیب منفی 1.2 فیصد (2022ء میں 0.9 فیصد)تک پہنچ گئے۔

شکل 6.1.7: 2023ء میں ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں کا معیار

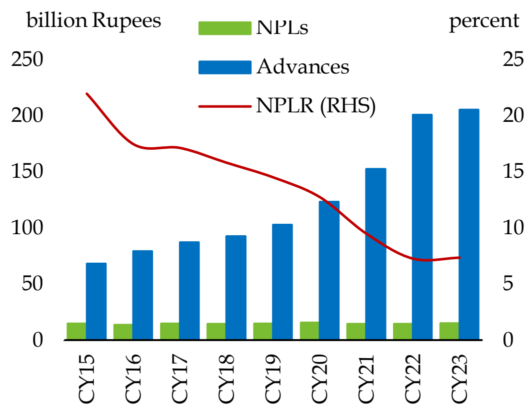

Source: State Bank of Pakistan

ترقیاتی مالی اداروں کی شرح کفایت سرمایہ عام طور پر مضبوط سرمایہ کی بنیاد اور خطرے سے بچنے والی کاروباری حکمت عملی کی وجہ سے مطلوبہ بینچ مارک سے کافی اوپر رہتی ہے، کیونکہ قرض فراہمی کی نسبت اساسِ سرمایہ میں بنیادی طور پر خطرے سے پاک سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کا حصہ حاوی رہا۔ زیر جائزہ سال کے دوران، شرح کفایت سرمایہ صحت مند مارجن سے بڑھ کر 43.3 فیصد (پچھلے سال میں 36.5 فیصد) پہنچ گیا۔ اس کا تناسب 11.5 فیصد کے ضوابطی شرائط سے کافی بلند رہا(**شکل 6.1.8**)۔

شرح کفایت سرمایہ میں زبردست اضافہ بظاہر مجاز سرمائے میں تیزی سے اضافہ (یعنی 29.3 فیصد)کی وجہ سے ہوا، جس کے سبب بہ وزن خطر اثاثوں میں اضافہ ہوا (یعنی 9.0 فیصد)۔ بہ وزن خطر اثاثوں کا مزید تجزیہ مالکاری کی سرگرمیوں میں محدود مثبت رفتار کی عکاسی کرتا ہے، جیسا کہ قرضہ جاتی بہ وزن خطر اثاثوں میں 6.1 فیصد کی دھیمی نمو آئی۔ مزید برآں، مارکیٹ کے بہ وزن خطر اثاثے 27.3 فیصد بڑھ گئے جس کی وجہ سے حکومتی تمسکات میں زیادہ سرمایہ کاری ہوئی، یہ امر شرح سود کے خطرے کے اعتبار سے بلند سرمایہ چارج پر منتج ہوا۔ کاروباری حجم میں اضافے سے پیدا ہونے والی مجموعی آمدنی میں توسیع کی وجہ سے آپریشنل بہ وزن خطر اثاثوں میں بھی 4.9 فیصد اضافہ ہوا۔ بہ وزن خطر اثاثوں میں قرضوں، مارکیٹ اور آپریشنل خطرات کا متناسب حصہ بالترتیب 68.2 فیصد، 16.1 فیصد اور 15.7 فیصد رہا۔

شکل 6.1.8: ترقیاتی مالی اداروں کی شرح کفایت سرمایہ اور بہ وزن خطرہ اثاثے

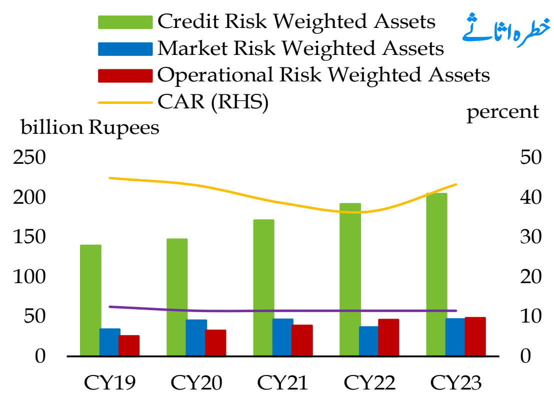

Source: State Bank of Pakistan

ابتدائی طور پر، ترقیاتی مالیات کو فروغ دینے اور معیشت میں سرمائے کی تشکیل کو بہتر بنانے کے لیے ترقیاتی مالی اداروں کے قیام میں معاونت کے لیے اقدامات کیے گئے۔ تاہم، مختلف چیلنجوں نے ترقیاتی مالی اداروں کی ترقی کو محدود کر کے انہیں قدامت پسندانہ حکمت عملی اپنانے پر مجبور کر دیا۔ کئی دہائیوں کے دوران، ترقیاتی مالی اداروں کو درپیش اہم چیلنجز یہ ہیں: سرمایہ مارکیٹ تک محدود رسائی، قومی بچت کی پست شرح، بینکوں سے مسابقت، ڈپازٹ جمع کرنے کا محدود اختیار، حکومت یا بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسیوں کی جانب سے فنڈنگ کی عدم موجودگی، اور مختلف عوامل کی وجہ سے طویل مدتی مالکاری کی نسبتاً کم طلب۔ ان مسائل نے ترقیاتی مالی اداروں کے شعبے کی ترقی کو خاصا محدود کر دیا، اور اس کے ساتھ ساتھ قومی معیشت میں حصہ ڈالنے کی صلاحیت بھی کم کر دی۔

6.2 غیر بینک مالی ادارے

نان بینک مالی اداروں نے دشوار مالی حالات کے باوجود مالی اور آپریشنل مضبوطی مظاہرہ کیا اور بالخصوص انتظامِ اثاثہ کے زمرے میں گذشتہ سال کی نسبت بلند نمو دکھائی۔ کمزور معاشی سرگرمیوں اور بلند شرح سود کے نتیجے میں پست خطرہ قرضوں کی مارکیٹ انتظامِ اثاثہ زمرے کے سرمایہ کاروں کے لیے بدستور ترجیحی زمرے رہا۔ تاہم قرض گار زمرہ مشکل معاشی حالات کی گرفت میں رہا اور زیرِ جائزہ سال کے دوران اس کی نمو تھمی رہی۔ آگے چل کر نان بینک مالی اداروں کی کارکردگی کا دارومدار ابھرتے ہوئے ملکی اور سیاسی و جغرافیائی حالات پر ہے۔

6.2 غیر بینک مالی ادارے

نان بینک مالی اداروں[1] کا شعبہ اور اس کی وسیع تر مالی خدمات معیشت کے لیے کلیدی اہمیت رکھتی ہیں۔ اگرچہ، پاکستان میں مالی نظام بینکوں پر مرکوز ہے جبکہ مالی نظام کی اساسِ سرمایہ میں نان بینک مالی اداروں کا حصہ صرف 5.8 فیصد ہے، تاہم، یہ گذشتہ برسوں کے دوران مستحکم رفتار سے بڑھ رہا ہے اور کچھ کلیدی نان بینک مالی خدمات فراہم کرتا ہے۔

2023ء میں نان بینک مالی اداروں نے دہائیوں سے بلند مہنگائی کے دباؤ، معاشی سرگرمیوں میں کمی، سیاسی غیر یقینی کے حالات اور بیرونی کھاتے کے عدم توازن کے باعث بلند شرح سود کے ماحول میں کام کیا، اس کے باوجود، اس شعبے نے 2023ء میں 34.5 فیصد (2022ء میں 26.7 فیصد) کی نمایاں نمو درج کی، جو کم و بیش تنِ تنہا انتظامِ اثاثہ زمرے[2] کے باعث سامنے آئی، اس زمرے کا غیر بینک مالی اداروں کے اثاثوں میں 89.6 فیصد غالب حصہ ہے (**جدول 6.2.1**)

6.2.1 انتظامِ اثاثہ کا حصہ

انتظامِ اثاثہ کے زمرے نے اپنی اساسِ سرمایہ کو 3,089 ارب روپے تک بڑھادیا، جس سے 2023ء میں 39.6 فیصد کی متاثر کن نمو ظاہر ہوتی ہے، جبکہ 2022ء میں حجم 27.5 فیصد تھا۔ اس زمرے پر میوچوئل فنڈز اور وں کا غلبہ ہے۔ 2023ء میں انتظامِ اثاثہ زمرے کے زیرِ انتظام اثاثوں میں[3] میں 43.7 فیصد کی بڑی نمو درج کی گئی جس کا سبب میوچوئل فنڈز اور وں دونوں میں مضبوط اضافہ ہونا ہے۔

جدول 6.2.1: غیر بینک مالی اداروں کے اثاثوں کا خاکہ

ارب روپے

		دسمبر21ء	دسمبر22ء	دسمبر23
انتظامِ اثاثہ	انتظامِ اثاثہ کمپنیاں / سرمایہ کاری مشیر (ذاتی اثاثے)	**46**	**48**	**58**
	میوچوئل فنڈز	1,192	1,574	2,232
	پنشن فنڈز	40	44	61
	جزدان	374	358	547
	مجموعی زیرِ انتظام اثاثے	**1,605**	**1,976**	**2,840**
	انتظامِ خطر کمپنیاں	8	9	13
	رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ	67	168	168
	پی ای اور وی سی فرمز	0	0	0
	پی ای فنڈز	10	12	10
قرضوں کی فراہمی	مضاربہ ادارے	57	65	56
	لیزنگ کمپنیاں	5	6	6
	مکاناتی مالکاری کمپنیاں	0	1	1
	سرمایہ کاری مالکاری کارپوریشن	78	109	100
	غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں	146	168	195
	مجموعی اثاثے	**2,023**	**2,563**	**3,447**

ماخذ: سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان

میوچوئل فنڈز میں مضبوط نمو نے نان بینک مالی اداروں میں ان کے اثاثوں کو مزید بڑھا دیا…

سال بھر کے دوران میوچوئل فنڈز میں 41.8 فیصد کی قابل ذکر نمو درج کی گئی، جس میں غیر بینک مالی اداروں کی مجموعی اساس سرمایہ کا حصہ 64.7 فیصد ہے، جس میں بنیادی کردار اسلامی آمدنی اور منی مارکیٹ فنڈز کا ہے۔ نمو میں نمایاں اضافہ سال کے آخر میں ہوا، جب معاشی اور سیاسی غیر یقینی صورتِ حال میں بہتری آئی، اور اسٹیٹ بینک نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ

[1] تجزیہ کے مقصد سے غیر بینک مالی اداروں میں غیر بینک مالی کمپنیوں، رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ (REITs) اور مضاربہ کمپنیوں کو شامل کیا گیا ہے۔ منسوخ شدہ کمپنیز آرڈیننس، 1984ء کے سیکشن الف 282 میں (جس میں حصہ VIIIA- سیکشن 282A سے 282N پر مشتمل ہے - منسوخ نہیں ہوتا ہے اور NBFCs پر لاگو ہوتا ہے)، غیر بینک مالکاری کمپنیاں (NBFCs) کمیشن سے لائسنس یافتہ کمپنیوں کو شامل کیا گیا، جن میں شامل ہیں، سرمایہ کاری مالکاری خدمات، لیزنگ، مکاناتی مالکاری خدمات، مخاطرہ سرمایہ کاری ادارے، ڈسکاؤنٹنگ سروسز، سرمایہ کاری مشاورتی خدمات، انتظامِ اثاثہ خدمات، اور کاروبار کی کوئی دوسری شکل جس کی وفاقی حکومت وقتاً فوقتاً سرکاری گزٹ میں اعلامیے کے ذریعے وضاحت کرتی ہے۔ غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں (NBMFCs) بھی غیر بینک مالکاری کمپنیوں میں شامل ہیں۔

[2] انتظامِ اثاثہ کے زمرے میں شامل ہیں: انتظامِ اثاثہ کمپنیاں، سرمایہ کاری مشیر (IAs)، رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ (REITs)، میوچوئل فنڈز، پنشن فنڈز، پرائیویٹ ایکویٹی (PE) فنڈز، اور صوابدیدی / غیر صوابدیدی۔

[3] زیرِ انتظام اثاثوں (AUM) میں میوچوئل فنڈز کے اثاثے، پنشن فنڈز، اور انتظامِ اثاثہ کمپنیوں، سرمایہ کاری مشیر اداروں کے زیرِ انتظام زیرِ انتظام شامل ہیں۔

مجموعی طور پر 600 بی پی ایس بڑھانے کے بعد مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں ریٹ برقرار رکھا۔

2023ء کے دوران سرمایہ کار قرض کے آلات کو سرمایہ کاری کے لیے ترجیح دینا جاری رکھا، کیونکہ انہوں نے کم سطح کے خطرے کی پیشکش کی اور ایکویٹی فنڈز کی نسبت بہتر منافع حاصل کیا(**شکل 6.2.1**)۔ زیرِ انتظام اثاثوں میں اضافہ بنیادی طور پر 2023ء میں خالص فروخت میں اضافے کی وجہ ہوا تھا، جو بلند نفع پر منتج ہوا (**شکل 6.2.2الف**)۔

شکل 6.2.1: میوچوئل فنڈز مرے کا سہ ماہی نفع

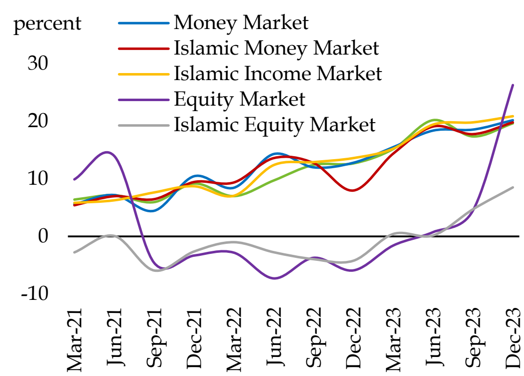

Source: Mutual Funds Association of Pakistan

2022ء اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں سکڑنے کے بعد 2023ء کی دوسری ششماہی میں ایکویٹی فنڈز کی اساس سرمایہ میں اضافہ ہوگیا، کیونکہ کے ایس ای 100 انڈیکس میں اقتصادی منظرنامے اور آئی ایم ایف–ایس بی اے پروگرام کے حصول، عام انتخابات کے شیڈول پر ابہام کے خاتمے، سیاسی غیر یقینی کی صورتِ حال میں کمی، اور بہتر کارپوریٹ نفع جیسی بہتر پیشرفتوں کے باعث تیزی سے اضافہ دیکھا گیا۔ مجموعی طور پر ایکویٹی فنڈز میں 2023ء میں 9.1 فیصد اضافہ ہوا، جو 2022ء کے 169.4 ارب روپے سے بڑھ کر 2023ء میں 202.8 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اس نمو کو بنیادی طور پر خالص مالیت اثاثے (NAV) میں اضافے سے منسوب کیا گیا۔ جہاں تک خالص فروخت کا تعلق ہے، ایکویٹی مارکیٹ کو 2023ء میں ایکویٹی بھنوائے جانے (redemptions) کا سامنا کرنا پڑا(**شکل 6.2.2ب**)۔

شکل 6.2.2الف: منی اور انکم فنڈز کی خالص فروخت

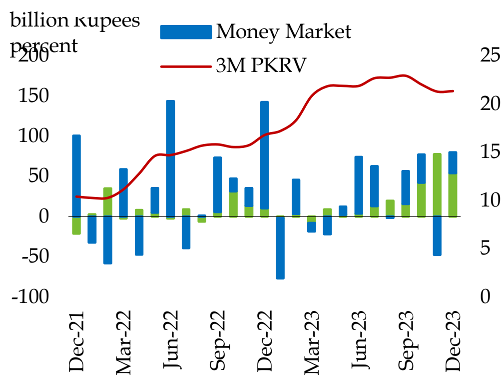

Source: Mutual Funds Association of Pakistan

شکل 6.2.2ب: ایکویٹی فنڈز کی خالص فروخت

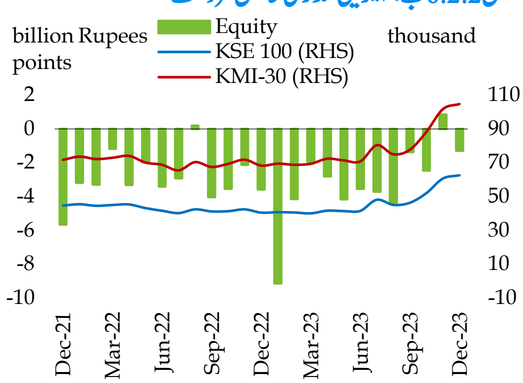

Source: Mutual Funds Association of Pakistan & Pakistan Stock Exchange

حسبِ سابق 2023ء میں بھی انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں (انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں) کی تعداد 29 رہی۔ تاہم، ان کی اپنی اساسِ سرمایہ 2022ء کے 48 ارب روپے سے بڑھ کر 2023ء میں 58 ارب روپے تک پہنچ گئی، جو 20.7 فیصد کی مضبوط نمو کو ظاہر کرتا ہے۔ انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کے زیر انتظام فنڈز اور منصوبوں کی تعداد بھی 313 سے بڑھ کر 345 تک جا پہنچی جبکہ مجموعی زیرِ انتظام اثاثے 2022ء کے 1,574 ارب روپے سے بڑھ کر 2023ء میں 2,232 ارب روپے تک پہنچ گئے۔

منی مارکیٹ فنڈز کا غلبہ بدستور جاری رہا جبکہ انکم فنڈ کا بھی اثاثوں میں حصہ بڑھ گیا۔ ۔ ۔

میوچوئل فنڈز کے اجزائے ترکیبی میں منی مارکیٹ فنڈز کا غلبہ رہا، اس امر کے باوجود کہ 2022ء میں اثاثے 56.2 فیصد تھے جو آخر 2023ء میں کم ہو کر 48.8 فیصد رہ گئی۔ قابل ذکر نمو کے بعد، میوچوئل فنڈز کے اثاثوں میں انکم مارکیٹ فنڈز کا حصہ، خاص طور پر 2023ء کی دوسری ششماہی میں، 2022ء میں 24.8 فیصد سے بڑھ کر 2023ء میں 30.8 فیصد پہنچ گیا (**شکل 6.2.3**)۔

شکل 6.2.3: میوچوئل فنڈز کے اجزائے ترکیبی

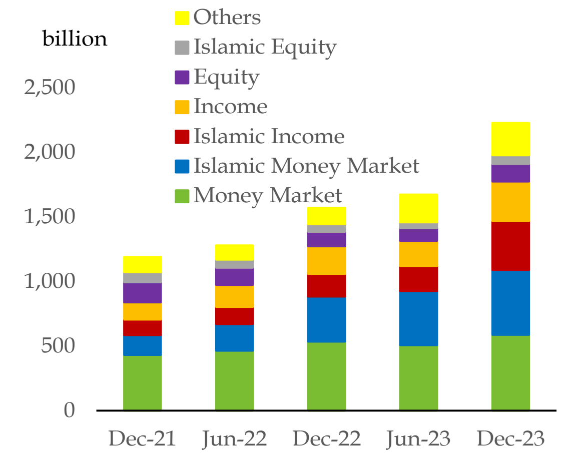

Source: Securities and Exchange Commission of Pakistan

تاہم، 2023ء کے دوران میوچوئل فنڈز میں منی اور انکم فنڈز کا حجم 1,777 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو اس کا تقریباً 79.6 فیصد بنتا ہے۔ بلند سودی شرح کے ماحول نے قرضہ منڈی میں مسابقت کو بڑھا دیا ہے کیونکہ سرمایہ کاری کے دستیاب مواقع محدود ہیں۔ اس سے رقوم کے ممکنہ ارتکاز کے خطرات پیش آ سکتے ہیں۔ بالخصوص، ثانوی مارکیٹ میں چھ ماہ یا اس سے کم کی عرصیت والے قلیل مدتی آلات کی محدود دستیابی کے پیش نظر، منی مارکیٹ کو خاطر خواہ قلیل مدتی سرمایہ کاری کے مواقع کی نشاندہی کرنے میں چیلنجز کا سامنا ہے۔

مزید بر آں، اسلامی انکم اور منی مارکیٹ فنڈز میں بھی قابل ذکر اضافہ ہوا، کیونکہ ان کی اساس سرمایہ کی نمو تقریباً روایتی بینکوں کے ہم پلہ رہی۔ 2023ء میں اسلامی منی مارکیٹ اور انکم فنڈز 68.4 فیصد بڑھ کر 882 ارب روپے تک پہنچ گئے، جبکہ روایتی منی مارکیٹ اور انکم فنڈز 19.1 فیصد بڑھ کر 895 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ شریعت سے ہم آہنگ سرمایہ کاری پر غور کرنے کے ساتھ ساتھ ہو سکتا ہے کہ اسلامی بینکوں کے بچت اکاؤنٹس، جو عام طور پر ڈپازٹرز کو نسبتاً کم منافع دیتے ہیں، کی نسبت اسلامی فنڈز پر بلند نفع نے سرمایہ کاروں کو فنڈز کی طرف زیادہ راغب کیا ہو۔

دراصل، پالیسی ساز سرمایہ کاری کے مواقع بڑھانے اور انہیں متنوّع بنانے کے لیے قلیل مدتی اسلامی قرضہ آلات کے ممکنہ اجرا پر غور کر رہے ہیں، خاص طور پر اسلامی منی مارکیٹ میں۔[4]

مجموعی طور پر میوچوئل فنڈز نے پست خطرے کے خاکے کو برقرار رکھا۔ ۔ ۔

میوچوئل فنڈز کے اثاثوں کا اختصاص اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ بینک بیلنس، سرکاری تمسکات، اور مالی اداروں کے پاس جمع رقوم کا منی اور انکم فنڈز میں بلند حصہ ہے۔ محدود خطرۂ قرض، ان سرمایہ کاریوں کی دستیاب سیالیت، اور ملکی بینکاری شعبے کی مستحکم کارکردگی اور لچک کے پیشِ نظر، میوچوئل فنڈز کی ان سرمایہ کاریوں اور فنڈ کے اختصاص کو محدود خطرات کا سامنا ہوتا ہے (**شکل 6.2.4**)۔

کے معیار اور اثاثوں کے معیار کے لحاظ سے، میوچوئل فنڈز کی صنعت کے مجموعی درجہ اثاثے بھی 2023ء میں 3.5 ارب روپے سے کم ہو کر 2.3 ارب روپے رہ گئے، جو زیرِ انتظام اثاثوں کا صرف 0.1 فیصد بنتا ہے۔

[4] سالانہ رپورٹ 2023ء، سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (SECP)

جزدانوں نے بھی غیر صوابدیدی جزدانوں کے باعث متاثر کن نمو درج کی---

منڈی میں حصے کے اعتبار سے غیر بینک مالی اداروں میں میوچوئل فنڈز کے بعد جزدانوں (زیرِ انتظام)[5] کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔

2023ء میں 52.9 فیصد کے قابلِ ذکر اضافے سے بڑھ کر 547 ارب روپے (2022ء میں 358 ارب روپے) تک پہنچ گئے، ان میں 2022ء کے دوران معمولی سکڑاؤ آیا تھا۔ نمو کا ارتکاز غیر صوابدیدی جزدانوں میں تھا، کیونکہ اس کے اثاثے 2022ء میں 126 ارب روپے سے بڑھ کر 2023ء کے دوران 291 ارب روپے تک پہنچ گئے، جس کے نتیجے میں 2023ء کے دوران مجموعی اثاثوں میں اس کا حصہ بڑھ کر 53.1 فیصد تک جاپہنچا (2022ء میں 35.3 فیصد) (**شکل 6.2.5**)۔

2023ء میں اقتصادی سرگرمیوں میں کمی اور پالیسی کی غیر یقینی صورتِ حال کی وجہ سے رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ (REIT) شعبے کو سست روی کا سامنا کرنا پڑا---

حالیہ برسوں میں رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ (REIT)[6] کا شعبہ چھوٹے سرمایہ کاروں کے لیے سرمایہ کاری کی ایک نئی راہ کے طور پر ابھرا ہے، جس کی مدد سے وہ رئیل اسٹیٹ کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ اگرچہ، 2023ء میں رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ کی مزید آٹھ انتظامی کمپنیوں (RMCs) کو لائسنس دیا گیا تھا، جس سے رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ کی انتظامی کمپنیوں کی کُل تعداد 24 ہو گئی، ان کمپنیوں میں سے صرف چار کمپنیاں 2023ء کے آخر تک سرمایہ کاروں کو رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ کی اسکیموں کی پیش کش کر رہی تھیں۔

شکل 6.2.4: میوچوئل فنڈز کے اثاثوں کا اختصاص

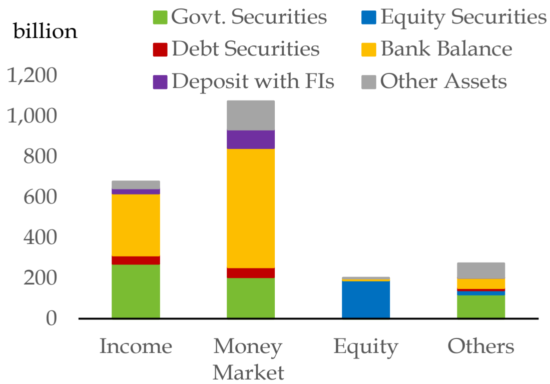

Source: Securities and Exchange Commission of Pakistan

شکل 6.2.5: سرمایہ کاری کی فیصلہ سازی کے لحاظ سے جزدانوں کی درجہ

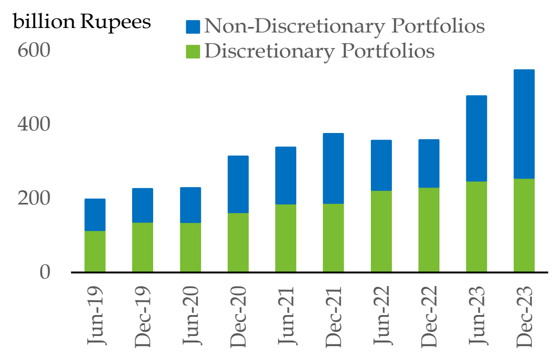

Source: Securities and Exchange Commission of Pakistan

ضابطہ کار کی طرف سے وسیع پیمانے پر رسائی کی کوششوں کے ساتھ ساتھ رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ ضوابط میں ترامیم کی وجہ سے 2023ء میں اسکیموں کی تعداد 11 سے 15 تک بڑھ گئی۔ تاہم، رئیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ شعبے کے اساسِ سرمایہ 2022ء میں 167.6 ارب روپے سے بڑھ کر 2023ء میں 168.4 ارب روپے تک پہنچ گئی، جس کی بنیادی وجہ ملک میں اقتصادی سرگرمیوں میں

[5] اہل سرمایہ کاروں (وہ شخص جو کم از کم 30 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کی پیشکش کرے) کی سرمایہ کاری جزدان (زیرِ انتظام) کہلاتی ہے، جو سرمایہ کاری مشیر اداروں کے زیرِ انتظام ہوتی ہیں۔ "صوابدیدی جزدان" کے تحت، سرمایہ کاری کے فیصلے کلائنٹس کی جانب سے سرمایہ کاری مشیر ادارے کے ذریعے کیے جاتے ہیں اور ان پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ جبکہ "غیر صوابدیدی جزدان" کے تحت، سرمایہ کاری کے فیصلے کلائنٹس کی تحریری ہدایات کے مطابق کیے جاتے ہیں۔

[6] رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ (REITs) سرمایہ کاری کی وہ اسکیمیں ہیں جو آمدنی پیدا کرنے والی رئیل اسٹیٹ کی مالک ہیں اور اکثر و بیشتر ان کے انتظام میں فعال کردار کی حامل ہوتی ہیں۔ اس طرح کی اسکیموں کے ذریعے، سرمایہ کار رئیل اسٹیٹ کے مختلف زمروں میں آمدنی پیدا کرنے والی جائیداد کی ملکیت اور فعالیت حاصل یا مالکاری کر سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے، براہِ کرم ملاحظہ کیجیے:
https://invest.gov.pk/sites/default/files/2020-08/REITS%20FAQs.pdf

کمی، پست کاروباری احساسات اور غیر یقینی سیاسی صورتِ حال کے باعث 2023ء کے دوران رئیل اسٹیٹ شعبے میں سست روی آنا ہے۔

شکل 6.2.6: قرض گار غیر بینک مالی اداروں کے اثاثے

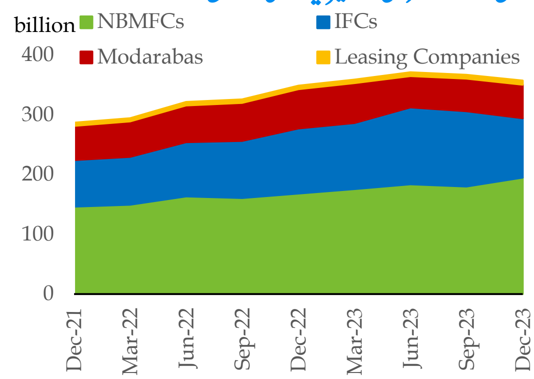

Source: Securities and Exchange Commission of Pakistan

شکل 6.2.7 : غیر بینک مالی اداروں کے قرضے اور لیز

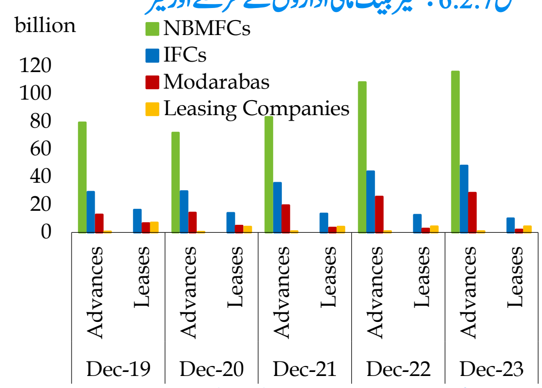

Source: Securities and Exchange Commission of Pakistan

پنشن فنڈز 2023ء میں مضبوط نمو درج کی ، حالانکہ مجموعی غیربینک مالی اداروں کے شعبے میں ان کا حصہ کم رہا۔۔۔

پنشن فنڈز نے بھی 2023ء میں 39.3 فیصد کی مضبوط نمو درج کی، جس سے اثاثہ کی بنیاد 44 ارب روپے سے بڑھ کر 61 ارب روپے ہو گئی۔ روایتی اور شریعت کے مطابق پنشن فنڈز دونوں نے ترقی میں حصہ لیا۔

خیبر پختونخوا حکومت نے اپنے ملازمین کے لیے 2023ء میں رضاکارانہ پنشن سکیم (VPS) کا آغاز کیا جنہوں نے 07 جون 2022ء کو یا اس کے بعد سرکاری ملازمت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اس اسکیم میں، ملازمین اور آجروں دونوں کے زرِ تعاون کی سرمایہ کاری کی جاتی ہے اور اس سے حاصل ہونے والی رقم کو ریٹائرمنٹ پر پنشن اور/ یا دیگر فوائد خریدنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس اقدام سے بڑھتے ہوئے عوامی پنشن بل کے مسئلے کو حل کرنے اور مالیاتی گنجائش کے موثر انتظام میں سہولت ملے گی۔

6.2.2 غیر بینک مالی اداروں کا قرض گار زمرہ

بلند شرح سود اور معاشی بدحالی نے غیر بینک مالی اداروں کے قرض دینے والے زمرے کو کاوی دشواریوں سے دوچار کیا۔[7] غیر بینک مالی اداروں کے شعبے کا قرض دینے والے زمرے میں حصہ 10.4 فیصد ہے۔ اس زمرے کی اساسِ سرمایہ 2023ء میں معمولی اضافے سے 2.4 فیصد بڑھ کر 357.8 ارب روپے تک پہنچ گئی، جس میں پچھلے سال 21.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ 2023ء میں معمولی نمو مہنگائی کے دباؤ اور معاشی سرگرمیوں میں کمی کے باعث دوران سال بلند پالیسی کی شرح کے اثرات ظاہر کرتی ہے۔ غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں (NBMFCs) نے قرض گار زمرے میں نمو کا مظاہرہ کیا، جبکہ زیرِ جائزہ سال کے دوران سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں (سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں) اور مضاربہ اداروں نے سکڑاؤ کا سامنا کیا (**شکل 6.2.6**)۔

قرض دینے والے غیر بینک مالی اداروں کے قرضوں کا میں غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں حاوی رہیں۔ غیر بینک مالی اداروں کے قرض دینے والے زمرے کے قرضوں کا میں جو توسیع ہوئی تھی، وہ 2023ء میں گھٹ کر 8.3 فیصد (2022ء میں 28.7 فیصد) رہ گئی، جس کی وجہ معاشی دباؤ کے حالات ہیں، اور نجی شعبے کو قرضوں میں کمی سے اس کی عکاسی ہوتی ہے (**شکل 6.2.7**)۔

[7] قرض دینے والے غیر بینک مالی اداروں (جنہیں انتظام اثاثہ زمرہ سے ہٹ کے شمار کیا جاتا ہے) میں لیزنگ کمپنیاں، مضاربہ ادارے، سرمایہ کاری مالکاری کمپنیاں، ہاؤسنگ فنانس کمپنیاں، غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں وغیرہ شامل ہیں۔

شکل 6.2.8: سرمایہ کاری مالکاری شعبے کے درجہ بند اثاثے

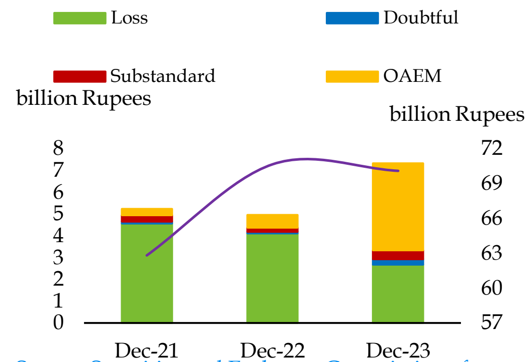

Source: Securities and Exchange Commission of Pakistan

غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں کی نمو سے قرض دینے والے زمرے میں ان کے اثاثوں کا حصہ بڑھ گیا۔۔۔

2023ء میں مشکل معاشی اور مالی ماحول کے باوجود غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں کی 15.6 فیصد کی نمو سے قرض دینے والے زمرے میں اس کے اثاثوں کا حصہ بڑھ کر 54.4 فیصد (2022ء میں 48.2 فیصد) تک پہنچ گیا۔

بلند شرح سود کے ماحول کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور معدوم ہوتی ہوئی اقتصادی سرگرمیوں، جو خاص طور پر معاشرے کے کم آمدنی والے طبقے کی ادائیگی کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہیں، نے غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں کے قرضوں کے میں توسیع روک دی، جس میں 2022ء میں 30.3 فیصد کی نسبت 2023ء کے دوران 7.0 فیصد کی معمولی شرح سے اضافہ ہوا۔ غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں کے کُل اثاثوں میں قرضوں کا حصہ بھی 2022ء میں 64.6 فیصد سے کم ہو کر 2023ء میں 59.9 فیصد رہ گیا، کیونکہ غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں نے اپنی حکمت عملی کا رخ سرمایہ کاری اور بینکوں کے اختصاص کی جانب موڑ دیا تاکہ نسبتاً کم خطرات پر زیادہ منافع حاصل کیا جاسکے۔

اگرچہ غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں نے 2023ء میں مضبوطی اور نمو کا مظاہرہ کیا ہے، طویل مدت کے لیے سخت مالی حالات غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں کے لیے چیلنجز کا باعث بن سکتے ہیں کیونکہ ان کے قرض گیروں کے پاس شدید اور طویل معاشی دھچکوں کو برداشت کرنے کے سکت خاصی کم ہے جبکہ ان اداروں کی مخصوص کاروباری نوعیت کی بنا پر ان کی آپریٹنگ لاگت بلند ہے۔

درجہ بند سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کے شعبے کے اثاثوں میں تیزی سے اضافہ دیکھنے میں آیا کیونکہ نئے اندراج سے قرضوں کے کو تقویت دینے میں مدد ملی ۔۔۔

اگرچہ، چند نئے فریقوں نے سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کے شعبے میں قدم رکھا، تاہم سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کی اساس سرمایہ 2022ء کی سطح سے 8.4 فیصد کم ہو کر 109 ارب روپے کی نسبت 2023ء میں 100 ارب روپے رہ گئی۔ سرمایہ کاری اور ڈپازٹس میں کمی اساس سرمایہ میں سکڑاؤ کا باعث بنی، جبکہ 2023ء کے دوران قرضوں کے میں 9.5 فیصد کی معقول نمو درج کی گئی۔

سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کے شعبے پر دو اداروں کا غلبہ جاری رہا، جن کا اس شعبے کے اثاثوں میں حصہ تقریباً 68.9 فیصد ہے ۔ یہ دو بڑی فرمیں قرضوں میں اضافے کی بھی محرک تھیں۔ مزید برآں، بنیادی طور پر مارکیٹ میں نئے فنٹیک اداروں کا بھی اندراج ہوا، جس نے قرضوں کے کو مزید فروغ دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ دو بڑی فرموں میں سے ایک زیادہ تر ایک ادارہ جاتی قرض گار کے طور پر کام کرتی ہے، جو غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں کو مالکاری فراہم کرتی ہے جبکہ حال ہی میں دوسری فرم نے لیز سے قرضوں تک اپنے کو توسیع دی۔

اس شعبے کے اثاثوں میں کمی بھی دو بڑی فرموں میں سے ایک کی وجہ سے ہوئی کیونکہ سال کے دوران بھر میں اس نے اپنے کچھ واجبات کی ادائیگی کے ہمراہ قرض گاری بڑھانے کے لیے اپنی تقریباً 80.7 فیصد سرمایہ کاری خرچ کر دی۔

2023ء میں سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کے شعبے کے درجہ بند اثاثے زبردست اضافے کے بعد، بالخصوص تخصیصی اثاثوں (OAEM) میں اضافے کی وجہ سے، 4.9 ارب روپے سے بڑھ کر 7.3 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ تاہم، یہ اضافہ وسیع البنیاد معلوم نہیں ہوتا اور لیز سے قرضوں کے میں منتقلی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ، یہ کوئی فوری تشویش طلب امر نہیں ہے، البتہ مالی حالات میں موجودہ دباؤ توجہ اور انتظام خطر کی کوششوں کو بڑھانے کا متقاضی ہے تاکہ دباؤ کے حامل قرض کا موثر انتظام یقینی بنایا اور مزید بدعنوانیوں کا تدارک کیا جاسکے۔ مزید، مارکیٹ میں فنٹیک اداروں کی آمد کے باعث ضوابطی اور نگرانی فریم ورک کو بروقت بڑھانے کی ضرورت پیدا ہوگئی ہے تاکہ کارکردگی میں مزید بہتری لائی جاسکے اور ابھرتے ہوئے خطرات کا تدارک کیا جاسکے (**شکل 6.2.8**)۔

جدول 6.2.2: انتظامِ اثاثہ زمرے کے فنڈز کا پھیلاؤ اور بینکاری شعبے کا انکشاف

تفصیلات	دسمبر-21ء			دسمبر-22ء			دسمبر-23ء		
	کُل مالیت (i)	بینکوں کا حصہ (ii)	مجموعے* میں بینک کا حصہ (iii= ii/i)	کُل مالیت (iv)	بینکوں کا حصہ (v)	مجموعے* میں بینک کا حصہ (vi= v/iv)	کُل مالیت (vii)	بینکوں کا حصہ (viii)	مجموعے* میں بینک کا حصہ (ix= viii/vii)
	ارب روپے		فیصد	ارب روپے		فیصد	ارب روپے		فیصد
1۔ انتظامِ اثاثہ کمپنی / سرمایہ کاری مشیروں کی ایکویٹی	33	17	53.0	33	18	55.4	43	25	58.7
2۔ انتظامِ اثاثہ کمپنی / سرمایہ کاری مشیروں کے زیرِ انتظام اثاثے	1,605	1,257	78.3	1,976	1,537	77.8	2,840	2,247	79.1
3۔ میوچوئل فنڈز کا حجم	1,192	22	1.8	1,574	15	0.9	2,232	13	0.6
4۔ مالی اداروں میں میوچوئل فنڈ کا انکشاف	724	673	92.9	749	589	78.6	1,111.16	972	87.4
5۔ 20 بڑے ایکویٹی تمسکات میں میوچوئل فنڈز کا انکشاف	75	9	12.5	62	5	8.4	56	7	11.7
6۔ 10 بڑے ایکویٹی تمسکات میں میوچوئل فنڈز کا انکشاف	20	7	36.7	64	9	14.7	64	9	13.9
7۔ میوچوئل فنڈز یونٹس کے 20 بڑے یافتگان	194	14	7.1	344	27	7.9	393	–	–

* متعلقہ مد میں بینک کے حصے کا مطلب درج ذیل ہے:

1. بینک کی زیرِ ملکیت انتظامِ اثاثہ کمپنی / سرمایہ کاری مشیروں کی ایکویٹی
2. بینک کی زیرِ ملکیت انتظامِ اثاثہ کمپنی / سرمایہ کاری مشیروں کے میوچوئل / پنشن فنڈز اور جزدان
3. میوچوئل فنڈ یونٹس میں بینکوں کی سرمایہ کاری
4. ڈپازٹس، سی او ڈی / ٹی ڈی آر / سی او آئی اور بینکوں کی طلبیدہ رقوم / اختصاص میں میوچوئل فنڈز کی سرمایہ کاری
5. بینکوں کے عام حصص میں میوچوئل فنڈ کی سرمایہ کاری
6. بینکوں کے جاری کردہ ٹی ایف سیز / کمرشل پیپر / صکوک وغیرہ میں میوچوئل فنڈز کی سرمایہ کاری
7. میوچوئل فنڈ یونٹس کے 20 بڑے یافتگان بینک (سرمایہ کاری کی مالیت)

ماخذ: سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان

مالی ماحول میں دباؤ کے باوجود مضاربہ اداروں کے قرضوں میں اضافہ دیکھا گیا۔۔۔

مضاربہ اداروں[8] کے شعبے کی اساسِ سرمایہ 2022ء میں 65 ارب روپے سے کم ہو کر 2023ء میں 56 ارب روپے رہ گئی۔ تاہم، یہ اس امر کو بنیادی طور پر چند مضاربہ اداروں کے عام فہرستی کمپنیوں میں تبدیل کیے جانے کے ساتھ ساتھ ایک مضاربہ ادارے کے ایک ڈویژن کو علیحدہ کرنے سے منسوب کیا گیا ہے، جس سے مضاربہ اداروں کی کُل تعداد 2022ء میں 27 سے کم ہو کر 2023ء میں 22 رہ گئی۔

2023ء میں مضاربہ اداروں کے قرض میں 11.0 فیصد کی معقول نمو ہوئی، جس سے اس کا حجم بلند شرح سود کے باوجود 25.8 ارب روپے سے بڑھ کر 28.6 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ 2023ء کے دوران ذخائر میں بھی 5.5 فیصد کی معمولی

[8] مضاربہ وہ اسلامی مالی ادارے ہوتے ہیں، جنھیں کوئی بھی کاروبار کرنے کی اجازت ہے، بشر طیکہ یہ شریعت کے مطابق ہو اور مدارس کے مذہبی بورڈ سے منظور شدہ ہو۔ مثال کے طور پر، مضاربہ ادارے اجارہ (لیزنگ)، مرابحہ (لاگت مع فروخت)، مشارکہ (شراکت)، مشارکہ کو کم کرنے، سلام (موخر ترسیل کی فروخت) اور استصناع؛ اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری؛ حلال اشیا کی تجارت؛ منصوبہ جاتی مالکاری سرگرمیوں کا انعقاد؛ اشیا کی تیاری اور دیگر سرگرمیوں سے متعلق مالی سرگرمیاں انجام دے سکتے ہیں۔

شرح نمو درج کی گئی۔ شعبے کا ڈپازٹ تا اثاثہ جات تناسب 2022ء میں 28.0 فیصد سے بڑھ کر 2023ء میں 34.8 فیصد تک پہنچ گیا، جو 41.6 فیصد کے ایکویٹی تا اثاثہ تناسب کے قریب پہنچ گیا۔

شعبے کے متعدی تناسب میں بھی گذشتہ سال سے کمی کا رجحان جاری رہا، جو 2023ء میں مزید کم ہو کر 6.8 فیصد رہ گیا (2022ء میں 9.3 فیصد اور 21ء میں 11.7 فیصد) اور اثاثوں کے معیار کے بہتر انتظام کی نشاندہی کرتا ہے۔

عام طور پر، مضاربہ اداروں کا شعبہ مضبوط ثابت ہوا ہے اور سال کی دوسری ششماہی کے دوران اثاثوں میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، اس شعبے کو ایک مشکل کاروباری ماحول میں بہت سے چیلنجوں کا سامنا ہے جس میں مہنگائی اور بیرونی کھاتوں کے دباؤ، سخت اقتصادی پالیسیاں، اور معاشی سرگرمیوں میں سُست روی اور سرمایہ کاروں کی دلچسپی میں کمی آنا شامل ہیں۔

2023ء میں لیزنگ شعبے کی سرگرمیاں معدوم رہیں---

پچھلے کچھ سالوں میں تقریباً 6 ارب روپے کے اثاثوں کا حامل لیزنگ شعبہ کم و بیش جمود کا شکار ہے۔ سال کے دوران مارکیٹ میں اس کی ایک اور نئی آمد نے اس کی اساسِ سرمایہ کو مزید سکڑنے سے بچالیا۔

بینکنگ اور میوچوئل فنڈ شعبے کے درمیان باہمی ربط 2023ء میں قابل انتظام رہا---

میوچوئل فنڈز کی صنعت میں بینکاری شعبے کے حصص میں سال بھر اضافہ ہوا کیونکہ بینکوں نے اپنے متعلقہ انتظامِ اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں میں زیادہ ایکویٹی لگادی۔ تاہم، بینکوں کی اساسِ سرمایہ کے پیشِ نظر، بینکاری شعبے کی میوچوئل فنڈز میں 13 ارب روپے کی سرمایہ کاری بہت کم ہے۔[9] ان کے متعلقہ حجم کے ساتھ ساتھ میوچوئل فنڈ صنعت کے خاکہ خطر کو مدنظر رکھتے ہوئے، زیر جائزہ سال کے دوران انتظامِ اثاثہ شعبے سے بینکاری شعبے کو نظامی خطرات کی منتقلی اور بھرمار کم سے کم رہی۔

تاہم، بینکوں کی زیر ملکیت انتظامِ اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کے زیرِ انتظام کُل اثاثوں کا تقریباً 79.1 فیصد ہے جو متعلقہ بینکوں کی ساکھ کے لیے شعبے کی کارکردگی کے مضمرات کو نمایاں کرتا ہے، حالانکہ میوچوئل فنڈز میں بینکوں کی براہ راست سرمایہ کاری پستھے۔ اس کے برعکس، میوچوئل فنڈز نے نسبتاً کم خطرے پر زیادہ منافع کے حصول کے لیے بینکاری مصنوعات جیسے ڈپازٹس اور تمسکات میں بھی اپنی سرمایہ لگایا۔ یہ امر میوچوئل فنڈز کی صنعت کے لیے بینکاری شعبے کی کارکردگی اور استحکام کے اہم کردار کی نشاندہی کرتا ہے (**جدول 6.2.2**)۔ اس کے باوجود، بینکاری شعبے استحکام اور مضبوطی اور انکشافات کا حجم نسبتاً کم ہونے کی بناپر بینکاری شعبے اور غیر بینک مالی اداروں کے شعبے کے درمیان انکشاف کے حوالے سے نظامی خطرات قابلِ انتظام رہے۔

آگے چل کر، غیر بینک مالی اداروں کے شعبے کی کارکردگی کا انحصار معاشی بحالی، استحکام کے اقدامات اور آئی ایم ایف پروگرام، سیاسی استحکام اور اجناس کی عالمی منڈیوں پر جاری جغرافیائی سیاسی تنازعات کے اثرات پر ہوگا۔ سودی شرحوں، شرح مبادلہ اور معاشی سرگرمیوں کے باعث ان عوامل کا مالی ماحول پر واضح اثر پڑے گا، جو سرمایہ کاروں کی ترجیحات کے ساتھ ساتھ غیر بینک مالی اداروں کے شعبے کی حکمت عملی اور نمو میں بھی اپنا حصہ ڈالے گا۔

[9] بینکاری شعبے کی اساسِ سرمایہ اور ایکویٹی بالترتیب 46.3 ٹریلین روپے اور 2.5 ٹریلین روپے ہے جبکہ آخر 2023ء میں زیرِ انتظام اثاثوں کا کل حجم 2.8 ٹریلین روپے رہا۔

6.3 بیمہ اور تکافل کمپنیاں

2023ء میں دباؤ کے حامل مالی حالات کے باوجود انشورنس شعبے نے نمو کا مظاہرہ کیا۔ غیر حیاتی بیمہ(non-life insurance) شعبے کے لیے ، نمو بنیادی طور پر آتشزدگی اور املاک کو پہنچنے والے نقصان کے پریمیم چارجز میں اضافے کے سبب ہوئی کیونکہ مہنگائی کے دباؤ نے مشینری اور پراپرٹی کی قیمتوں کی سطح کو بڑھا دیا ، جو بیمہ کنندگان کی جانب سے پریمیم چارجز میں اضافہ کرنے کی وجہ بنا ۔حیاتی بیمہ (life insurance) شعبے کی نمو میں بنیادی کردار گروپ پریمیم کا ہے ، جو صحت عامّہ کے شعبے میں حکومتی اقدامات کی بدولت سرکاری بیمہ کنندگان کی وساطت سے ہوا ۔ تاہم ، پچھلے سال کی طرح ، اس شعبے کے دعووں (claims)کے تناسب میں اضافہ ہوا ، جسے گروپ کلیمز اور دعووں سے انفرادی دستبرداری سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ تاہم ، سرمایہ کاری کی آمدنی میں اضافے سے اس زمرے کی کم از کم حد بڑھ گئی ۔ آگے چل کر گوکہ حالیہ جغرافیائی سیاسی کشیدگی کی حرکیات کا غیر حیاتی زمرے ، اور حیاتی زمرے میں صحت عامّہ کے سرکاری بیمہ پروگرام پر گہرا اثر پڑے گا ، تاہم بیمہ شعبے کی مجموعی کارکردگی کا بیشتر انحصار مہنگائی کے دباؤ اور معاشی سرگرمیوں کی سطح کے حوالے سے ابھرتے ہوئے مالی حالات پر ہوگا۔

6.3 بیمہ اور تکافل کمپنیاں

پاکستان کے بیمہ شعبے[1] پر حیاتی اور فیملی تکافل زمرے کا غلبہ ہے جس کا کُل اثاثوں میں 85.3 فیصد حصہ ہے اور انڈسٹری کے مجموعی خالص پریمیم میں 66.0 فیصد حصہ ہے۔

یہ زمرہ دباؤ کے حامل مالی حالات کے مقابلہ میں مضبوط رہا اور اثاثوں کی نسبت تمام زمروں سے بہتر نمو درج ہوئی۔

اس صنعت کی اساسِ سرمایہ 2023ء میں 19.9 فیصد بڑھ کر 2,948.9 ارب روپے تک پہنچ گئی، جس کی نمو 2022ء میں 14.8 فیصد تھی۔ اگرچہ بنیادی طور پر اس میں حیاتی زمرے کا حصہ مارکیٹ میں اپنے بڑے حصے کی وجہ سے تھا، تاہم 2023ء کے دوران غیر حیاتی زمرے میں بھی قابل ذکر نمو درج کی گئی **(جدول 6.3.1)**۔ پوری بیمہ صنعت کے مجموعی پریمیم 2023ء میں 15.1 فیصد بڑھ کر 611.8 ارب روپے ہو گیا۔

6.3.1 غیر حیاتی بیمہ اور جنرل تکافل زمرے

غیر حیاتی بیمہ شعبے کی اساسِ سرمایہ 2023ء میں 20.8 فیصد بڑھ کر 346.6 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو 2022ء میں 17.0 فیصد اضافہ تھی۔ اس نمو میں بنیادی طور پر پریمیم کا حصہ تھا، جس میں 28.3 فیصد اضافہ ہوا۔ چنانچہ، واجبات کے حوالے سے، 2023ء میں تخمینہ شدہ دعووں کے اخراجات پورے کرنے کے لیے، غیر مکسوبہ پریمیم کیتموین بھی 29.0 فیصد بڑھ کر 71.4 ارب روپے تک پہنچ گئی اور بقایا دعووں کی تموین 14.1 فیصد بڑھ کر 72.6 ارب روپے ہو گئی۔

سال بھر میں سرمایہ کاری میں قابل ذکر اضافہ ہوا ، کیونکہ 2023ء کی دوسری ششماہی میں غیر حیاتی بیمہ کار شعبے کی بحالی کے باعث ایکویٹی مارکیٹ کی طرف مائل ہوئے---

2023ء میں غیر حیاتی زمرے کی مجموعی سرمایہ کاری کے جزدانوں نے 23.5 فیصد کی قابل ذکر نمو ظاہر کی جو گذشتہ سال کے 3.4 فیصد کے سکڑاؤ کے برعکس 144.1 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

اگرچہ، گذشتہ سال کے دوران سرمایہ منڈیوں میں کچھ اتار چڑھاؤ آیا تھا، تاہم نے 2023ء میں ملکی ایکویٹی مارکیٹ میں تقریباً 54.5 فیصد کا اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس طرح، غیر حیاتی بیمہ کار ایکویٹی سرمایہ کاری کی طرف مائل دکھائی دیتے ہیں، جس میں 43.3 فیصد اضافہ ہوا ہے، جبکہ ان کی سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری سال کے آخر 2022ء کی سطح سے تھوڑی سی کم ہوئی۔

چنانچہ، 2022ء کے دوران سرمایہ کاری میں ایکوئٹی کا حصہ 39.7 فیصد سے بڑھ کر 2023ء میں 46.0 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ سرکاری تمسکات کا حصہ 34.8 فیصد سے کم ہو کر 24.9 فیصد ہو گیا۔ مزید برآں، معینہ آمدن تمسکات کا حصہ بھی 2022ء میں 1.3 فیصد سے بڑھ کر 2023ء میں 10.3 فیصد تک پہنچ گیا **(شکل 6.3.1)**۔

[1] اس باب کے تجزیے میں 6 حیاتی بیمہ کنندگان اور 24 غیر حیاتی بیمہ کنندگان کا ڈیٹا ہے جو بالترتیب تقریباً 100 فیصد اور 80 فیصد سے زائد حیاتی اور غیر حیاتی بیمہ شعبوں کے اثاثوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ اس تجزیے میں دو فیملی تکافل کمپنیوں، دو فعال جنرل تکافل کمپنیوں، اور نو بیمہ کنندہ کے واحد ادارے کو بھی شامل کیا گیا ہے، اس طرح تقریباً پوری بیمہ صنعت کا احاطہ کر لیا گیا ہے۔ تجزیے میں 31 دسمبر 2023ء کو اختتام پذیر مدت تک کے اعداد و شمار شامل کیے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ، جہاں ضروری ہو، ڈیٹا کا تخمینہ بھی لگایا گیا ہے۔ بیمہ کنندگان کے لیے مالی سال کا اختتام دسمبر میں ہوتا ہے۔ رواں اشیا کے لیے نمو کے تمام تناسبات سال بہ سال بنیاد پر ہوتے ہیں۔

جدول 6.3.1 : بیمہ صنعت پر ایک نظر

ملین روپے

تفصیلات		خالص اثاثے	ایکویٹی	خام پریمیم	خالص پریمیم	خالص دعوے
حیاتی	دسمبر 22ء	2,061,062	47,879	359,381	354,389	263,448
	دسمبر 23ء	2,462,707	62,169	385,415	379,888	313,981
فیملی تکافل	دسمبر 22ء	41,246	2,126	12,305	11,713	7,057
	دسمبر 23ء	53,600	2,250	18,226	17,583	11,653
غیر حیاتی	دسمبر 22ء	286,980	103,401	131,571	60,095	32,945
	دسمبر 23ء	346,551	124,127	168,850	70,233	37,713
عمومی تکافل	دسمبر 22ء	6,727	1,442	4,207	2,187	1,770
	دسمبر 23ء	9,144	2,046	5,366	3,044	2,473
نو بیمہ	دسمبر 22ء	63,855	14,321	24,271	7,929	4,312
	دسمبر 23ء	76,887	18,136	33,969	9,323	4,707

ماخذ: بیمہ کنندگان کے آڈٹ شدہ/ غیر آڈٹ شدہ کھاتے

مجموعی پریمیم اور خالص پریمیم میں اضافہ بنیادی طور پر آتشزدگی اور املاک کو پہنچنے والے نقصان کے پریمیم کے باعث ہوا ، جبکہ صحت اور آٹو پریمیم نے بھی خالص پریمیم کو بڑھایا۔۔۔

غیر حیاتی شعبے کا مجموعی پریمیم، پچھلے سال کی طرح، 2023ء میں 28.3 فیصد کے نمایاں اضافے سے 168.8 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اس نمو میں بنیادی طور پر آتشزدگی اور املاک کو پہنچنے والے نقصان کے پریمیم کے باعث ہوا ، جس میں 41.4 فیصد اضافہ ہوا، اس کے بعد سمندری، ہوابازی، اور صحت کی باری آتی ہے، جن میں بالترتیب 22.0 فیصد اور 21.8 فیصد اضافہ ہوا۔ جائیداد کے مجموعی پریمیم میں اضافے اور آتشزدگی سے ہونے والے نقصان کے بیمہ کے حصے کو بڑی حد تک مہنگائی کے اثرات، مشینری اور جائیدادوں کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مہنگائی کے دباؤ سے تباہ شدہ املاک سے منسلک مرمتی اور تبدیلی کے اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔

تاہم، 2023ء کے دوران غیر حیاتی کے شعبوں کے خالص پریمیم صرف 10.1 ارب روپے بڑھ کر 70.2 ارب روپے تک پہنچ گئے، کیونکہ مجموعی پریمیم کا ایک اہم حصہ بیمہ کنندکاروں سے باز بیمہ کاروں کو منتقل ہوگیا تھا تاکہ ان خطرات کو تقسیم کرکے خود کو محفوظ رکھا جاسکے۔ نتیجتاً، 2023ء میں پریمیم برقرار رکھنے کا تناسب کم ہوکر 41.6 فیصد (2022ء میں 45.7 فیصد اور 2021ء میں 49.0 فیصد) رہ گیا۔

غیر حیاتی شعبے کے خالص پریمیم میں بیشتر اضافہ آتشزدگی اور املاک کو پہنچنے والے نقصان، صحت اور آٹو پریمیم کی وجہ سے ہوا۔ آتشزدگی اور املاک کے نقصان کے خالص پریمیم میں 37.5 فیصد، صحت کے لیے 25.1 فیصد، اور گاڑیوں کے پریمیم میں 10.1 فیصد اضافہ ہوا۔ گاڑیوں کے پریمیم میں بنیادی طور پر سال بھر میں گاڑیوں کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے اضافہ ہوا جس کی وجہ سے پریمیم کی رقم میں اضافہ ہوا (**شکل 6.3.2**)۔

2022ء کے مقابلے میں 2023ء کے دوران خالص دعووں کی رفتار دھیمی ہوگئی ، جس کے نتیجے میں دعووں کا تناسب گھٹ گیا ۔۔۔

2022ء کی 34.0 نمو کے مقابلے میں 2023ء کے دوران خالص دعووں میں 14.5 فیصد اضافہ ہوا۔ خالص دعووں کی نمو میں سُست روی بنیادی طور پر آتشزدگی اور املاک کو پہنچنے والے نقصان کے کم دعووں کی وجہ سے تھی جو 2023ء میں 4.1 فیصد کم ہوگئی۔ یہ امر پچھلے سال کی 69.0 فیصد نمو کے برعکس تھا، جس کی وجوہ میں اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ، آتشزدگی کے چند واقعات اور شدید موسمی حالات جیسے طوفانی بارشیں اور سیلاب شامل تھے۔ بحری اور ہوا

شکل 6.3.1: غیر حیاتی بیمہ کنندگان کا سرمایہ کاری جزدان

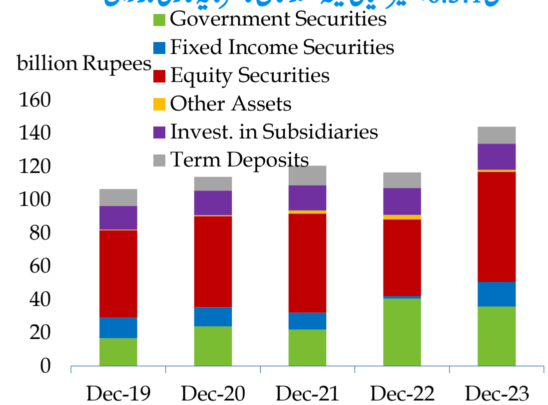

Source: Unaudited/ audited Accounts of Insurers

بازی اور گاڑیوں کے لیے خالص دعووں میں بھی سُست روی آئی، جبکہ صحت کے شعبے کے لیے خالص دعووں میں اضافہ ہوا(**شکل 6.3.3**)۔

نتیجتاً ، غیر حیاتی بیمہ کاروں کے منافع میں بہتری آئی کیونکہ انڈر رائٹنگ کے نتائج اور سرمایہ کاری کی آمدنی میں قابل ذکر اضافہ درج ہوا---

جیسے جیسے دعووں کے اخراجات میں کمی آئی اور دعووں کا تناسب کم ہوا، اس شعبے کے لیے انڈر رائٹنگ کے نتائج میں 2023ء میں 45.8 فیصد بڑھ گئے، جبکہ 2022ء کے دوران اس میں 36.9 فیصد سکڑاؤ آیا تھا۔ مزید برآں، 2023ء میں سرمایہ کاری کی آمدنی میں بھی قابل ذکر اضافہ ہوا، جو 2022ء میں 8.8 ارب روپے سے بڑھ کر 2023ء میں 17.3 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

چنانچہ، غیر حیاتی بیمہ کاروں کا قبل از ٹیکس کا منافع 75.5 فیصد بڑھ کر 27.4 ارب روپے اور منافع بعد از ٹیکس 61.6 فیصد بڑھ کر 2023ء میں 17.2 ارب روپے تک پہنچ گیا۔

لہٰذا ، کلیدی کارکردگی کے اظہاریے غیر حیاتی کے شعبے کے لیے کم و بیش مستحکم رہے---

سخت معاشی حالات ، مون سون کی طوفانی بارشوں اور سیلابی صورتِ حال کے باعث غیر حیاتی بیمہ کاروں کے کلیدی مالی اظہاریے 2022ء میں ابتری کے بعد 2023ء میں کم و بیش مستحکم رہے، جس سے دعووں کے اخراجات میں اضافہ ہوا اور ساتھ ہی کاروباری سرگرمیوں میں خلل پڑا(**جدول 6.3.2**)۔

شکل 6.3.2: غیر حیاتی بیمہ شعبے کا پریمیم

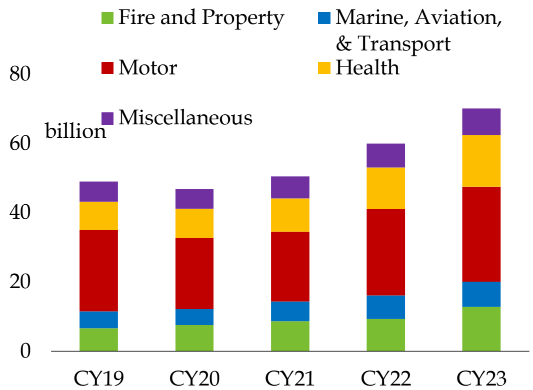

Source: Unaudited/audited Accounts of Insurers

شکل 6.3.3: خالص دعوے اور خالص تناسب

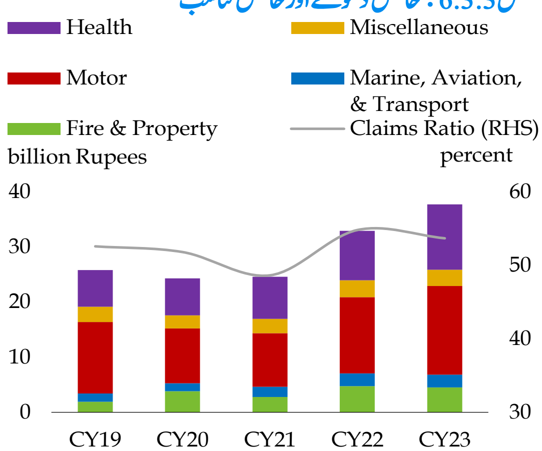

Source: Unaudited/audited Accounts of Insurers

تکافل کے لیے وقف آپریٹرز نے اساسِ سرمایہ میں قابل ذکر اضافہ درج کیا---

2023ء میں تکافل کے لیے وقف دو آپریٹرز (ڈی ٹی اوز) کے اثاثے 2.4 ارب روپے کے اضافے سے 9.1 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ تاہم، خالص پریمیم کے لحاظ سے، مشترکہ غیر حیاتی اور جنرل تکافل زمرے میں ڈی ٹی اوز کا حصہ صرف 4.2 فیصد ہے۔

2023ء میں ان کی سرمایہ کاری 91.0 فیصد کی مضبوط شرح نمو سے بڑھ کر 1.6 ارب روپے تک پہنچ گئی، جو بنیادی طور پر ایکویٹی آلات میں سرمایہ کاری بڑھنے کے سبب ہوئی تھی۔

شکل 6.3.4: حیاتی شعبے کی سرمایہ کاری

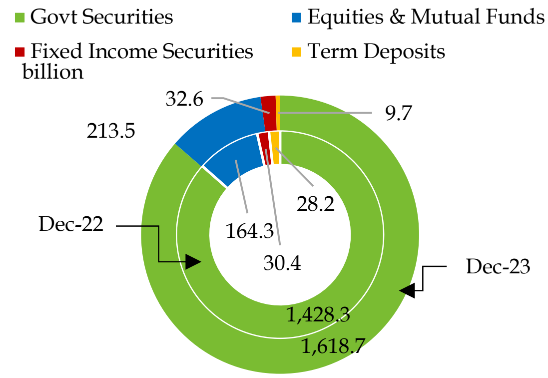

Source: Unaudited/audited Accounts of Insurers

2023ء کے دوران خالص پریمیم میں 39.2 فیصد اضافے کے باعث ڈی ٹی اوز کے لیے شرکا تکافل فنڈ (PTF) کا منافع بڑھ کر 228.3 ملین روپے تک پہنچ گیا، جو 2022ء میں 27.4 ملین روپے تھا۔ تاہم، 2022ء میں حصص دار فنڈ (ایس ایچ ایف) کا منافع 283 ملین روپے سے کم ہو کر 2023ء میں 240 ملین روپے رہ گیا جس کی وجہ کمیشن اور انتظامی اخراجات میں اضافہ اور وکالہ فیس میں خاموشی ہے۔

2022ء کے دوران اس ذیلی شعبے کی خالص شراکت 3.3 ارب روپے سے بڑھ کر 2023ء میں 4.3 ارب روپے تک پہنچ گئی، جو 28.7 فیصد نمو بنتی ہے۔ دوسری طرف، 2023ء کے دوران خالص دعووں میں 39.7 فیصد کا اضافہ ہوا، جو خالص پریمیم کی نمو سے تھوڑے سا زیادہ ہے۔ تاہم، 2022ء میں ڈی ٹی اوز کے انڈر رائٹنگ کے نتائج 9.3 ملین روپے سے بڑھ کر 2023ء میں 159.5 ملین روپے تک جا پہنچے۔

2023ء میں غیر حیاتی نو بیمہ کاروں کے منافع میں نمایاں بہتری آئی ---

2023ء میں غیر حیاتی نو بیمہ کاروں کے انڈر رائٹنگ کے منافع میں نمایاں بہتری آئی، جس میں 2022ء میں 5.2 فیصد کے سکڑاؤ کے مقابلے میں 14.6 فیصد اضافہ ہوا۔ 2023ء میں سرمایہ کاری کی آمدنی میں 78.6 فیصد کی مضبوط نمو کے باعث غیر حیاتی بیمہ کاروں کی آمدنی (2022ء میں 36.3 فیصد نمو) مستحکم رہی۔

جدول 6.3.2: غیر حیاتی بیمے کی اصابت

تفصیلات	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء	دسمبر 21ء	دسمبر 22ء	دسمبر 23ء*
فیصد					
اثاثہ تا سرمایہ	11.8	10.9	10.6	9.5	8.1
دعووں کا تناسب	52.6	51.8	48.6	54.8	53.7
مشترکہ تناسب	91.0	92.3	87.8	92.7	92.1
پریمیم ری ٹینشن	54.0	50.1	49.0	45.7	41.6
اثاثوں پر نفع	6.6	5.9	7.5	5.9	8.7

* تخمینے کے اعداد و شمار

ماخذ: بیمہ کنندگان کے آڈٹ شدہ/ غیر آڈٹ شدہ کھاتے

چنانچہ، غیر حیاتی نو بیمہ کاروں نے 2023ء میں 5.1 ارب روپے کا منافع کمایا جو 2022ء میں 3.6 ارب روپے تھا۔

6.3.2 حیاتی بیمہ اور فیملی تکافل زمرہ

2023ء میں حیاتی بیمے کے زمرے کی اساسِ سرمایہ 19.5 فیصد بڑھ کر 2,462.7 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ حیاتی بیمے کے کاروبار کی طویل مدتی نوعیت کی بنا پر یہ زمرہ بڑی حد تک معاشی سرگرمیوں میں مندی اور دباؤ کے حامل مالی حالات سے محفوظ رہا ہے۔

بلند شرح سود کے ماحول نے سرمایہ کاری کے مرکب کو قدرے تبدیل کر دیا ہے ---

2023ء میں حیاتی بیمہ زمرے کی کُل سرمایہ کاری 13.5 فیصد بڑھ کر 1,874.5 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ بلند شرح سود کے ماحول کی وجہ سے، حیاتی بیمہ شعبے نے

شکل 6.3.5: حیاتی بیمہ شعبے کے خالص پریمیم

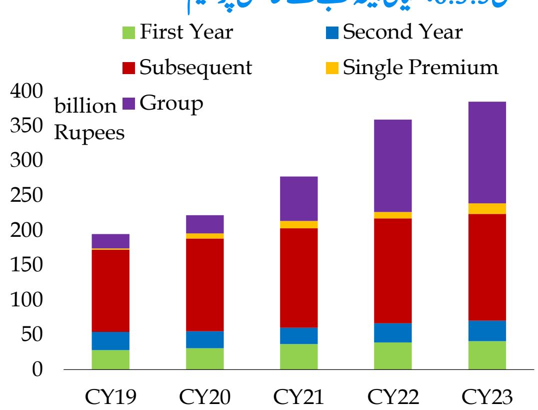

Source: Unaudited/audited Accounts of Insurers

فیصدی اعتبار سے اپنی کُل سرمایہ کاری سرکاری تمسکات میں اپنے پہلے سے نمایاں مارکیٹ شیئر کو بڑھانے میں اضافہ کیا (جو 2022ء میں 78.5 فیصد سے بڑھ کر 2023ء میں 86.5 فیصد تک پہنچ گیا) (**شکل 6.3.4**)۔

ایکویٹی میں سرمایہ کاری 29.9 فیصد بڑھ کر 185.7 ارب روپے تک پہنچ گئی، اس کا حصہ 2022ء میں 8.7 فیصد سے بڑھ 2023ء میں 9.9 فیصد تک پہنچ گیا۔

دباؤ کے حامل معاشی حالات نے مجموعی طور پرخالص پریمیم میں نمو کو کم کردیا۔۔۔

2023ء میں حیاتی بیمہ نسبتاً طویل پیداواری دور کے باعث خالص پریمیم 7.2 فیصد اضافے کے ساتھ 385.4 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ یہ نمو زیادہ ہو سکتی تھی، تاہم، دباؤ کے حامل موجودہ معاشی حالات نے پہلے سال اور دوسرے سال کے پریمیم کی نمو کو دھیما کر دیا، جس سے پالیسی یافتگان کے مالی حالات اور قوت خرید پر دباؤ کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس امر کی تائید 2022ء اور 2023ء میں دعووں کی دستبرداری میں بالترتیب 27.3 فیصد اور 31.1 فیصد کے بڑے اضافے سے ہوتی ہے (**شکل 6.3.5**)۔

اس کے باوجود، 2023ء میں خالص پریمیم میں 26.0 ارب روپے کا مجموعی اضافہ (2022ء میں 81.6 ارب روپے کا اضافہ) بنیادی طور پر 2022ء میں 68.6 ارب روپے کے اضافے کی نسبت زیر جائزہ سال کے دوران گروپ پریمیم میں 13.5 ارب روپے کے اضافے کے باعث ہوا تھا۔

حالیہ برسوں میں حکومت کی جانب سے حیاتی بیمے کی سرکاری کمپنی کے ذریعے صحت عامّہ کی بیمہ اسکیموں کے لیے فنڈنگ کی وجہ سے گروپ پریمیم میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، حکومت کی جانب سے پالیسی میں کوئی بھی ردوبدل مستقبل میں صحت بیمہ کی ایسی اسکیموں پر مزید اخراجات کا باعث بن سکتا ہے، جس کے نتیجے میں، 2024ء میں گروپ پریمیم پر دباؤ پڑ سکتا ہے۔ اس کے باوجود، حیاتی بیمہ کی ایک بڑی کمپنی ایسے اقدامات کی منصوبہ بندی کر رہی ہے جیسے کارپوریٹ صحت بیمہ زمرے میں داخل ہونا، سرکاری ملازمین کے لیے میعادی بیمہ جیسے نئے منصوبے متعارف کروانا، بینک اور انشورنس کمپنی کے مابین معاہدہ اور بینک تکافل آپریٹنز کو وسعت دینا جو آگے چل کر حیاتی بیمہ زمرے کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔

گروپ پالیسیوں کے تحت دعووں میں اضافہ ہوا ہے۔۔۔

دستبردار شدہ دعووں اور گروپ کلیمز میں اضافے سے 2022ء میں مجموعی دعوے 266.9 ارب روپے سے بڑھ کر 2023ء میں 316.3 ارب روپے تک پہنچ گئے (**شکل 6.3.6**)۔

شکل 6.3.6 : حیاتی بیمہ شعبے کے خالص دعوے

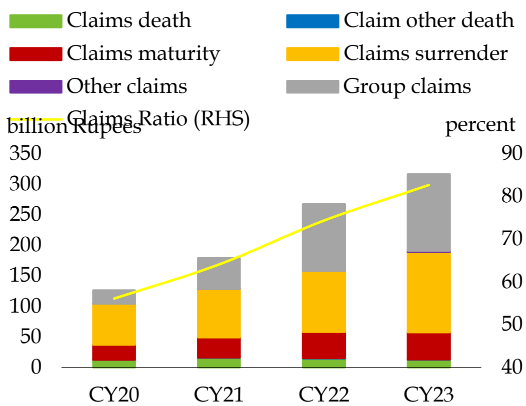

Source: Unaudited/audited Accounts of Insurers

اگرچہ گروپ پریمیم میں اضافے کے ساتھ گروپ کلیمز میں اضافہ ہوا ہے، لیکن مسلسل دوسرے سال دستبردار شدہ دعووں میں نمایاں اضافہ اس بات کی علامت ہو سکتا ہے کہ دباؤ کے حامل معاشی حالات جیسے بلند مہنگائی اور اقتصادی سرگرمیوں میں کمی پالیسی ہولڈرز کی قابل استعمال آمدنی کو متاثر کر رہی ہے۔ واضح رہے کہ گروپ کلیمز میں اضافہ حسبِ توقع ہے کیونکہ اس کا بیشتر حصہ صحت بیمہ کے کاروبار سے متعلق ہے۔

خالص بیمہ فوائد نے حیاتی بیمہ شعبے کی نچلی سطح کو نقصان پہنچایا ہے۔۔۔

حیاتی بیمہ زمرے میں آمدنی کے دو اہم ذرائع، یعنی پریمیم آمدنی اور سرمایہ کاری کی آمدنی ہیں۔ اگرچہ پریمیم ریونیو میں پچھلے سال کے مقابلے میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا ہے (2022ء میں 81.2 ارب روپے اور 2023ء میں 25.5 ارب روپے کی نمو کے ساتھ)، حکومتی تمسکات میں اہم سرمایہ کاری (جو متذکرہ

بالا ہے) اور بلند شرح سود کے ماحول نے سرمایہ کاری کی آمدنی میں اضافہ کیا ہے۔ سرمایہ کاری کی آمدنی (علاوہ از تجارتی اور مناسب مالیت کا نفع/نقصان ر) 2022ء میں 160.7 ارب روپے سے بڑھ کر 2023ء میں 227.3 ارب روپے ہوگئی ہے۔

تاہم، خالص بیمہ کے فوائد، جو زیادہ تر دعووں کے اخراجات پر مشتمل ہوتے ہیں، نے نچلی سطح میں خاطر خواہ اضافہ مسدود کر دیا ہے۔ 2023ء میں خالص بیمہ فوائد 124.5 ارب روپے بڑھ کر 380.9 ارب روپے تک پہنچ گئے (**شکل 6.3.7**)۔

شکل 6.3.7 : حیاتی بیمہ شعبے کی آمدن کے اجزائے ترکیبی

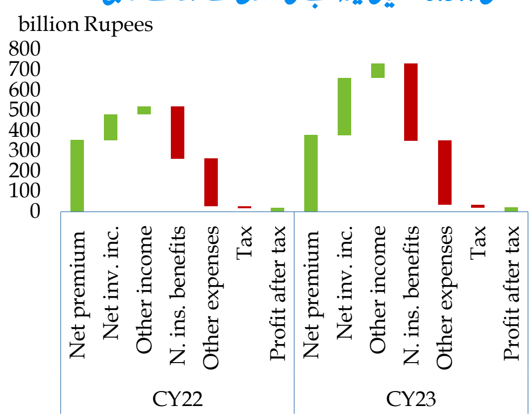

Source: Audited/unaudited Accounts of Insurers

مزید برآں، مہنگائی کے دباؤ کی وجہ سے گذشتہ سال کے مقابلے میں حصول یابی اور انتظامی اخراجات میں بالترتیب 14.9 فیصد اور 26.1 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ نتیجتاً، قبل از ٹیکس منافع 2022ء میں صرف 27.4 ارب روپے سے بڑھ کر 2023ء میں 34.4 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ چنانچہ، اثاثوں پر قبل از ٹیکس نفع (ROA) زیر جائزہ سال میں 1.5 فیصد تک بڑھ گئی (2022ء میں 1.4 فیصد)۔

مالی کارکردگی اور اصابت کے اظہاریوں نے ایک ملی جلی تصویر پیش کی---

2022ء میں کلیمز کے اخراجات میں اضافے کی وجہ سے، دعووں کا تناسب 74.3 فیصد سے بڑھ کر 2023ء میں 82.7 فیصد تک جا پہنچا۔ یہ امر، پہلے سال اور

جدول 6.3.3: بیمہ کنندگان کی کارکردگی کے اظہاریے

فیصد						
تفصیلات	2018ء	2019ء	2020ء	2021ء	2022ء	2023ء
دعووں کا تناسب	52.2	51.8	56.1	64.1	74.3	82.7
اخراجات کا تناسب	26.3	26.0	22.9	21.6	18.6	20.7
ایکویٹی تا اثاثے	2.0	1.9	2.1	1.9	2.3	2.5
قبل از ٹیکس اثاثوں پر نفع	0.7	0.6	0.8	0.8	1.4	1.5

ماخذ: بیمہ کنندگان کے آڈٹ شدہ/غیر آڈٹ شدہ کھاتے

دوسرے سال کے پریمیم میں دھیمی نمو کے ساتھ ساتھ اخراجات کے تناسب میں اضافہ حیاتی بیمہ زمرے کی نچلی سطح میں سُست نمو کی وضاحت کرتا ہے (**جدول 6.3.3**)۔

2023ء میں وقف تکافل آپریٹرز (ڈی ٹی اوز) کی اساسِ سرمایہ میں وسعت آئی حالانکہ نئے کاروبار کا فروغ معدوم رہا---

فیملی تکافل زمرہ تین وقف تکافل آپریٹرز (ڈی ٹی اوز)[2] اور سات ونڈو تکافل آپریٹرز پر مشتمل ہے۔ ڈی ٹی اوز کی اساسِ سرمایہ 2023ء میں تقریباً 30.0 فیصد بڑھ کر 53.6 ارب روپے ہوگئی جبکہ 2022ء میں یہ 4.7 فیصد بڑھی تھی۔

ڈی ٹی اوز کی مجموعی شراکت میں 48.1 فیصد اضافہ ہوا، جو 2023ء میں 18.2 ارب روپے تک پہنچ گیا جبکہ 2022ء میں یہ شرح دھیمی یعنی 2.3 فیصد تھی۔ اس نمو میں بیشتر حصہ ٹاپ اپ کنٹریبیوشنز میں وسعت آنے کا ہے، اس کے بعد گروپ کنٹریبیوشن میں 13.1 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم، فیملی ڈی ٹی اوز کے پہلے اور دوسرے سال کے پریمیم میں کمی آئی جبکہ اس کے بعد کے سال کے پریمیم ایک سے رہے۔

2023ء کے دوران پی ٹی ایف کی خالص شراکت میں 50.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پی ٹی ایف کے خالص دعووں میں 57.0 فیصد اضافہ ہوا، جو ڈی ٹی اوز کے لیے پست انڈر رائٹنگ کے نتائج کو ظاہر کرتا ہے۔

خالص تکافل کے فوائد میں اضافے کی وجہ سے، پی ٹی ایف کا قبل از ٹیکس کا زرِ فاضل 2023ء میں 267.2 ملین روپے سے کم ہو کر 147.6 ملین روپے رہ گیا۔ تاہم، ایس ایچ ایف قبل از ٹیکس منافع میں 5.9 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا، اور یہ

[2] ایک ڈی ٹی او ادارے نے حال ہی میں فیملی تکافل زمرے میں شمولیت اختیار کی ہے، جو مالی اعداد و شمار کی عدم دستیاب کے باعث اس باب میں شامل نہیں ہے۔

2023ء میں 249.1 ملین روپے تک پہنچ گیا، جو 2022ء میں 235.2 ملین روپے تھا، اس کی بنیادی وجہ وکالہ فیسوں اور حصول یابی کے اخراجات میں کمی کو پورا کرنا ہے۔

فیملی ڈی ٹی اوز کے لیے سرنڈر کلیمز میں 2023ء میں 83.7 فیصد نمایاں اضافہ ہوا جبکہ 2022ء میں 6.1 فیصد اضافہ ہوا۔ ان کے بعد گروپ کے دعوے کیے گئے جس میں گذشتہ سال کی طرح 2023ء میں 28.4 فیصد اضافہ ہوا۔ نتیجتاً، دعوں کا تناسب 2022ء میں 63.4 فیصد سے بڑھ کر 2023ء میں 66.3 فیصد ہو گیا۔ تاہم، منافع کے اظہاریے اطمینان بخش ہیں، جو ڈی ٹی اوز کی مالی طاقت اور آپریشنل لچک کو ظاہر کرتے ہیں۔ اخراجات کا تناسب کم ہو گیا ہے کیونکہ حصول یابی کی لاگتوں میں کمی آنے کے ساتھ ساتھ نئے کاروبار کی نمو بھی پست رہی **(جدول 6.3.4)**۔

جدول 6.3.4: موقوف فیملی تکافل آپریٹرز کی اصابت

تفصیلات	2020ء	2021ء	2022ء	2023ء
فیصد				
اثاثوں پر نفع	0.9	0.7	0.6	0.5
ایکویٹی پر نفع	16.1	13.6	11.4	11.3
دعووں کا تناسب	55.6	57.2	63.3	66.3
اخراجات کا تناسب	31.5	29.5	28.9	17.3
حصہ داری کی ری ٹینشن	94.9	95.3	95.1	96.4

ماخذ: موقوف فیملی تکافل آپریٹرز بیمہ کنندگان کے آڈٹ شدہ/غیر آڈٹ شدہ کھاتے

مستقبل کا منظر نامہ مارکیٹ کے بدلتے حالات پر منحصر ہوتا ہے ---

آگے چل کر، بیمہ شعبے کی کارکردگی ابھرتے ہوئے معاشی حالات، جغرافیائی سیاسی تنازعات، اور ابھرتی ہوئی مارکیٹ کے حالات کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے کمپنیوں کی صلاحیتوں پر منحصر ہے۔

2024 میں پریمیم کی شرح میں اضافہ ہو سکتا ہے، جس کی وجہ بلند مہنگائی، جغرافیائی سیاسی کشیدگی، اور موسم کے شدید واقعات جیسے عوامل ہیں، کیونکہ پاکستان کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے جو موسمیاتی تبدیلیوں کے لیے انتہائی خطرے سے دوچار ہیں۔ مزید برآں، بین الاقوامی/بیمہ کاروں کی جانب سے پیش کردہ بیمہ کی شرحوں میں اضافہ ممکنہ طور پر ابھرتی ہوئی مارکیٹوں اور ترقی پذیر معیشتوں (EMDEs) میں بیمہ کاروں کے لیے، خاص طور پر غیر حیاتی کے بیمہ کاروں کے لیے جن کے پاس دوبارہ بیمہ کے وسیع انتظامات ہیں۔

دوسری طرف، حیاتی بیمہ کاروبار، اپنی طویل مدتی توجہ کے ساتھ، موجودہ معاشی دباؤ کے لیے نسبتاً لچکدار رہنے کی توقع ہے۔ اس شعبے میں آنے والی نمو کا حکومتی صحت بیمہ پروگراموں کے تسلسل پر بھی جزوی انحصار ہے کیونکہ گذشتہ چند سالوں میں پریمیم کی نمو میں نمایاں مدد کی ہے۔ بہر حال، مہنگائی کے دباؤ اور معاشی سرگرمیوں کے لحاظ سے معاشی حالات میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کے اس زمرے پر متناسب اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے۔

7

کارپوریٹ شعبہ

کارپوریٹ شعبے نے قرض واپسی کی استعداد میں بہتری کے ساتھ ادائیگی قرض کی صلاحیت میں استحکام کا مظاہرہ کیا اور 2023ء کے دوران نمایاں دباؤ والے کلاں اقتصادی ماحول کے باوجود پہلے سے بہتر کارکردگی دکھائی۔ عام طور پر بڑی کارپوریٹ فرموں نے اپنے منافع کے مارجن کو بہتر بنایا جیسا کہ ان کی کارکردگی کے اظہاریوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ بینکاری شعبے کے بڑے قرض گیر گروپوں نے خاص طور پر مستحکم مالی کارکردگی اور تسلسل کے ساتھ قرض واپسی کی متوازن استعداد کا مشاہدہ کیا۔ لہٰذا ، بینکوں کے کارپوریٹ قرضوں میں نقائص قابو میں رہے ؛ فرموں کے خطرۂ قرض کی درجہ بندی کے جزدان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنی مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ مستقبل میں کارپوریٹ شعبے کی کارکردگی کا زیادہ تر انحصار اقتصادی حالات پر ہوگا جن میں معمولی بحالی کے اشارے ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں جبکہ عالمی جغرافیائی و سیاسی تناؤ اور ملکی معاشی استحکام پروگرام کی کامیاب تکمیل سے متعلق کسی حد تک غیر یقینی صورتحال کا اس شعبے کی مجموعی کارکردگی کے تعین میں اہم کردار ہوگا۔

7 کارپوریٹ شعبہ

مالی استحکام کے لیے ایک مضبوط کارپوریٹ شعبہ ناگزیر ہے

کارپوریٹ شعبہ بینکاری شعبے کے قرضوں کے جزدان کے نمایاں حصے (دسمبر 2023ء تک 67.8 فیصد) پر مشتمل ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارپوریٹ شعبے کی مالی کارکردگی اور قرض واپسی کی صلاحیت کا بینکاری اور مالی نظام کے مجموعی استحکام پر براہ راست اثر پڑتا ہے (**شکل 7.1**)۔

مجموعی بینکاری انکشاف میں شعبوں کے لحاظ سے حصے کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ٹیکسٹائل اور توانائی کے شعبوں کا نمایاں حصہ ہے، جو معاشی نمو کے اہم شراکت دار ہیں (**شکل 7.2**)۔ سیمنٹ، چینی، آٹو اور کیمیکلز اور فارماسیوٹیکل جیسے بعض شعبے مجموعی طور پر بینکاری انکشاف میں معمولی حصہ ہونے کے باوجود معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ معاشی حالات میں کوئی بھی منفی تبدیلی ان شعبوں کی قرض واپسی کی صلاحیت متاثر کر سکتی ہے (**شکل 7.3**) جس سے بینکاری شعبے کے اثاثوں کے معیار میں بھی گراوٹ آسکتی ہے۔

شکل 7.1 : بینک قرضوں کی زمرہ وار تقسیم

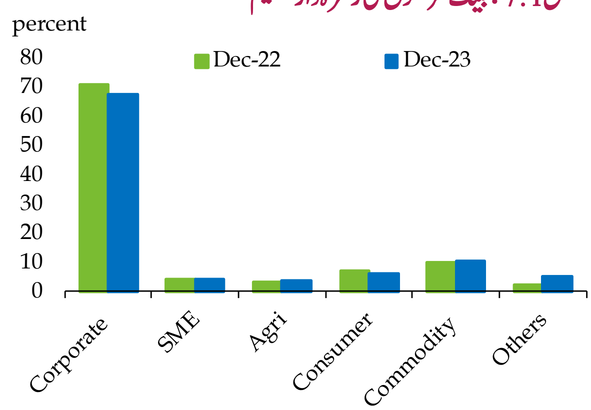

Source: State Bank of Pakistan

مشکل اقتصادی ماحول میں بڑی کارپوریشنز نے لچک کا مظاہرہ کیا ،قیمتوں میں اضافے اور آمدنی کے متنوع ذرائع سے منافع میں اضافہ کیا

ایک مشکل معاشی ماحول مثلاً بلند مہنگائی، سکڑتی ہوئی معاشی پالیسیوں، کم طلب اور قرضوں کی بلند لاگت کے باوجود، کارپوریٹ سیکٹر نے اپنی عملی اور مالی کارکردگی میں لچک کا مظاہرہ کیا جیسا کہ بڑی کمپنیوں کے نفع آوری کے مارجن میں بہتری سے ظاہر ہوتا ہے (**جدول 7.1**)۔[1] یہ لچک تین اہم عوامل سے پیدا ہوئی: قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے زیادہ آمدنی، اجناس کی عالمی قیمتوں پر دباؤ میں کمی اور آمدنی کے ذرائع میں تنوع، خاص طور پر سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کے ذریعے آمدنی کے بہاؤ میں اضافہ۔ دیگر ذرائع سے آمدنی میں ہونے والے اضافے، جو کہ شعبے کے خالص منافع کا تقریباً 44 فیصد حصہ ہے، نے 2022ء اور 2023ء میں فروخت (بنیادی آمدنی) میں نمو کو پیچھے چھوڑ دیا ہے (**شکل 7.4**)۔ تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ دیگر ذرائع سے آمدنی میں اضافہ بنیادی طور پر حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری سے سود کی آمدنی، ایکویٹی میں سرمایہ کاری ور ملحقہ اداروں سے حاصل ہونے والے منافع کی وجہ سے ہوا ہے۔

7.1 کارپوریٹ شعبے کی مالی جانچ

مشکل معاشی حالات اور طلب میں کمی کے نتیجے میں 2023ء کی تیسری سہ ماہی میں شعبہ کارپوریٹ کے اثاثوں کی شرح نمو 19 فیصد رہی جبکہ 2022ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ شرح 23 فیصد تھی۔ 2022ء کی تیسری سہ ماہی کے مقابلے میں 2023ء کی تیسری سہ ماہی میں طویل مدتی اور قلیل مدتی قرضوں میں پست نمو دیکھی گئی جس کی وجہ قرضوں کی بلند لاگت ہے۔ 2023ء کی تیسری سہ ماہی میں کارپوریٹ شعبے کے پاس اپنے قلیل مدتی واجبات کی ادائیگی کے لیے کافی نقد اور سیال اثاثے (نقد، نیم نقد تمسکات، قلیل مدتی سرمایہ کاری، اور انوینٹری) تھے،

[1] یہ تجزیہ پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں درج 100 غیر مالیاتی کمپنیوں پر کیا گیا ہے جو ایک بڑے کارپوریٹ سیکٹر کی نمائندگی کرنے والی کمپنیوں کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔

جیسا کہ مستحکم تناسبِ جاریہ سے ظاہر ہوتا ہے **(جدول 7.1)**۔ ایسا اس لیے ممکن ہوا کیونکہ مستحکم لیوراجی سطح نے ان وسائل کو کم نہ ہونے دیا۔

شکل 7.2 : بینک قرضوں میں حصہ بلحاظِ شعبہ

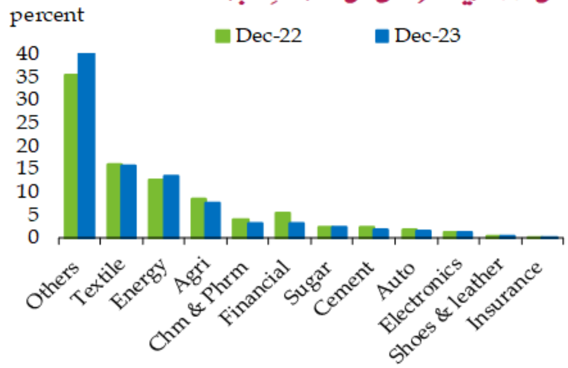

Source: State Bank of Pakistan

تاہم، 2023ء کی پہلی ششماہی میں، کمپنیوں کی اپنے موجودہ اور طویل مدتی قرضوں کو محض اپنے بنیادی آپریشنز کی مدد سے ادا کرنے کی صلاحیت ان کے نقد کے بہاؤ میں خرابی کی وجہ سے کمزور ہو گئی۔ یہ اثر عارضی تھا کیونکہ 2023ء کی دوسری ششماہی میں معاشی حالات بہتر ہو گئے۔ اس کے مطابق، نقد کے بہاؤ کا تناسب 2023ء کی دوسری ششماہی نمایاں طور پر بہتر ہوا، جس سے سیالیت میں اضافہ ہوا جبکہ ادائیگی قرض کی صلاحت کی سطح مستحکم رہی۔ اس سے سیالیت میں بہتری آئی، خاص طور پر آپریشنز سے، یہ ظاہر کرتا ہے کہ کمپنیاں اپنے واجبات کو مستقل طور پر پورا کرنے کے قابل ہو سکتی ہیں۔ تاہم، قرض کی بلند لاگت کی وجہ سے محتاط رویہ اپناتے ہوئے کمپنیوں نے اثاثوں کی خریداری کے لیے زیادہ قرض لینے سے گریز کیا، جیسا کہ مستحکم قرض تا ایکویٹی تناسب سے ظاہر ہوتا ہے، جس سے اس شعبے پر مجموعی طور پر لیوراجی بوجھ مزید کم ہوا۔

بہتر سیالیت اور مستحکم ادائیگی قرض کی صلاحیت کے تناسب میں بہتری اضافی نفع آوری کی مرہونِ منت تھی، جس کا ثبوت سال کے دوران ایکویٹی پر منافع (ROE) کے حتمی اظہاریوں اور اس کے شراکتی اظہاریوں جیسا کہ مجموعی، عملی اور خالص مارجن میں بہتری ہے۔ مستحکم نفع آوری اور آمدنی میں مسلسل میں اضافہ فرموں کی مضبوط مالی کارکردگی کی نمائندگی کرتا ہے؛ فرموں کی

شکل 7.3 : غیر فعال قرضوں میں حصہ بلحاظِ شعبہ

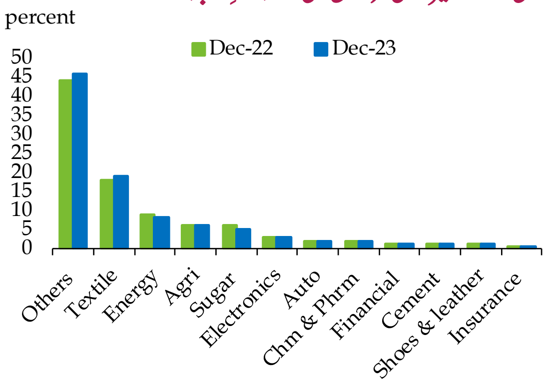

Source: State Bank of Pakistan

پائیدار آمدن اور عملی کارکردگی سے متعلق اظہاریے بھی اس بہتری کی نشاندہی کرتے ہیں۔

کارکردگی کو جانچنے کا ایک اہم اظہاریہ 'نقد میں تبدیلی کا سائیکل' ہے، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ کمپنیاں اپنی انوینٹری اور مصنوعات کو فروخت کے ذریعے کتنی تیزی سے نقد رقم میں تبدیل کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں، زیرِ غور سال کے دوران اس اظہاریے میں نمایاں بہتری آئی۔ سائیکل کے مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مخصوص کمپنیاں سپلائر کریڈٹ کی مد میں زیادہ رقم (سپلائرز سے ادھار پر سامان اور خدمات کا حصول) اور خریداروں سے واجب الوصول رقوم کو کم کرنے کے قابل تھیں، جو مارکیٹ میں ان فرموں کی نسبتاً مضبوط پوزیشن اور اپنے صارفین اور سپلائرز سے بہتر شرائط پر تجارت کرنے کی صلاحیت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ یہ عوامل نمایاں طور پر دباؤ والے میکرو فنانشل حالات کے باوجود بڑے کارپوریٹ سیکٹر کی مستحکم کارکردگی کو بھی برقرار رکھتے ہیں اور بینکوں کے کارپوریٹ قرضوں کے جزدان میں نقائص پر بھی قابو پاتے ہیں۔

ڈوپونٹ تجزیے سے طویل مدتی آمدنی کی پائیداری کے حوالے سے حوصلہ افزا اشارے ملتے ہیں۔ ایکویٹی پر منافع (ROE) میں اضافہ بنیادی طور پر خالص منافع کے مارجن اور اثاثوں کے کاروبار دونوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ کارپوریٹ سیکٹر کے اندر مستقل مالیاتی لیوراجی تناسب کی وجہ سے ہے۔ تاہم، بلند ٹیکسز 2023ء میں ایکویٹی پر منافع کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوئے **(جدول 7.2)**۔

جدول7.1: پی ایس ایکس کی فہرستی کمپنیوں کے مالی گوشواروں کی جھلکیاں اور تناسب کا تجزیہ

	سہ 2021 4ء	سہ 2022 1ء	سہ 2022 3ء	سہ 2022 4ء	سہ 2023 1ء	سہ 2023 3ء	سال بہ سال نمو
	ارب روپے						فیصد
بیلنس شیٹ							
غیر جاری اثاثے	3,824	3,915	4,344	4,430	4,558	5,248	*20.8*
جاری اثاثے	5,007	5,401	6,146	6,178	6,663	7,103	*15.6*
مجموعی اثاثے	8,831	9,316	10,491	10,608	11,221	12,351	*17.7*
حصص یافتگان کی ایکویٹی	4,131	4,304	4,593	4,679	4,866	5,454	*18.7*
غیر جاری واجبات	1,186	1,220	1,457	1,434	1,513	1,799	*23.4*
جاری واجبات	3,513	3,791	4,441	4,496	4,842	5,099	*14.8*
مجموعی ایکویٹی اور واجبات	8,831	9,316	10,491	10,608	11,221	12,351	*17.7*
آمدنی کا گوشوارہ							
فروخت	2,272	2,401	2,933	2,876	2,861	3,319	*13.2*
فروخت کی لاگت	1,840	1,942	2,493	2,487	2,313	2,688	*7.8*
مجموعی منافع / (خسارہ)	432	459	441	389	548	630	*42.9*
عمومی، انتظامی اور دیگر اخراجات	150	136	168	149	190	188	*11.9*
دیگر آمدنی / (خسارہ)	45	74	89	81	139	125	*40.4*
ای بی آئی ٹی	327	397	361	322	497	567	*57.1*
مالی اخراجات	34	41	72	73	109	104	*44.4*
قبل از ٹیکس منافع / (خسارہ)	292	356	289	249	388	463	*60.2*
ٹیکس اخراجات	79	96	105	84	132	177	*68.6*
بعد از ٹیکس منافع / (خسارہ)	213	260	184	165	256	286	*55.4*
مالی تناسبات							
مجموعی منافع کا مارجن (فیصد)	19	19.1	15	13.5	19.1	19	
خالص منافع کا مارجن (فیصد)	9.4	10.8	6.3	5.7	9	8.6	
ایکویٹی پر منافع	20.6	24.2	16	14.1	21.1	21.0	
اثاثوں پر منافع	9.7	11.2	7	6.2	9.1	9.3	
جاری تناسب (یونٹس)	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	
اثاثوں کا ٹرن اوور (یونٹس)	102.9	103.1	111.8	108.4	102	107.5	
سرمایہ تا مجموعی اثاثے (فیصد)	60.2	59.3	57.7	57.6	56.9	58.7	
قرضہ ایکویٹی کا تناسب (یونٹس)	1.1	1.2	1.3	1.3	1.3	1.3	
قرض تا استعمال شدہ سرمایہ (یونٹس)	0.9	0.9	0.97	0.97	1	0.95	
سودی کوریج تناسب (یونٹس)	9.5	9.7	5	4.4	4.6	5.5	
مالی لیوراجیہ (یونٹس)	2.1	2.2	2.3	2.3	2.3	2.3	
عملی نقد کی آمد و رفت تا واجباتِ جاریہ (فیصد)	-1.4	4.5	-3.3	2.8	-1.4	5.4	
عملی نقد کی آمد و رفت تا کُل قرض (فیصد)	-1.1٪	3.4٪	-2.5٪	2.1٪	-1.0٪	4.0٪	
نقد کی آمد و رفت کا مارجن (فیصد)	-2.2٪	7.0٪	-5.0٪	4.4٪	-2.3٪	8.3٪	
نقد کی منتقلی کا دور	78.2	58.3	99.5	135.7	95.0	78.2	

(* 100 کمپنیوں کا ڈیٹا استعمال کیا گیا جو تمام فہرستی غیر مالی اداروں کے کُل اثاثوں کے 79 فیصد کی نمائندگی کرتے ہیں)

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

7.2 کے ایس ای 100 انڈیکس

کے ایس ای 100 انڈیکس میں دباؤ والے معاشی حالات اور آئی ایم ایف پروگرام کے جائزے میں تاخیر کی وجہ سے سست نمو کا سامنا کرنا پڑا (**شکل 7.5 اور 7.6**)۔ تاہم، 2023ء کی آخری ششماہی میں اسٹاک مارکیٹ میں نمایاں بحالی دیکھی گئی۔ بینکاری، بجلی، تیل و گیس اور سیمنٹ جیسے اہم شعبوں میں مثبت رفتار کے ساتھ ساتھ مجموعی طور پر بہتر کارپوریٹ فنانشلز اور سازگار شرح مبادلہ نے مارکیٹ کی کارکردگی میں قابل ذکر بہتری میں کردار ادا کیا۔

شکل 7.4 : فروخت میں اضافہ اور دیگر آمدنی (سال بہ سال)

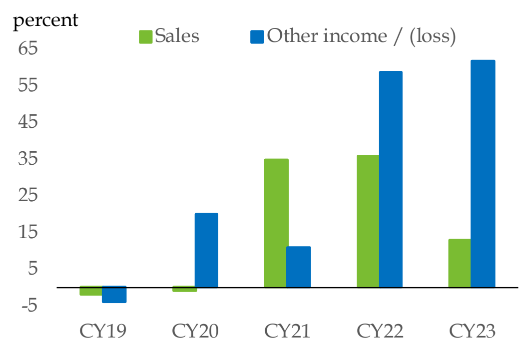

Source: State Bank of Pakistan

7.3 شعبہ جاتی تجزیہ

شعبہ جاتی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام فہرستی کمپنیوں کی مجموعی نفع آوری میں چھ شعبوں[2] نے 80 فیصد حصہ ڈالا جبکہ صرف 5 شعبوں کو نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ چند بڑے شعبوں کی کارکردگی اور خطرات کے تجزیے کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

شعبہ ٹیکسٹائل

ٹیکسٹائل کی صنعت کو 2023ء میں کافی چیلنجز کا سامنا رہا اور اس کی برآمدات سال بہ سال بنیادوں پر 15 فیصد کم ہو کر 15.81 ارب ڈالر رہ گئیں۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی کی وجہ عالمی طلب میں سست روی کے سبب کم بین الاقوامی آرڈرز ہیں جبکہ توانائی کے نرخوں میں اضافہ، رعایتی مالکاری سہولتوں[3] پر شرح میں اضافہ اور قرضے کی بلند لاگت نے بھی اس شعبے کی نفع آوری پر منفی اثر ڈالا۔ کپاس کی مقامی پیداوار میں اضافہ، اگرچہ سازگار تھا، لیکن اس شعبے پر مذکورہ بالا عوامل کے منفی اثرات کم کرنے کے لیے ناکافی تھا۔

شکل 7.5 : 2023ء کے دوران کے ایس ای 100 اشاریہ

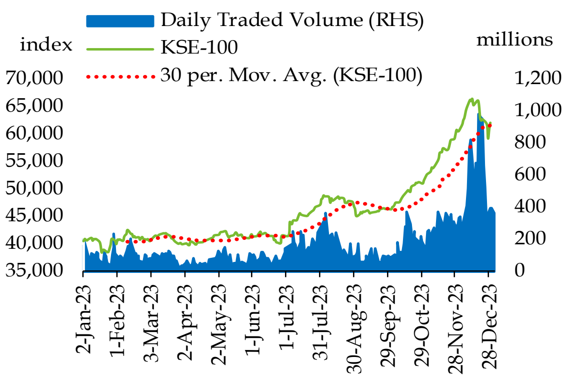

Source: Pakistan Stock Exchange

ان چیلنجز کی وجہ سے اس شعبے کی جاری سرمائے کی ضروریات بھی 2022ء کے مقابلے میں کم رہیں۔

اس شعبے کی نفع آوری توانائی اور مالی چارجز کی بلند لاگت کی وجہ سے کمزور رہتی ہے۔ تاہم 2024ء میں کپاس کی رسد میں بہتری کے امکانات اور اس کے بعد کپاس کی مقامی قیمتوں میں کمی اس شعبے کے لیے نیک شگون ہے، مقامی کپاس کی وافر دستیابی سے خام کپاس پر ملک کے درآمدی اخراجات کو کم کرنے میں بھی مدد ملے گی اور کپاس کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے حوالے سے اس شعبے کی حساسیت کم کرنے میں مدد ملے گی۔

---

[2] کُل 37 شعبوں میں سے سرفہرست 6 شعبوں میں کمرشل بینک (34 فیصد)، تیل و گیس کی تلاش کرنے والی کمپنیاں (29 فیصد)، فرٹیلائزر (6 فیصد)، ٹیکسٹائل کمپوزٹ (5 فیصد)، کیمیکل (4 فیصد)، سیمنٹ (3 فیصد) شامل ہیں۔

[3] پلانٹ اور مشینری کے لیے ایل ٹی ایف ایف پر مارک اپ ریٹ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ کے ساتھ منسلک ہے اور پالیسی ریٹ میں کسی بھی تبدیلی کی صورت میں ایل ٹی ایف ایف کے لیے مارک اپ ریٹ ازخود تبدیل ہو جاتا ہے تاکہ پالیسی ریٹ اور ایل ٹی ایف ایف ریٹ کے درمیان فرق 3 فیصد پر برقرار رہے۔

جدول7.2: ایکویٹی پر منافع-ڈوپونٹ کا تجزیہ

تناسب	سال2020ء	سال2021ء	سال2022ء	سال2023ء
ٹیکس برقرار رکھنے کی شرح(الف)	0.76	0.73	0.69	0.62
سودی بار (ب)	0.87	0.89	0.81	0.82
منافع کا آپریشنل مارجن(ج)	0.16	0.14	0.12	0.17
اثاثوں کی کارکردگی (د)	0.8	1.03	1.08	1.07
مالی لیوراج(ہ)	2.15	2.14	2.23	2.26
ایکویٹی پر منافع (آر او ای)('الف'ضرب'ب'ضرب 'ج'ضرب'د'ضرب'ہ')	18.2	20.05	16.15	21.00

ماخذ: اسٹیٹ بینک

شعبہ بجلی

2023ء میں ملکی معیشت سست روی کا شکار رہی جس کی وجہ سے بجلی کی طلب میں کمی واقع ہوئی اور سال بہ سال بنیادوں پر بجلی کی مجموعی پیداوار 5.3 فیصد کم ہو کر 130,002 گیگاواٹ گھنٹہ رہ گئی۔ بجلی کی پیداوار میں اس کمی کی وجہ سے بجلی پیدا کرنے والی اور تقسیم کار کمپنیوں کی آمدنی کم ہوئی اور ساتھ ساتھ کپیسٹی چارجز (روپے فی کلو واٹ گھنٹہ) میں اضافہ ہوا، جس کی وجہ سے CPPA-G کی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا۔ اسی طرح بجلی کے شعبے کا گردشی قرضہ بھی زیرِ غور سال کے دوران بڑھ کر اکتوبر 2023ء تک 2.6 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔[4] گردشی قرضوں میں اضافہ روکنے کے لیے حکومت نے بجلی اور گیس کے نرخوں میں اضافہ کیا جس سے پاور سیکٹر کی کپیسٹی یوٹیلائزیشن پر دباؤ پڑا۔

تخفیفی اقدام کے طور پر، صنعتوں نے یا تو اپنی بجلی کی ضروریات کم کر دیں، کیپٹی پاور پروڈیوسرز پر انحصار بڑھایا یا پھر مقامی کوئلے جیسے سستے ایندھن کے ذرائع کی طرف منتقل ہو گئے۔ ہوا اور شمسی توانائی جیسے اور قابل تجدید ذرائع کا استعمال بڑھ گیا ہے، تاہم یہ ملک میں بجلی کی مجموعی فراہمی کے مقابلے میں نسبتاً کم رہا۔[5]

پاور سیکٹر کی جاری سرمائے کی ضروریات میں کمی واقع ہوئی، جس کی وجہ بجلی کی کم پیداوار اور حکومت کی جانب سے اس شعبے کو کی جانے والی ادائیگیاں ہیں، اس طرح 2023ء کے دوران اس شعبے کی خالص وصولیوں میں کمی واقع ہوئی۔

گیس اور بجلی کی قیمتوں میں حالیہ اضافے سے گردشی قرضوں کے مسئلے کو حل کرنے میں مدد ملنے کی توقع ہے اور امکان ہے کہ اس شعبے میں سیالیت کا دباؤ کم ہو گا۔ اگرچہ بجلی کے نرخوں میں اضافے سے گردشی قرضہ جمع ہونے سے روکنے میں مدد مل سکتی ہے، تاہم اس مسئلے کا موثر حل بجلی کی ترسیل اور تقسیم میں نقصانات کو کم کرنے کے لیے ٹھوس کوششوں کی ضرورت ہے۔

شکل7.6 : خالص غیر ملکی سرمایہ کارپورٹ فولیو(سرمایہ کاری)

Source: National Clearing Company of Pakistan Limited

شعبہ کھاد سازی

2023ء میں حکومت کی جانب سے گیس کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے کھاد کے شعبے میں یوریا کی اوسط قیمتوں میں خاطر خواہ اضافہ دیکھا گیا۔ مزید بر آں، مالی سال24ء کے وفاقی بجٹ میں کھاد پر 5 فیصد فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی عائد کر دیا گیا۔ قیمتوں میں اضافے کے باوجود یوریا کی مجموعی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلے میں مستحکم رہی اور 6.6 ملین میٹرک ٹن تک پہنچ گئی۔ دوسری طرف، ڈی اے پی، جس نے شدید سیلاب کی وجہ سے 2022ء میں کھپت میں کمی کا مشاہدہ کیا، اس کی فروخت میں سال 2023ء کے دوران سال بہ سال بنیادوں پر 31 فیصد اضافہ ہوا ، جو طلب کے معمول پر آنے کی عکاسی کرتا ہے۔ کھاد کی صنعت میں گیس کی فراہمی میں خلل بھی دیکھا گیا، جس سے یوریا کی مجموعی پیداوار متاثر ہوئی۔

[4] گردشی قرضہ رپورٹ-اکتوبر 2023ء، وزارت توانائی (پاور ڈویژن)؛ https://power.gov.pk/Reports

[5] پاکستان میں بجلی پیدا کرنے والی کمپنیاں مختلف ایندھن کا استعمال کرتی ہیں جس میں ہائیڈل کا حصہ 30 فیصد، نیوکلیئر کا 17 فیصد، آر ایل این جی کا 19 فیصد، کوئلے کا 17 فیصد، گیس کا 9 فیصد، قابل تجدید 4 فیصد (ونڈ، سولر، گنے کا پھوک) اور فرنس آئل کا حصہ 2 فیصد ہے۔

کھاد کے شعبے کی نفع آوری میں بہتری کی وجہ یوریا کی بلند قیمتوں کے ساتھ ساتھ 2023ء میں اس کی طلب میں اضافہ تھا۔ اس شعبے کی آمدنی کو بلند شرح سود کی وجہ سے دیگر ذرائع سے آمدن میں مستحکم نمو سے بھی مدد ملی۔[6] منفی پہلو یہ ہے کہ ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ ایکسل لوڈر جیم کی ضروریات کی وجہ سے اس شعبے کو ترسیلی اخراجات میں اضافے کا سامنا کرنا پڑا۔[7] مستحکم خاکہٗ سیالیت فرٹیلائزر کمپنیوں کی خاصیت ہے اور اس طرح، جاری سرمائے کی ضروریات زیادہ تر داخلی طور پر پیدا کردہ نقد کے بہاؤ کے ذریعے پوری ہوتی ہیں۔

اس شعبے نے 2023ء کے دوران جاری سرمائے کی مد میں قرضوں لیے گئے قرضوں میں سے 89.6 ارب روپے کی خالص واپسی کی جبکہ ایک سال قبل اس کی خالص قرض گیری 42.9 ارب روپے تھی۔[8] جاری سرمائے کے لیے قرضوں کے حصول میں کمی کی وجہ 2023ء کے دوران زیادہ طلب اور کم انوینٹری اسٹاک کی وجہ سے فروخت میں اضافے سے پیدا ہونے والی بہتر سیالیت کو قرار دیا جاسکتا ہے۔[9] مزید برآں، زیادہ طلب نے کمپنیوں کو ایڈوانس کیش سیلز حاصل کرنے کی اجازت دی، خاص طور پر ڈی اے پی میں، جس سے ان کی سیالیت کی پوزیشن میں بہتری آئی۔

2024ء کے دوران، زیادہ زرعی پیداوار اور امدادی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے کھاد کی کھپت میں بہتری کی توقع ہے۔ تاہم گیس کی فراہمی میں کمی اور قیمتوں میں جاری اضافے کی وجہ سے اس شعبے کو چیلنجز کا سامنا ہے۔ سبسڈی میں کمی، جو صنعت کو رعایتی گیس کی قیمتوں کے ذریعے حکومت سے ملتی ہے، کھاد کی قیمتوں میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے۔ اگر قیمتوں میں اضافہ طلب میں کمی کا باعث بنتا ہے تو اس سے خام مال کے حوالے سے کسانوں کی قوتِ خرید کے ہمراہ اس شعبے کی نفع آوری پر بھی اثر پڑے گا۔

شعبہ سیمنٹ

سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے اخراجات میں کٹوتی، تعمیراتی لاگت اور بجلی کی قیمتوں میں اضافہ، کمزور مقامی طلب اور مجموعی طور پر سست معاشی سرگرمیوں کی وجہ سے 2023ء میں سیمنٹ کی مقامی ترسیل کو محدود طلب کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم سیمنٹ مینوفیکچررز کی جانب سے قیمتوں میں مسلسل اضافے کے ذریعے سیلز پر سیمنٹ کی خُردہ فروخت کے منفی اثرات کو کم کیا گیا۔

قیمتوں میں اضافے کے علاوہ مقامی طلب کم ہونے پر سیمنٹ مینوفیکچررز نے حسبِ روایت برآمدات کا رخ کیا تاکہ سیمنٹ کی پیداوار کی عملی نمو پذیری کو یقینی بنایا جاسکے۔ عالمی سطح پر اجناس کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے کوئلے کی قیمتوں میں کمی کے ساتھ اس رجحان نے برآمدات میں اضافہ کیا۔[10] سیمنٹ سیکٹر کے جنوبی مینوفیکچررز نے بندرگاہوں کے قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا (شمال کے 39.6 فیصد نمو کے مقابلے میں سال بہ سال بنیادوں پر 197.9 فیصد اضافہ)، کیونکہ ان مقامات پر کوئلے کی نقل وحمل کے اخراجات کم ہوتے ہیں۔

قیمتوں میں اضافے اور دیگر ذرائع سے آمدنی میں اضافے نے اس شعبے کی خالص آمدنی کو سہارا دیا۔ بلند شرح سود اور توسیع کے بعد نفع آوری میں اضافے کی وجہ سے، کمپنیوں نے قرضوں کی واپسی کو ترجیح دی۔ نتیجتاً 2023ء کے دوران اس شعبے کے مجموعی واجب الادا قرضوں میں 27 ارب روپے کی کمی دیکھنے میں آئی۔

---

[6] دیگر ذرائع سے آمدنی کا خالص منافع میں تقریباً 33 فیصد حصہ ہے۔ اس میں ڈپازٹس، میوچل فنڈز، حکومتی تمسکات اور ماتحت / متعلقہ کمپنیوں کی جانب سے منافع منقسمہ کی ادائیگی پر سرمایہ کاری کی آمدنی شامل ہے۔

[7] نومبر 2023ء میں نافذ ہونے والا پاکستان کا ایکسل لوڈر جیم گاڑیوں پر وزن کی حد کو نافذ کرتا ہے، جس کا مقصد سڑک کی حفاظت، بنیادی ڈھانچے کو محفوظ بنانا اور نقل وحمل کی کارکردگی کو بہتر بنانا ہے۔

[8] کھادوں اور نائٹروجن مرکبات کی تیاری اور کھادوں اور زرعی کیمیائی مصنوعات کی ہول سیل (دسمبر 2023ء کے آخر میں بقایاجات کی پوزیشن (پی) نجی شعبے کے کاروباروں کی آئی ایس آئی سی 4 درجہ بندی کی بنیاد پر قرضے

[9] 2023ء کے دوران مجموعی کھاد (بشمول یوریا، ڈی اے پی، سی اے این وغیرہ) کا اوسط انوینٹری اسٹاک 684,544 ٹن رہا جبکہ 2022ء کے دوران 1,134,822 ٹن کا اسٹاک تھا۔

[10] 2023ء کے دوران کوئلے کی قیمتوں میں سال بہ سال تقریباً 45 فیصد کمی ہوئی

شکل 7.7 : کارپوریٹ شعبے کی ایک سالہ پی ڈی کا بہ وزن اوسط

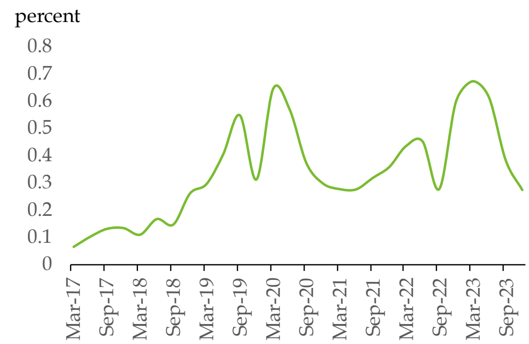

Source: Bloomberg and State Bank of Pakistan

بین الاقوامی سطح پر کوئلے کی قیمتوں میں کمی کے باوجود ایکسل لوڈ رجیم اور بحیرہ احمر میں رکاوٹوں کی وجہ سے مقامی سیمنٹ مینوفیکچررز کے لیے درآمد شدہ کوئلے کی قیمتوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ مزید برآں، ترقیاتی منصوبوں میں حکومتی اخراجات میں کمی، تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی اور مہنگائی کی وجہ سے گھریلو بجٹ میں کمی سے سیمنٹ کی فروخت سست رہ سکتی ہے۔

شعبہ پیٹرولیم

پیٹرولیم کا شعبہ تیل اور گیس کی تلاش اور مارکیٹنگ کرنے والی فرموں پر مشتمل ہے۔ کرنسی کی قدر میں کمی، Depletion Allowance پر ٹیکس کی واپسی اور 2023ء کے دوران شرح مبادلہ میں اضافے کی وجہ سے ایکسپلوریشن کمپنیوں کی نفع آوری میں اضافہ دیکھا گیا۔[11] ان کمپنیوں کو قلیل مدتی سرمایہ کاری جیسے دیگر ذرائع سے آمدنی میں ہونے والے اضافے سے بھی فائدہ ہوا۔

تاہم تیل فروخت کرنے والی کمپنیوں کے منافع کا مارجن سست معاشی سرگرمیوں اور مہنگائی کے دباؤ (موٹر اسپرٹ اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ) کی وجہ سے کم رہا دیکھا، یہ آٹو، پاور (فرنس آئل کی ضروریات میں کمی) اور ریٹیل صارفین جیسے اہم شعبوں کی مقامی طلب میں مزید کمی کا سبب بنا۔ آئل مصنوعات

شکل 7.8 : کمپنیوں کی طویل مدتی درجہ بندی

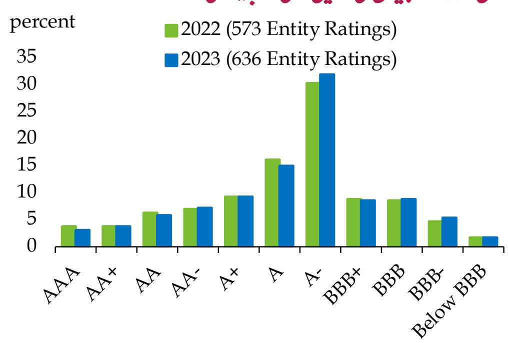

Source: Pakistan Credit Rating Agency and VIS Credit

کی قیمتوں میں اضافے سے اس شعبے کی آمدنی کو سہارا ملا اور فروخت کے حجم میں کمی کے اثرات کم ہوئے۔

اگرچہ نسبتاً مستحکم حالات اور سال کی آخری ششماہی میں گاڑیوں کی فروخت میں قدرے اضافہ پیٹرولیم مصنوعات کی مقامی طلب میں ممکنہ اضافے کی نشاندہی کرتا ہے، لیکن مستقبل میں ان مصنوعات کے استعمال کو مزید بڑھانے کے لیے معاشی سرگرمیوں میں مزید خاطر خواہ اضافے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، پیٹرولیم سیکٹر کی کارکردگی مزید بہتر بنانے کے لیے گردشی قرضوں سے پیدا ہونے والے وصولیوں کے زیر التوا مسائل کو بھی حل کرنے کی ضرورت ہے۔

گاڑیوں کا شعبہ

2023ء آٹو انڈسٹری کے لیے چیلنجز سے بھرپور رہا۔ خاص طور پر 2023ء کی پہلی ششماہی میں معاشی سرگرمیاں سست رہیں، محض زرعی شعبے میں ترقی دیکھی گئی جس کی وجہ سے ٹریکٹروں کی فروخت میں اضافہ ہوا۔ اگرچہ سال کی آخری ششماہی میں روپے کی قدر میں اضافے کی وجہ سے گاڑیوں کی قیمتوں میں کمی واقع ہوئی ہے، لیکن یہ گذشتہ چند برسوں کے دوران قیمتوں میں ہونے والے نمایاں اضافے کی تلافی کرنے کے لیے کافی نہیں تھا، جس کی وجہ سے صارفین کی طلب کم رہی۔ انتظامی اقدامات کے نتیجے میں عائد ہونے والی درآمدی پابندیاں، درآمد پر بہت زیادہ انحصار کرنے والے شعبے کے لیے لاگت میں اضافے اور پیداوار میں

[11] سپریم کورٹ آف پاکستان کی جانب سے wellhead ویلیو سے رائلٹی کی کٹوتی کو خارج کرنے اور depletion allowance کی بحالی کے فیصلے سے اس شعبے کو فائدہ ہوا کیونکہ اس کے نتیجے میں گذشتہ برسوں کی ٹیکس شقوں کو تبدیل کر دیا گیا اور بالآخر ٹیکس میں کمی واقع ہوئی۔

شکل 7.9: کمپنیوں کی قلیل مدتی درجہ بندی

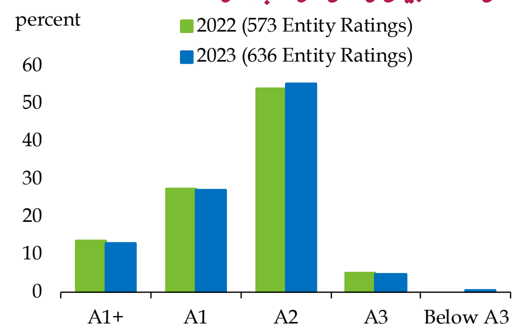

Source: Pakistan Credit Rating Agency and VIS Credit Rating Company Limited

تاخیر کا باعث بنیں۔ جون 2023ء میں ان پابندیوں کے خاتمے کے باوجود، سال بہ سال گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ بنیادی طور پر کم اساسی اثر کی وجہ سے تھا، کیونکہ فروخت کے اعداد و شمار گذشتہ برسوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم رہے۔ مزید بر آں، 2021ء کے آخر میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے طویل محتاط اقدامات اور اسی عرصے کے دوران بلند شرحِ سود کی وجہ سے گاڑیوں کی مالکاری میں کمی کی وجہ سے بھی اِن کی فروخت متاثر ہوئی۔[12]

شکل 7.10: کاروباری اعتماد کا اشاریہ

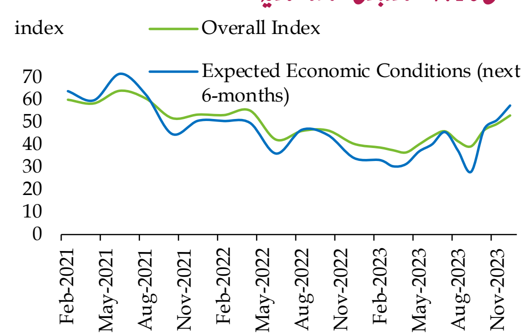

Source: State Bank of Pakistan

2024ء میں ملکی معیشت میں متوقع بہتری آٹو انڈسٹری کو بحالی کا موقع فراہم کر سکتی ہے۔ مزید بر آں، حال ہی میں، آٹو اسمبلرز نے بھی کچھ ماڈلز کی قیمتوں میں کمی کی ہے جس سے صارفین کی طلب بڑھانے میں مدد ملے گی۔

شوگر سیکٹر

اہم فصلوں کی پیداوار میں گنے کا حصہ تقریباً 23 فیصد ہے جبکہ زراعت کی قدرِ اضافی میں اس کا حصہ 3.7 فیصد اور جی ڈی پی میں 0.9 فیصد ہے۔[13] مارکیٹنگ سال 22 میں اس شعبے کی نفع آوری میں بہتری دیکھی گئی جس کی وجہ چینی کی قیمتوں اور استعمال کی سطح کا بلند ہونا ہے۔[14] صارفین کی طلب اور چینی کی فراہمی، دونوں میں اضافے کی وجہ سے مارکیٹنگ سال 18ء کے بعد سے پاکستان میں چینی کی مقامی کھپت میں اضافہ ہوا ہے۔ بلند شرح سود نے اس شعبے کی مالکاری لاگت اضافہ کیا جس کی وجہ سے اس کا خالص منافع کا مارجن بری طرح متاثر ہوا۔

مہنگائی کے دباؤ کے سبب چینی کی خُردہ قیمتیں بلند رہنے کی توقع ہے جس سے اس شعبے کے مجموعی مارجن پر مثبت اثر پڑنے کا امکان ہے۔ اس کے باوجود، چیلنجز بر قرار ہیں، خاص طور پر فروخت اور ترسیل کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے ساتھ ساتھ مالکاری کی لاگت میں اضافہ۔

سال کے دوران فرموں کے مارکیٹ پر مبنی لچک کے اظہاریے بہتر ہوئے ،اس سے بنیادی طور پر فرموں کی قدر اور صلاحیت کے بارے میں سرمایہ کاروں کے جذبات میں عملی کارکردگی اور بحالی کی عکاسی ہوتی ہے ۔

خاص طور پر 2023ء کے آخری حصے میں مالی کارکردگی میں بہتری اور سرمایہ کاروں کے جذبات میں بحالی کے عین مطابق، سال کے دوران کارپوریٹ شعبے کی منتخب فرموں کے دیوالیہ ہونے کے امکانات کے ایک سالہ بہ وزن اوسط میں کمی واقع ہوئی (**شکل 7.7**)۔[15] یہ کمی بنیادی طور پر جون 2023ء کے بعد ایکویٹ

---

[12] ان اقدامات میں آٹو قرضوں کی زیادہ سے زیادہ مدت 7 سال سے کم کرکے 5 سال کرنا، کم از کم ڈاؤن پیمنٹ گاڑیوں کی قیمت کے 15 فیصد سے بڑھا کر 30 فیصد کرنا اور مجموعی قرض کی مالیت 30 لاکھ روپے تک محدود کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ متعلقہ سرکلر https://www.sbp.org.pk/bprd/2021/CL29.htm پر قابل رسائی ہے۔

[13] اہم فصلوں میں گندم، چاول، کپاس، گنا اور مکئی شامل ہیں۔

[14] MY کا مطلب "مارکیٹنگ سال" ہے- برازیل میں مارکیٹنگ سال "اپریل تا مارچ"، بھارت، چین، امریکہ اور پاکستان میں مارکیٹنگ سال "اکتوبر تا ستمبر" ہوتا ہے۔

[15] پی ڈی (1 سالہ پی ڈی) فرموں کے خطرہ قرض اور قلیل مدتی واجبات کو پورا کرنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔ پی ڈی کا تعین 'مرٹن ماڈل' کی بنیاد پر کیا جاتا ہے، جو دیوالیہ کے امکانات کو جانچنے کے لیے ایکویٹی کی قدر اور اسٹاک کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کا استعمال کرتا ہے۔ ماڈل یہ فرض کرتا ہے کہ فرم ایکویٹی (E) کے ساتھ ساتھ قرض (X) بھی فراہم کرتی ہے، اس طرح فرم (V) کی قدر X+E ہے۔ اس ماڈل کے مطابق

مارکیٹ میں بحالی کی وجہ سے ہوئی، جس کی وجہ عملی کارکردگی میں بہتری اور سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ تھا جو پاکستان اسٹاک ایکسچینج کے فہرستی اسٹاکس کی منڈی کی سرمایت (مارکیٹ کیپٹلائزیشن) میں ظاہر ہوتا ہے۔ مالی اور عملی منافع میں اضافے نے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے بفرز کو مضبوط کیا ہے اور فرموں کی بہتر منڈی کی سرمایت میں بالواسطہ طور پر حصہ ڈالا ہے۔

مزید برآں، دیوالیہ ہونے کے امکانات بذات خود نچلی سطح پر ہیں اور کارپوریٹ فرموں کے قرض دہندگان کو فوری طور پر دیوالیہ کا خطرہ (خطرۂ قرض) لاحق نہیں۔ ان کارپوریٹ فرموں نے مشکل معاشی حالات کے باوجود مضبوط مالی اصابت اور مناسب عملی کارکردگی کو برقرار رکھا۔

... بینکاری شعبے سے قرض لینے والی بڑی فرموں نے لچکدار مالی حیثیت اور ادائیگی قرض کی مناسب صلاحیت کا مظاہرہ کیا...

اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہ بینکوں کی مالی اصابت ان کی قرض گیر بڑی فرموں کی کارکردگی سے نمایاں طور پر متاثر ہوتی ہے اور ان میں سے کچھ فرموں اور ان کے کاروباری گروپوں کی پورے بینکاری شعبے کے لیے مجموعی اہمیت ہے، بینکاری شعبے کے سرفہرست 30 قرض گیر گروپوں (بشمول ان کی 226 منتخب فرموں کے ساتھ) کا ایک جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ فرمز مجموعی طور پر بینکوں اور مالی اداروں کے مشترکہ قرضہ جزدان کا تقریباً 21.4 فیصد حصہ رکھتی ہیں۔

2023ء میں قرض لینے والے اہم گروپوں نے لچکدار مالی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور قرضوں کی واپسی کے حوالے سے اطمینان بخش صلاحیت کا مظاہرہ جاری رکھا۔ اس کے علاوہ، بینکوں نے بھی عمومی طور پر بہتر درجہ بندی والی فرموں کو قرض دینے کو ترجیح دینا جاری رکھا (تفصیلات کے لیے **باکس 7.1** دیکھیں)۔

خطرۂ قرض کی درجہ بندی کا خاکہ کارپوریٹ سیکٹر کی مستحکم ادائیگی قرض کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے ، جبکہ بڑی کارپوریٹ فرموں کی بڑھتی ہوئی تعداد ازخود درجہ بندی کی خواہاں ہے جو کارپوریٹ گورننس کے طریقوں میں بہتری کی نشاندہی کرتی ہے ...

کریڈٹ ریٹنگ کسی فرم کی ادائیگی قرض کی صلاحیت اور اس کی مالی ذمہ داری پوری کرنے کی صلاحیت کا اندازہ لگانے میں معاون ہوتی ہے۔

پاکستان میں درجہ بند کمپنیوں کی تعداد 2022ء میں 573 سے بڑھ کر 2023ء میں 636 ہوگئی۔ پاکستان میں بہت سی کمپنیاں بینکوں یا مستحکم آمدنی جیسے اندرونی ذرائع کے ذریعے قرضوں کی مالکاری پر انحصار کرتی ہیں اور ان کا اپنی مالی ضروریات کے لیے بازارِ سرمایہ پر انحصار کم ہوتا ہے۔[16]

پاکستان میں ریٹنگ کا مجموعی نظام دو مقامی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں پاکستان کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی (پی اے سی آر اے) اور VIS ریٹنگز پر مشتمل ہے۔ ان کے پاس 636 عوامی رائے (ادارے کی درجہ بندی) ہے۔[17] درجہ بندی کے اس نظام میں زیادہ تر اعلیٰ درجہ بندی کے زمروں (سرمایہ کاری گریڈ: AAA سے BBB) میں مرتکز ہے، جو مجموعی طور پر 98.3 فیصد کی نمائندگی کرتی ہے (**شکل 7.8**)۔ سرمایہ کاری گریڈ کے زمرے میں زیادہ ارتکاز کو اس حقیقت سے منسوب کیا جاسکتا ہے کہ درجہ بند اداروں کی اکثریت بڑی کارپوریٹ کمپنیاں ہیں قرض واپسی کی صلاحیت اچھی ہے۔ جبکہ، قلیل مدتی درجہ بندی کے لحاظ سے، زیادہ تر فرموں (95 فیصد) کی A2 اور اس سے اوپر کی درجہ بندی کی گئی تھی جو بروقت ادائیگی کے لیے اطمینان بخش صلاحیت کی نمائندگی کرتی ہے (**شکل 7.9**)۔[18]

فرم صرف اس صورت میں دیوالیہ ہوگی جب فرم کی قدر قرض (X) کی عرفی مالیتسے کم ہوگی اور یہ صرف میچورٹی کے عرصے کے وقت ہوگا۔ اس باب میں، اعداد و شمار پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں درج 434 کمپنیوں سے اخذ کیا گیا ہے، اور نمونے کے لیے دیوالیہ کے امکان (پی ڈی) کا بہ وزن اوسط شمار کیا گیا ہے۔ ان اوزان کا تعین دسمبر 2023ء کے آخر میں مارکیٹ کیپٹلائزیشن کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

[16] بازارِ سرمایہ کی ترقی اور کارپوریٹ گورننس کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کا مقصد کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے کہ وہ اپنی درجہ بندی کرائیں۔ دیگر طریقوں کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک غیر درجہ بند کمپنی (جس کا انکشاف 3 ارب روپے سے زائد ہو) پر بینک انکشاف پر بلند کیپٹل چارج عائد کرکے بڑی کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ اپنی درجہ بندی کرائیں اور رعایت حاصل کریں۔

[17] صرف ادارے کی درجہ بندی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیاں (سی آر اے) دیگر درجہ بندیاں بھی جاری کرتی ہیں، بشمول اثاثہ مینیجر، آئی ایف ایس، کارکردگی کی درجہ بندی وغیرہ۔

[18] 06 فروری 2024ء کو حاصل کی جانے والی کمپنیوں کی پی اے سی آر اے اور وی آئی ایس ریٹنگ۔

2023ء میں قرض لینے والے سرفہرست گروپس نے لچکدار مالی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور قرضوں کی واپسی کی مناسب صلاحیت کا مظاہرہ جاری رکھا۔ اس کے علاوہ، عام طور پر بینکوں نے بہتر درجہ بندی والی فرموں کو قرض دینے کو ترجیح دینا جاری رکھا(تفصیلات کے لیے **باکس 7.1 دیکھیں**)۔

اداروں کی درجہ بندی کی شعبوں کے لحاظ سے تقسیم ٹیکسٹائل میں سب سے زیادہ (23 فیصد)، اس کے بعد توانائی (14 فیصد)، صارفی اشیا (6 فیصد) اور چینی (5 فیصد) ارتکاز ظاہر کرتی ہے۔

کارپوریٹ شعبے کا منظرنامہ

مستقبل کے منظرنامے میں 2024ء کے لیے زراعت پر مبنی معیشت میں معتدل بحالی کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ صارفین اور کاروباری اعتماد کے حالیہ سروے (**شکل 7.10**) بھی معاشی سرگرمی میں مستقل اضافے اور مینوفیکچرنگ شعبے میں صلاحیت کے استعمال میں بہتری کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ پیش رفت آنے والے مہینوں میں صنعتی شعبے کی کارکردگی اور استحکام کے لیے نیک شگون ہے۔

اگرچہ توانائی کی قیمتوں میں حالیہ بڑی اضافے نے مہنگائی کے نتائج اور اس کے قریب مدتی منظرنامے پر منفی اثر ڈالا ہے، لیکن حالیہ اعداد و شمار مہنگائی کے دباؤ میں نمایاں کمی ظاہر کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود، بحیرہ احمر میں بڑھتی ہوئی جغرافیائی وسیاسی کشیدگی اور تعطل کی وجہ سے عالمی باربرداری چارجز میں اضافہ ہوا ہے، جس سے عالمی تجارت اور اجناس کی قیمتوں کو خطرات لاحق ہیں۔ مستقبل میں معتدل معاشی نمو کی توقع کے ساتھ، کمپنیوں کے لیے آمدنی میں اضافے کا منظرنامہ سازگار نظر آتا ہے۔ مزید برآں، بڑی فرموں کے پاس اپنے آپریشنز کی مالکاری اور مالی اداروں کے واجبات ادا کرنے کے لیے کافی سیالیت اور ایک مضبوط مالی اعانت موجود ہے۔

باکس 7.1: بینکنگ سیکٹر کے سرفہرست قرض لینے والے گروپوں کی مالی کارکردگی اور مضبوطی

دسمبر 2023ء تک بینکوں کے مجموعی قرضہ جُزدان کا بڑا حصہ یعنی 67.8 فیصد کارپوریٹ سیکٹر پر مشتمل تھا۔ ان میں سے بہت سی کمپنیاں کاروباری گروپوں کا بھی حصہ ہیں اور متعدد بینکوں نے ایک بڑی فرم اور گروپ میں سرمایہ کاری کی ہوگی، اس طرح قرض کے ارتکاز کے خطرات کے ساتھ ساتھ بینکوں کے لیے نظمی مضمرات بھی پیدا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی جانب سے مفرد قرض گیر، قرض گیر گروپ اور متعلقہ فریق کو قرضوں کی فراہمی پر ضوابطی حد مقرر کی ہے۔ اس کے علاوہ، قواعد وضوابط بڑے اکتشاف قرض کی وضاحت کرتے ہیں ان پر مجموعی حد مقرر کرتے ہیں۔[19] اس باکس میں بینکاری شعبے کے بڑے قرض گیروں اور قرض لینے والے گروپوں کی قرض واپسی کی صلاحیت اور طرزِ عمل کے ساتھ ساتھ مجموعی مالی اصابت کا تجزیہ مندرجہ ذیل بنیادوں پر کیا گیا ہے:

الف۔ بڑے قرض گیروں اور قرض لینے والے گروپوں کی قرض کے حوالے سے ساکھ کے بارے میں بینکوں کا اپنا تجزیہ جو 'آبلیگور رسک ریٹنگ (ORR) کے ذریعے حاصل کیا گیا ہے اور یہ ریٹنگ بینکوں کی جانب سے ہر کارپوریٹ سیکٹر کے قرض گیر کو تفویض کی جاتی ہے۔[20] ریٹنگ کا سلسلہ 1 سے 12 تک جاتا ہے، جس میں کارکردگی کے لیے 1 سے 9 اسکیل اور دیوالیہ کی درجہ بندی کے لیے 10 سے 12 تک اسکیل شامل ہیں۔

ب۔ بینکوں کو قرض کی واپسی میں کسی بھی تاخیر کے لحاظ سے قرض گیر کا ادائیگی کا طرز عمل۔

ج۔ معروف کارپوریٹ قرض گیروں کے تازہ ترین مالی اظہاریوں کے ساتھ ساتھ مارکیٹ پر مبنی اظہاریے جو ظاہر کرتے ہیں کہ سرمایہ کار ان فرموں کی قدرپیائی کیسے کرتے ہیں۔

اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک کی اندرونی مشقوں کی بنیاد پر 30 بڑے قرض لینے والے گروپوں اور بڑے قرض گیروں (جو 226 فرموں پر مشتمل ہیں) کی نشاندہی کی گئی ہے، فرموں کی ملکیت کے بارے میں معلومات کے متنوع ذرائع کا استعمال کیا گیا ہے، جس میں ریگولیٹری ریٹرنز، فرموں کے فنانشل اسٹیٹمنٹس، گروپ کی ویب سائٹس وغیرہ شامل ہیں۔ مزید برآں، 40 ارب روپے یا اس سے زیادہ کے فنڈ بیسڈ ایکسپوژر والے گروپوں کو ان کے نظمی خطرے کے مضمرات کے سبب زیرِ غور لایا گیا ہے۔

شکل 7.1.1: 30 بڑے قرض گیر گروپوں کی داخلی کریڈٹ ریٹنگ

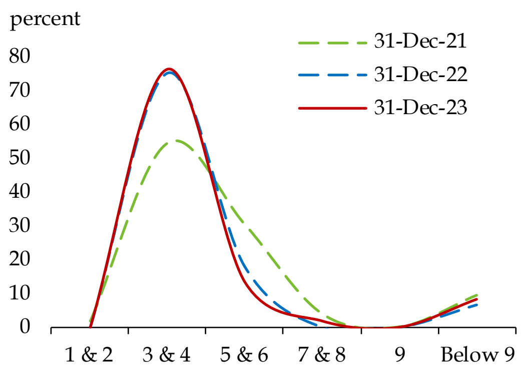

Source: State Bank of Pakistan Estimates

شکل 7.1.2: کمپنیوں کے اثاثوں پر منافع کی پرسنٹائل تقسیم

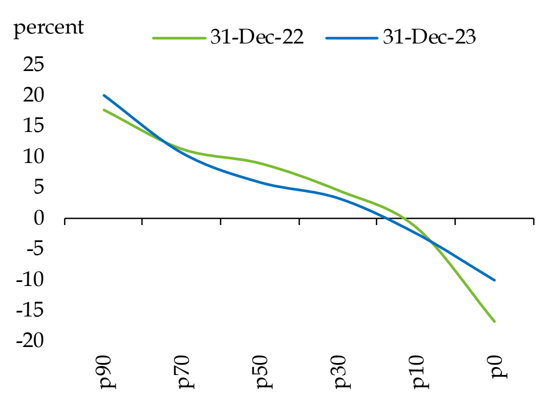

Source: State Bank of Pakistan and Capital Stake

شکل 7.1.3: کمپنیوں کے ایکویٹی پر منافع کی پرسنٹائل تقسیم

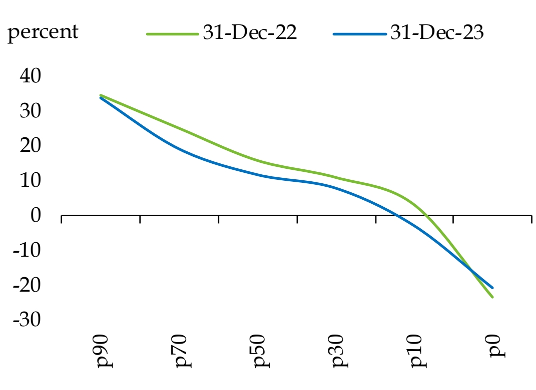

Source: State Bank of Pakistan and Capital Stake

[19] کارپوریٹ/کمرشل بینکنگ کے لیے اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ ضوابط کا ضابطہ آر-1۔

[20] بی ایس ڈی سرکلر نمبر 08 برائے 2007ء

شکل 7.1.4: کمپنیوں کے سودی کوریج کے تناسب کی پرسنٹائل تقسیم

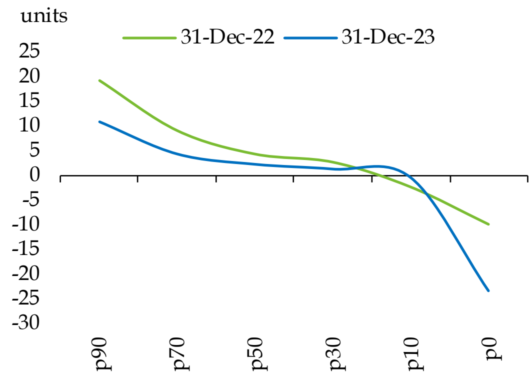

Source: State Bank of Pakistan and Capital Stake

شکل 7.1.5: کمپنیوں کے جاری تناسب کی پرسنٹائل تقسیم

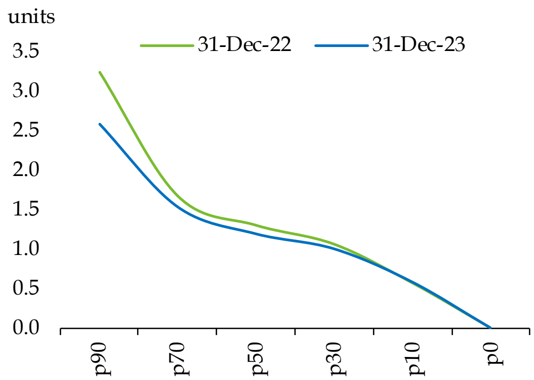

Source: State Bank of Pakistan and Capital Stake

اوبلیگور رسک ریٹنگ (ORR) کے لحاظ سے 30 بڑے قرض گیر گروپس

بینکوں کی جانب سے تفویض کردہ اوبلیگور رسک ریٹنگ (ORR) کی بنیاد پر 30 بڑے قرض لینے والے گروپوں کی قرض کی اہلیت کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اختتام دسمبر 2023ء تک بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے کارپوریٹ / کمرشل قرض دینے والے پورٹ فولیو میں ان کاروباری گروپوں کی منتخب فرموں کا حصہ تقریباً 31 فیصد حصہ ہے۔[21] قرض لینے والے گروپوں کے مختلف اداروں کے ORRs کی بنیاد پر، ہر گروپ کی مجموعی اوسط درجہ بندی (بہ وزن حجمِ قرض) مرتب کی گئی تاکہ ان گروپوں کی مضبوطی کا اندازہ لگایا جاسکے جس میں افقی محور پر گروپوں کی خطرے کی درجہ بندی اور عمودی محور پر گروپوں کے قرضوں کی فیصد شامل ہے۔ تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ سرفہرست 30 گروپوں میں سے تقریباً تین چوتھائی کے پاس اعلیٰ سے بہت اچھے معیار (درجہ بندی: 1 سے 2) یا اچھے سے درمیانے معیار کی درجہ بندی (درجہ بندی: 3 سے 4) ہے۔ اگرچہ 2023ء بحران زدہ اقتصادی حالات کی وجہ سے کاروباری اداروں کے لیے نسبتاً مشکل سال تھا، لیکن بینکوں کے قرضہ جزدان میں قرض لینے والے 30 سرفہرست گروپوں کی قرض کی ساکھ کی پوزیشن مستحکم رہی اور بینکوں کی جانب سے بہتر ساکھ والے قرض گیروں کو ترجیح دینے کا رجحان برقرار رہا، جبکہ بینک سے قرض کے حصول کے لیے حکومتی طلب میں نمایاں اضافے نے بھی بینکوں کے قابلِ قرض فنڈز کے ذخائر کو بھی محدود کر دیا۔ بینکوں کے قرضہ جزدان کی اوسط انٹرنل کریڈٹ ریٹنگ پروفائل 2022ء تا 2023ء مستحکم رہی ہے، جس کا مطلب ہے کہ بینک نازک معاشی حالات کے پیش نظر اعلیٰ معیار کے قرض گیروں کو قرضے دینے کو ترجیح دیتے ہیں (**شکل 7.1.1**)۔ یہاں یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ بینکوں کے کارپوریٹ اور تجارتی قرضوں کے جزدان کا تقریباً 65 فیصد اُن قرض گیروں پر مشتمل ہے جن کی درجہ بندی آزاد بیرونی ریٹنگ ایجنسیوں نے کی ہے۔ مجموعی طور پر قرض لینے والے 30 سرفہرست گروپوں نے قرض واپسی کی مضبوط صلاحیت کا مظاہرہ کیا سوائے چند گروپوں (کُل قرضوں کا تقریباً 7 فیصد) کے جو ادائیگی میں تاخیر کے زمرے میں آتے ہیں۔

شکل 7.1.6: کمپنیوں کے پی بی تناسب کی پرسنٹائل تقسیم

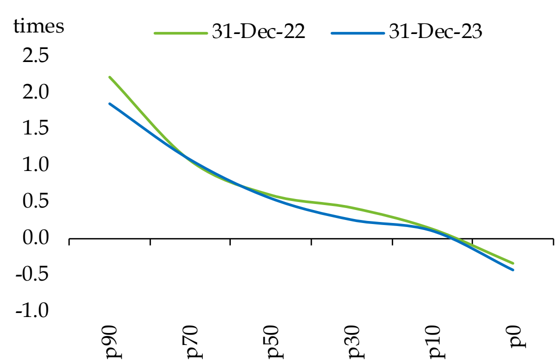

Source: State Bank of Pakistan and Capital Stake

شکل 7.1.7: کمپنیوں کے پی ای تناسب کی پرسنٹائل تقسیم

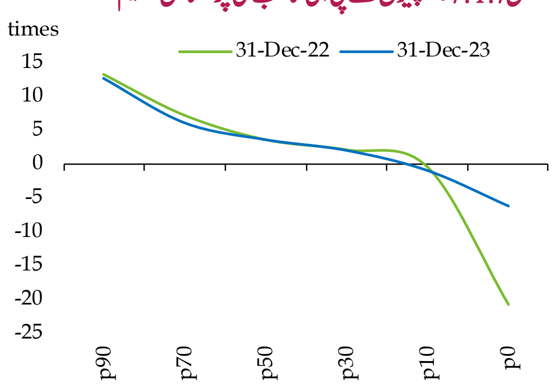

Source: State Bank of Pakistan and Capital Stake

[21] دسمبر 2022ء کے اختتام پر یہ حصہ 29.4 فیصد ہے۔

قرض لینے والے سرفہرست 30 گروپوں کی فہرستی فرموں کی مالی اصابت اور مارکیٹ کی کارکردگی

قرض حاصل کرنے والے سرفہرست 30 گروپوں میں شامل 226 منتخب فرموں میں سے 71 کمپنیاں پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں درج تھیں۔ ان فرموں کی مالی اصابت کا تجزیہ کرنے اور اس بات کا اندازہ لگانے کے لیے کہ مارکیٹ میں ان کی قدر پیمائی کیسے کی جاتی ہے، ان 71 فہرستی فرموں کا تخمینہ دسمبر 2023ء اور دسمبر 2022ء کو ختم ہونے والی مدت کے لیے دستیاب اعداد و شمار کی بنیاد پر مالی اور مارکیٹ پر مبنی اظہاریوں کو استعمال کرتے ہوئے کیا گیا تھا۔

سخت معاشی حالات، کم طلب، قرضوں کی بلند لاگت اور 2023ء میں زائد ٹیکس کی وجہ سے منتخب فرموں کی آمدنی عمومی طور پر دباؤ میں رہی **(شکل 7.1.2 اور شکل 7.1.3)**۔

اسی طرح 2023ء میں محدود فروخت اور سخت زری پالیسی ماحول کی وجہ سے قرض واپسی کی صلاحیت سے متعلق مالی اشارے دباؤ کا شکار رہے۔ تاہم، تجزیے میں شامل زیادہ تر فرموں کا سود کی کوریج کا تناسب اطمینان بخش رہا **(شکل 7.1.4)**۔ زیرِ غور سال کے دوران تجزیے میں شامل فرموں کو سیالیت کے تناسب میں معمولی کمی کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ تاہم، زیادہ تر فرموں کا تناسب اطمینان بخش حد میں رہا جو ان کی قلیل مدتی مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے کافی سیالیت کی دستیابی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، تجزیے میں شامل فرموں نے ادائیگی قرض کے مستحکم رویے کا مظاہرہ کیا کیونکہ زیرِ جائزہ سال کے دوران نادہندگیوں میں کوئی نمایاں اضافہ نہیں ہوا تھا **(شکل 7.1.5)**۔

منتخب فرموں کے مارکیٹ پر مبنی اظہاریوں کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر سرمایہ کار ان فرموں کی کارکردگی اور صلاحیت کے بارے میں متوازن نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ مارکیٹ انڈیکس میں نمایاں اتار چڑھاؤ اور بڑی حرکت پذیری کے باوجود ان فرموں کے نسبتاً مستحکم قیمت تا آمدنی تناسب (Price to Earnings Ratio) اور قیمت تا کتاب تناسب (Price to Book Ratio) سے پتہ چلتا ہے کہ ان فرموں کی قدر اور صلاحیت کے بارے میں سرمایہ کاروں کے خیالات پر عام مارکیٹ کے حالات کا اثر نہیں ہوا **(شکل 7.1.6 اور شکل 7.1.7)**۔

نتیجہ

بینکاری شعبے کے سرفہرست 30 قرض گیر گروپوں کے 'او آر آر' اور قرض واپسی کے طرزِ عمل کی تقابلی پوزیشن سے پتہ چلتا ہے کہ ان گروپوں نے عام طور پر اپنی کریڈٹ کی اہلیت کو برقرار رکھا ہے۔ مستحکم داخلی کریڈٹ ریٹنگ بینکوں کی جانب سے ایک دانشمندانہ حکمت عملی کی عکاسی کرتی ہے تاکہ وہ بڑی، مستحکم اور بہتر قرضہ جاتی ساکھ رکھنے والی فرموں پر زیادہ سرمایہ کاری کرسکیں۔ قرض لینے والی سرفہرست فرموں نے نسبتاً لچکدار مالی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور زیرِ جائزہ سال کے دوران اپنی مالی ذمہ داریوں کو پورا کیا۔

8

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر (ایف ایم آئیز) 2023ء کے دوران مستحکم رہے اور ادائیگیوں و متعلقہ خدمات کی فراہمی بلا رکاوٹ جاری رکھی۔ پاکستان بین البینک بروقت چکتائی کے طریقہ کار (پرزم) کے لین دین کی تعداد اور مالیت ، دونوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ زیرِ جائزہ مدت کے دوران پرزم کی خدمات بلا تعطل دستیاب رہیں۔ خردہ ادائیگیوں کی نمو میں ای-بینکنگ نے اہم کردار ادا کیا۔ اسٹیٹ بینک نے اپنی راست مہم کے تحت پرسن ٹو مرچنٹ (پی ٹو ایم) ماڈیول کا آغاز کیا ، جو مرچنٹس اور کاروباری اداروں کے لیے ڈجیٹل ادائیگی کی قبولیت کو مزید فروغ دے گا۔ نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان اور سنٹرل ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) کی کارکردگی سال بھر مستحکم رہی۔ ان اداروں نے اپنی کارکردگی اور آپریشنل مضبوطی کو بہتر بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے اور سرمایہ کاروں کی رجسٹریشن کے عمل کو آسان بنایا۔

8 مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر

مالی نظام کی عملی کارکردگی اور استحکام کے لیے مالی منڈیوں کا ایک مضبوط اور محفوظ انفراسٹرکچر نہایت ضروری ہے، کیونکہ یہ مارکیٹ میں مختلف فریقوں کے درمیان لین دین کے بہاؤ کو آسان بناتا ہے۔ مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر کے اجزا کی نظامی نوعیت انہیں ملک بھر کے تمام مالی اداروں کے درمیان مختلف مالی لین دین کی کلیئرنس اور تصفیے کے لیے کلیدی حیثیت دیتی ہے۔ اس لیے نظام ادائیگی کا ہموار طریقے سے چلنا مالی نظام کی کارکردگی کے لیے نہایت اہم ہے، تاکہ مالی خدمات کی بلاتعطل فراہمی، زری پالیسی کے اشاروں کی مؤثر ترسیل، اور مالی منڈیوں کا استحکام یقینی بنایا جاسکے۔

8.1 نظامِ ادائیگی اور ان کی کارکردگی

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء جس میں حال ہی میں ترمیم کی گئی ہیں اسٹیٹ بینک کو قومی ادائیگی اور تصفیے کے نظام کی مضبوطی اور مؤثر کارکردگی کو یقینی بنانے کا اختیار دیتی ہیں۔[1] نظامِ ادائیگی اور الیکٹرانک فنڈز ٹرانسفر ایکٹ 2007ء (PSEFT Act) کے تحت اسٹیٹ بینک کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ملک کے قومی نظامِ ادائیگی کو باضابطہ بنائے، اسے چلائے اور اسے آسانی فراہم کرے۔[2]

بذریعہ ڈجیٹل چینلز نظامِ ادائیگی نے مضبوط نمو ظاہر کی

2023ء کے دوران قومی نظامِ ادائیگی نے بڑی مالیت (پرزم) اور خردہ لین دین دونوں میں مضبوط نمو کا مظاہرہ کیا۔ زیرِ جائزہ مدت کے دوران دونوں طریقوں میں حجم اور مالیت کے لحاظ سے دو ہندسی (double digit) شرحِ نمو دکھائی دی۔ خردہ لین دین کے حجم میں اضافہ بنیادی طور پر ای بینکاری کے باعث ہوا، جس سے صارفین کی نقد ادائیگیوں کے مقابلے میں ڈجیٹل ذرائع کی جانب بڑھتی ہوئی ترجیح کا عندیہ ملتا ہے، کیونکہ کاغذی پر مبنی لین دین کی مقدار میں سال بھر کے دوران 1.8 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی (**جدول 8.1**)

جدول 8.1: نظامِ ادائیگی کے طریقہ کار کا خاکہ

میکانزم	2020ء	2021ء	2022ء	2023ء	2023ء میں نمو
حجم ملین میں اور مالیت ٹریلین روپے میں					فیصد
الف۔ پرزم					
حجم	3.4	4.4	4.5	5.4	19.6
مالیت	373.3	577.8	647.0	824.0	27.4
ب۔ خردہ ادائیگیاں (i+ii)					
حجم	1,382.7	1,788.2	2,206.2	2,764.7	25.3
مالیت	209.3	272.7	371.7	485.4	30.6
i۔ کاغذ پر مبنی					
حجم	389.7	393.4	384.2	377.4	-1.8
مالیت	136.0	166.4	210.8	277.8	31.7
ii۔ ای بینکاری					
حجم	993.0	1,394.8	1,822.0	2,387.3	31.0
مالیت	73.3	106.2	160.8	207.6	29.1

ماخذ: بینک دولت پاکستان

پرزم نے بلند مالیت اور حجم کے لین دین انجام دیے

پاکستان بین البینک بروقت چکتائی کا نظام (پرزم) ایک بروقت مجموعی چکتائی کا نظام (آر ٹی جی ایس) ہے جو اسٹیٹ بینک کے زیرِ انتظام چلایا جاتا ہے۔ یہ نظام حقیقی وقت میں اور مجموعی بنیادوں پر تصفیہ فراہم کرنے کا مؤثر طریقہ فراہم کرتا ہے، جس سے ان بڑی مالیت کی ادائیگیوں کے نظام میں پائے جانے والے نظامیاتی خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ چونکہ پرزم کا استعمال بڑی مالیت کی ادائیگیوں کے لیے کیا جاتا ہے، اس لیے مجموعی لین دین کی مالیت میں اس کا حصہ 62.9 فیصد ہے، جبکہ حجم (Volume) کے لحاظ سے اس کا حصہ 0.19 فیصد ہے۔ 2023ء میں پرزم کے حجم اور مالیت میں بالترتیب 19.6 فیصد اور 27.4 فیصد اضافہ ہوا۔ تفصیلی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پرزم کے ذریعے ہونے والی لین دین کی مالیت میں اضافہ بنیادی طور پر سیکیورٹی کے انتظام اور انٹربینک فنڈز ٹرانسفر کے باعث ہوا، جن میں بالترتیب 31.6 فیصد اور 28.4 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا (**شکل 8.1 الف**)۔ سیکیورٹی کے انتظام کے حجم میں سال بسال بنیاد پر 6.9 فیصد کمی ہوئی، جبکہ انٹربینک فنڈز ٹرانسفر

---

[1] اسٹیٹ بینک ایکٹ، 1956ء (یکم جنوری 2022ء تک ترمیم شدہ)

[2] https://www.sbp.org.pk/psd/2007/EFT_Act_2007.pdf

شکل 8.1 الف: پرزم لین دین کا خاکہ حجم

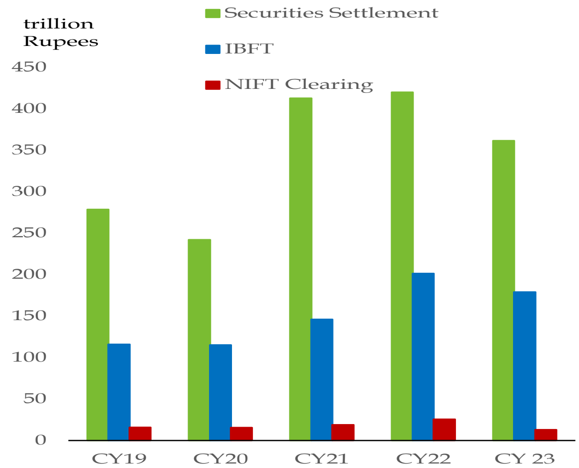

Source: State Bank of Pakistan

شکل 8.1 ب: پرزم لین دین کا خاکہ مالیت

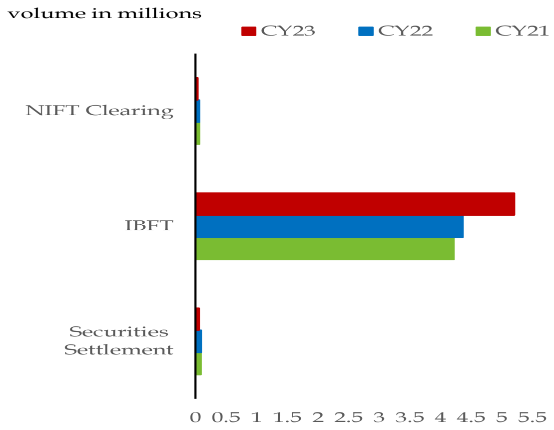

Source: State Bank of Pakistan

میں 21.3 فیصد اضافہ دیکھا گیا(**شکل 8.1ب**)۔ پرزم کے ذریعے ادائیگیوں کی کے تصفیے کی مسلسل دستیابی کو اپنے کاروباری تسلسل کی منصوبہ بندی کے فریم ورک کے ذریعے یقینی بنایا گیا۔

یہ غور کرنا اہم ہے کہ پرزم نے 2008ء میں اپنے آغاز سے لے کر اب تک نمایاں ترقی کی ہے۔ پرزم میں کئی خصوصیات شامل ہیں جو تصفیے اور نظامیاتی خطرات (Systemic Risk) سے نمٹنے کے لیے تیار کی گئی ہیں۔ یہ نظام مالی لین دین کو دن کے اختتام پر کلیئر کرنے کے بجائے دن بھر حقیقی وقت میں تصفیے کے قابل بناتا ہے، جس سے تصفیے کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ سیکیورٹیز کے تصفیے کے لیے، پرزم ڈیلیوری بمقابلہ ادائیگی (ڈی وی پی) یا ادائیگی بمقابلہ ادائیگی (پی وی پی) کے ذریعے تصفیے کی سہولت فراہم کرتا ہے، جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ سیکیورٹی کی ترسیل صرف ادائیگی کے بعد ہی کی جائے۔

ادائیگی کے عمل کے دوران، پرزم شرکا کو قطار بندی (Queuing) اور ترجیحی ترتیب (Priority Setting) کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ شرکا ادائیگی کے عمل پر کنٹرول رکھ سکیں اور محدود فنڈز کی صورت میں کسی خاص ادائیگی کی اہمیت کے مطابق کارروائی کر سکیں۔

اس نظام میں " گرڈلاک (GRIDLOCK) "نامی ایک خصوصیت بھی شامل ہے، جو اگر فعال ہو تو مختلف الگورتھمز کے ذریعے قطار میں لگی ادائیگیوں کو از سر نو ترتیب دے سکتی ہے۔[3] شرکا کی سیالیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے منظور شدہ سرکاری سیکیورٹیز کے عوض اسی دن سیالیت (انٹرا ڈے لیکویڈیٹی) کی سہولت فراہم کی ہے۔ اگر مرکزی سائٹ کسی وجہ سے بند ہو جائے تو پرزم خدمات کی مسلسل دستیابی اسٹیٹ بینک کے کاروباری تسلسل کی منصوبہ بندی کے تحت ڈیزاسٹر ریکوری سائٹس کے ذریعے یقینی بنائی جاتی ہے۔ پرزم کے آغاز سے ہی اس کے آپریٹنگ قواعد کو فعال طور پر نظر ثانی کر کے مزید مؤثر بنایا گیا ہے تاکہ انہیں بین الاقوامی معیار اور ابھرتی ہوئی مارکیٹ کی حرکیات کے مطابق ڈھالا جا سکے، اور نظام کو سائبر سیکیورٹی سمیت دیگر ابھرتے ہوئے خطرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔ پرزم سسٹم کی سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے ہیں جن میں نیٹ ورک لیول پر ملٹی پوائنٹ انکرپشن، فائر والز، میل ویئر سے تحفظ اور دیگر حفاظتی نظام شامل ہیں، تاکہ سسٹم تک غیر مجاز یا غیر قانونی رسائی کے امکانات کو کم سے کم کیا جا سکے۔

[3] گرڈلاک میکانزم ایک تصفیے (Settlement) کا طریقہ کار ہے جو اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب آر ٹی جی ایس کا کوئی رکن بینک بیک وقت کئی لین دین کو کلیئر کرنے کے لیے ناکافی فنڈز رکھتا ہو۔ یہ طریقہ آغاز اور وصول کنندہ بینک کی پوزیشنز کو نیٹ کرتا ہے تاکہ خودکار الگورتھم کے ذریعے منتخب شدہ لین دین کی بنیاد پر تصفیہ کیا جا سکے۔

ریٹیل لین دین نے قدر اور حجم دونوں لحاظ سے اپنی رفتار برقرار رکھی ، جبکہ ای بینکاری ذرائع نے حجم کے اعتبار سے کاغذ پر مبنی طریقوں پر غلبہ حاصل کر لیا

خردہ ادائیگیوں نے 2023ء میں مسلسل نمو کا مظاہرہ کیا۔ اس سال کے دوران خردہ لین دین کے حجم اور مالیت میں بالترتیب 25.3 فیصد اور 30.6 فیصد اضافہ ہوا۔ کل خردہ لین دین کے حجم میں 86 فیصد اور مالیت میں 43 فیصد حصہ کے ساتھ ای بینکاری نے خردہ ادائیگیوں میں غلبہ حاصل کیا۔ کاغذی پر مبنی طریقوں سے لین دین کی مالیت میں اضافہ ہوا، تاہم ان کا حجم 1.8 فیصد کم ہوا، جو اس بات کی واضح علامت ہے کہ صارفین کی ترجیحات کاغذی طریقوں سے ای بینکاری چینلز کی طرف منتقل ہو رہی ہیں (**شکل 8.2الف** اور **8.2ب**)۔[4] ای بینکاری کا حصہ مسلسل بڑھ رہا ہے، جو اسٹیٹ بینک کی جانب سے 2019ء میں شروع کی گئی قومی نظام ادائیگی کی حکمتِ عملی کے تحت ڈیجیٹائزیشن کے متعدد اقدامات کا نتیجہ ہے، جس کا مقصد خردہ ادائیگیوں کے نظام کو بین الاقوامی بہترین طریقوں سے ہم آہنگ کرنا ہے۔[5]

ای بینکاری کے بڑھتے ہوئے حصے کے ساتھ ساتھ مختلف خطرات جیسے کہ غیر مجاز رسائی، میل ویئر، فشنگ اسکیمز، اور وِشنگ اسکیم (وائس فشنگ) (بھی ابھر رہے ہیں۔ ان خطرات سے نمٹنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل بینکاری مصنوعات اور خدمات کی سیکیورٹی کو بڑھانے کے لیے رہنما اصولوں کا ایک تفصیلی سیٹ جاری کیا ہے۔ ان رہنما اصولوں کے مطابق، بینکوں کو ایک ڈیجیٹل فراڈ پریونشن پالیسی تیار کرنے کی ہدایت دی گئی ہے تا کہ وہ ڈیجیٹل فراڈ کے خطرات کا مؤثر طریقے سے سدباب کر سکیں۔ اس کے علاوہ، بینکوں کو دھوکا دہی پر مبنی لین دین کی اطلاع دینے کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو فوری کارروائی کا پابند بنایا ہے، اور انھیں یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مشتبہ سرگرمی کی تفتیش کریں اور معین مدت کے دوران رقم نکالنے پر پابندی لگائیں۔[6]

مجموعی خردہ ادائیگیوں میں کاغذ پر مبنیی لین دین کا حصہ کم ہونے کے باوجود چیک کی ادائیگیوں اور اوور دی کاؤنٹر (OTC)لین دین میں ان کا حصہ سب سے زیادہ ہے

کاغذ پر مبنی لین دین میں وقت کے ساتھ ساتھ کمی آئی ہے، کیونکہ لین دین کا ایک بڑا حصہ ای بینکاری ذرائع کا پر منتقل ہو گیا ہے۔ مجموعی طور پر، کاغذ پر مبنی لین دین کے حجم میں 1.8 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ تاہم، ان لین دین کی مالیت میں 31.7 فیصد اضافہ ہوا ہے، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ صارفین بڑی مالیت کی ادائیگیوں کے لیے اب بھی کاغذ پر مبنی ذرائع کو ترجیح دیتے ہیں (**شکل 8.3**)۔

شکل 8.2الف: خردہ لین دین کا خاکہ حجم

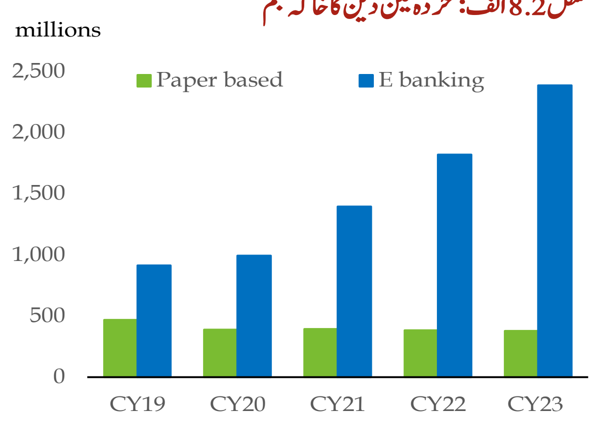

Source: State Bank of Pakistan

شکل 8.2ب: خردہ لین دین کا خاکہ مالیت

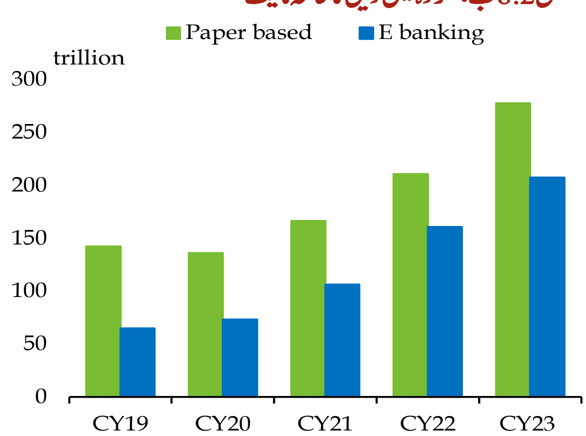

Source: State Bank of Pakistan

4 ای بینکاری چینلز میں انٹرنیٹ بینکاری، موبائل بینکاری، پوائنٹ آف سیل (پی او ایس)، ریئل ٹائم آن لائن برانچز، اے ٹی ایمز، اور ای کامرس شامل ہیں۔

5 نظام ادائیگی کی قومی حکمتِ عملی، اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.sbp.org.pk/ps/PDF/NPSS.pdf

6 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2023ء، اس لنک پر دستیاب ہے: https://www.sbp.org.pk/bprd/2023/C4.htm

شکل 8.3: کاغذی لین دین بلحاظ مالیت اور حجم

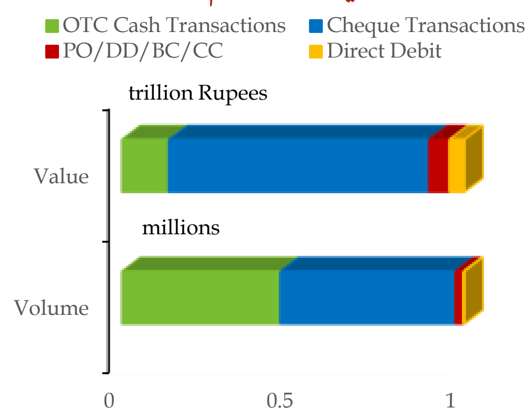

Source: State Bank of Pakistan

تفصیلی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاغذی لین دین میں چیک کا حصہ سب سے زیادہ تھا، جو حجم میں 51 فیصد اور مالیت می ں 76 فیصد کے ساتھ غالب رہے۔ کاؤنٹر پر کی جانے والی ادائیگیاں (Over the Counter – OTC) دوسرا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ تھا، جس کا حجم میں 46 فیصد اور مالیت میں 13 فیصد حصہ رہا۔

ای بینکاری لین دین نے اپنی مضبوط نمو کی رفتار برقرار رکھی - - -

2023ء کے دوران ای بینکاری لین دین کے حجم میں 31.0 فیصد اور مالیت میں 29.1 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر صارفین کی جانب سے موبائل بینکنگ اور انٹرنیٹ بینکنگ کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے ہوا، کیونکہ یہ ذرائع نہ صرف پست لاگت بلکہ سہولت بخش بھی ہیں۔

ای بینکاری لین دین کے تفصیلی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ حجم کے لحاظ سے سب سے زیادہ حصہ اے ٹی ایم (ATM) کا ہے، جو 36.5 فیصد بنتا ہے، جس کے بعد موبائل بینکنگ 36.0 فیصد کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ زیرِ جائزہ مدت کے دوران موبائل بینکنگ کا حصہ گذشتہ سال کے 27.5 فیصد سے بڑھ کر 36.0 فیصد ہو گیا۔

تاہم، مالیت کے لحاظ سے ای بینکاری پر ریئل ٹائم آن لائن برانچز (RTOB) کا غلبہ ہے، جن کا حصہ 67.3 فیصد ہے، اس کے بعد موبائل بینکنگ کا 16.0 فیصد حصہ ہے۔ آر ٹی او بی کا حصہ 2022ء میں 73.6 فیصد تھا، جو 2023ء میں کم ہو کر 67.3 فیصد رہ گیا۔ اس کے برعکس، موبائل بینکنگ کا حصہ 2022ء میں 10.4 فیصد سے بڑھ کر 2023ء میں 16.0 فیصد ہو گیا، جبکہ انٹرنیٹ بینکنگ کا حصہ معمولی بہتری کے ساتھ 8.6 فیصد سے بڑھ کر 9.5 فیصد ہو گیا۔ ادائیگیوں میں مسلسل ڈیجیٹائزیشن کے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ معیشت بتدریج رسمی شعبے کی طرف بڑھ رہی ہے (**شکل 8.4الف** اور **8.4ب**)۔

شکل 8.4الف: ای بینکاری لین دین کے مجموعی حجم میں تمسک وار حصہ

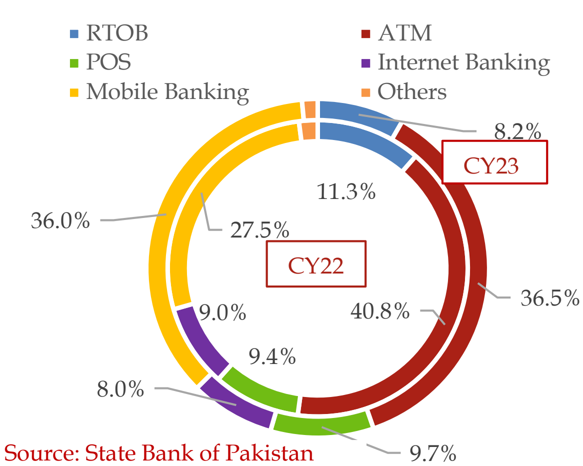

Source: State Bank of Pakistan

شکل 8.4ب: ای بینکاری لین دین کی مجموعی مالیت میں تمسک وار حصہ

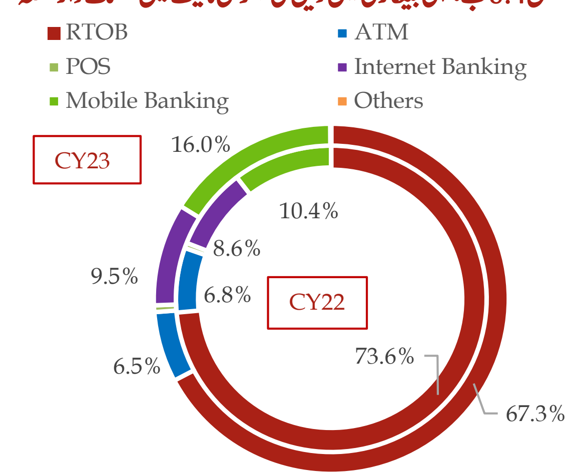

Source: State Bank of Pakistan

راست

راست (Raast) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا ایک نمایاں اقدام ہے، جس کا مقصد پاکستان میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کے نظام میں انقلابی تبدیلی لانا ہے۔ اس کا بلک پیمنٹ ماڈیول جنوری 2021ء میں متعارف ہوا، جس کے بعد فروری 2022ء میں فرد تا فرد (پی ٹو پی) ماڈیول کا آغاز کیا گیا۔[7،8] راست کا مقصد افراد، کاروباری اداروں اور سرکاری اداروں کے درمیان فوری، محفوظ اور کم لاگت ڈیجیٹل ادائیگیوں کا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے، جو پاکستان کے مالی نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں معاون ہے۔ راست رقوم کی بروقت منتقلی کا ایک طریقہ کار ہے جو جدید انکرپشن اور سیکیورٹی پروٹوکولز استعمال کرتا ہے تاکہ لین دین اور صارفین کی معلومات کو محفوظ بنایا جا سکے۔ اس کے علاوہ، راست نقد ادائیگیوں پر انحصار کم کرنے، مالی لین دین میں شفافیت کو فروغ دینے اور مجموعی مالی استحکام میں بہتری لانے کا باعث بنے گا۔

شکل 8.5: راست کے لین دین میں رجحان

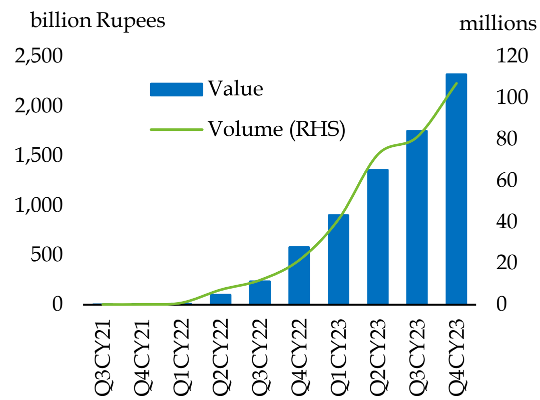

Source: State Bank of Pakistan

راست کے ذریعے ہونے والے لین دین نے نمایاں رفتار اور غیر معمولی نمو کا مظاہرہ کیا، چاہے وہ حجم ہو یا مالیت۔ راست کے لین دین کا حجم 2022ء کے 41 ملین سے بڑھ کر 2023ء میں 302 ملین ہو گیا۔ مالیت کے لحاظ سے، لین دین گذشتہ سال کے 0.9 ٹریلین روپے سے بڑھ کر 2023ء میں 6 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ تفصیلی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ راست کی مجموعی کارکردگی میں یہ اضافہ بنیادی طور پر فروری 2022ء میں پی ٹو پی ماڈیول کے کامیاب آغاز اور مارکیٹ میں اس کے وسیع استعمال کی بدولت ممکن ہوا۔ اس ماڈیول نے زیر جائزہ مدت کے دوران لین دین کے حجم میں 99.7 فیصد اور مالیت میں 96.8 فیصد حصہ ڈالا۔[9] مزید برآں، جی ٹو پی اور پی ٹو پی دونوں ماڈیولز نے 2023ء میں حجم اور مالیت کے لحاظ سے مضبوط نمو برقرار رکھی۔ بلک پیمنٹ ماڈیول میں لین دین کا حجم 0.1 ملین سے بڑھ کر 0.8 ملین ہو گیا، جبکہ اس کی مالیت 30 ارب روپے سے بڑھ کر 170 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

2023ء کی آخری سہ ماہی کے دوران گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے جی ٹو پی لین دین کے حجم اور مالیت میں بالترتیب 90 فیصد اور 52 فیصد کا اضافہ ہوا۔ جبکہ پی ٹو پی لین دین کے حجم اور مالیت دونوں میں 32 فیصد کا اضافہ ہوا۔ راست نے پورے سال میں بغیر کسی رکاوٹ کے کام کیا، اور بڑھتے ہوئے لین دین کے حجم اور مالیت کو کامیابی سے سنبھالا (**شکل 8.5**)۔

حال ہی میں، اسٹیٹ بینک نے راست کے تیسرے مرحلے یعنی پرسن ٹو مرچنٹ (پی ٹو ایم) کا آغاز کیا ہے تاکہ تاجروں اور کاروباری اداروں کے لیے ڈیجیٹل ادائیگیوں کو قبول کرنے کی سہولت فراہم کی جا سکے۔[10] پی ٹو ایم سروس تاجروں کو ادائیگی کی وصولی کے لیے کوئیک ریسپانس (QR) کوڈز، راست شناخت، آئی بی اے این (IBAN)، اور ریکویسٹ ٹو پے (RTP) یوٹیلیٹیز کے ذریعے ادائیگیاں وصول کرنے کی سہولت فراہم کرے گی۔ یہ ماڈیول مالی منظر نامے کو ڈیجیٹلائز کرنے کی بے پناہ صلاحیت رکھتا ہے کیونکہ اس میں مرچنٹ سروس پرووائیڈرز شامل ہوں گے جو دیگر کاروباری اداروں اور افراد کو آن بورڈ کریں گے اور انہیں ادائیگی کے مختلف طریقوں کی پیشکش کریں گے۔ تاہم، کچھ خطرات جیسے فراڈ کے طریقوں سے اہم صارفین کی معلومات حاصل کرنے کا

[7] https://www.sbp.org.pk/press/2021/Pr-11-Jan-21.pdf

[8] https://www.sbp.org.pk/disd/2022/C1.htm

[9] پی ٹو پی ماڈیول کے تحت لین دین کی تعداد 41 ملین سے بڑھ کر 301 ملین ہو گئی، جبکہ اسی عرصے کے دوران لین دین کی مالیت 0.9 ٹریلین روپے سے بڑھ کر 6 ٹریلین روپے ہو گئی۔

[10] https://www.sbp.org.pk/psd/2023/C4.htm

امکان آئندہ برسوں میں نمایاں تشویش بن سکتا ہے اور اس کے لیے مالی اداروں کے لیے ضروری ہو گا کہ وہ ان طریقوں کے خلاف آگاہی میں اضافہ کریں۔

ای بینکاری انفراسٹرکچر

ای بینکاری انفراسٹرکچر ڈیجیٹل مالی ماحولیاتی نظام میں صارفین کی ضروریات کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ای بینکاری انفراسٹرکچر نے آن لائن برانچز، اے ٹی ایم اور پی او ایس (POS) کی تعداد کے لحاظ سے نمو ظاہر کی۔ ادائیگی کے کارڈز کے زمرے میں، کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈز میں 2023ء کے دوران بالترتیب 8 فیصد کا اضافہ دکھائی دیا(**جدول 8.2**)۔

جدول 8.2: ای بینکاری کا انفراسٹرکچر

تفصیل	2020ء	2021ء	2022ء	2023ء
آن لائن برانچیں	16,165	16,571	17,005	17,625
اے ٹی ایم	16,041	16,709	17,547	18,117
پی او ایس	62,480	92,153	108,899	118,444
مجموعی پیمنٹ کارڈ جن میں:	تعداد ہزاروں میں			
کریڈٹ کارڈ	1,691	1,740	1,914	2,070
ڈیبٹ کارڈ	27,592	30,934	32,524	35,113
صرف اے ٹی ایم کارڈ	7,246	4,782	.	.
سماجی بہبود کارڈ	7,624	11,096	10,160	8,406
پری پیڈ کارڈ	133	125	99	91

ماخذ: بینک دولت پاکستان

برانچ لیس بینکاری نے اپنی رفتار برقرار رکھی

برانچ لیس بینکاری، جو بینکاری سہولتوں سے محروم علاقوں میں رسمی مالی خدمات فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اپنے ایجنٹ ماڈل کا استعمال کرتی ہے تاکہ اُن دور دراز علاقوں تک پہنچا جا سکے جہاں بینک کی برانچیں کھولنا ممکن نہیں ہوتا۔ 2023ء میں، برانچ لیس بینکاری کے لین دین میں حجم کے لحاظ سے 29 فیصد اور مالیت کے لحاظ سے 44 فیصد اضافہ ہوا۔ برانچ لیس بینکاری کے ڈپازٹ کی اساس میں 31 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ سال کے مقابلے میں 115 ارب روپے کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ ہی، برانچ لیس بینکاری کے شعبے میں کھاتوں کی تعداد میں اسی مدت میں 18 فیصد اضافہ ہوا؛ تاہم، فعال کھاتے 33.8 فیصد کم ہوئے ہیں۔ برانچ لیس بینکاری کے وسعت پذیر نیٹ ورک کے تناظر میں، اسٹیٹ بینک اس سے منسلک اے ایم ایل / سی ایف ٹی کے خطرات سے آگاہ ہے۔ اس لیے، اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے برانچ لیس بینکاری خدمات فراہم کرنے کے حوالے سے صنعت بھر میں کنٹرولز میں ترمیم کی ہے۔ ان کنٹرولز میں بایو میٹرک تصدیق، بلند خطرے کے حامل علاقوں میں نئی ڈیوائسز کی تنصیب، اور رسک کا تجزیہ کرنے کے لیے بہتر ریکارڈ میکانزم شامل ہیں (**جدول 8.3**)۔

جدول 8.3: برانچ لیس بینکاری کی اہم جھلکیاں

تفصیلات	2021ء	2022ء	2023ء
ایجنٹوں کی تعداد	587,547	2,884	49,683
کھاتوں کی تعداد	78,810	7,097	114,643
فعال کھاتوں کی تعداد	44,905	2,484	64,122
مدت کے اختتام پر ڈپازٹ (ملین روپے)	65,580	8,488	115,409
لین دین کی تعداد (ملین روپے)	2,501	3,049	3,938
لین دین کی مالیت (ارب روپے)	8,971	12,602	18,182
روزانہ کا اوسط لین دین (ہزاروں)	6,948	8,471	10,939
لین دین کا اوسط حجم (روپے)	3,577	4,129	4,828
کھاتوں میں اوسط ڈپازٹ (روپے)	799	911	1,007

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اے ٹی ایم کی کارکردگی

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر (ایف ایم آئیز) میں اے ٹی ایمز سب سے اہم متبادل ڈیلیوری چینلز (ADCs) میں سے ایک ہیں۔ اے ٹی ایمز ای بینکاری کے حجم میں سب سے بڑا حصہ رکھتے ہیں۔ ان کو بغیر کسی طویل یا غیر متوقع رکاوٹ کے فعال رکھنا ضروری ہے تاکہ بینکاری خدمات پر اعتماد کو مزید بڑھایا جا سکے۔ اے ٹی ایم کے ڈاؤن ٹائم میں 2023ء میں مزید کمی آئی ہے، جو کہ اب 3.6 فیصد ہے، جو پچھلے پانچ سالوں میں سب سے کم سطح ہے (**شکل 8.6**)۔

شکل 8.6: اے ٹی ایم ڈاؤن ٹائم

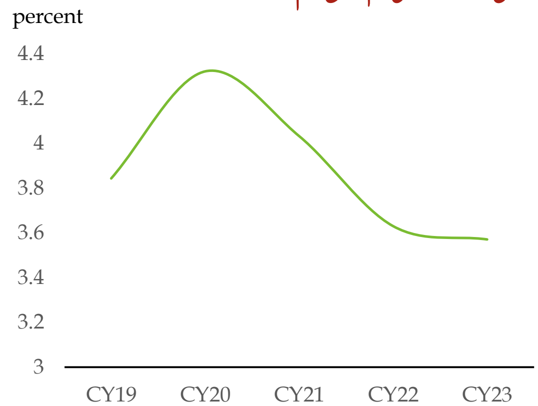

Source: State Bank of Pakistan

8.2 نظامِ ادائیگی کے علاوہ ایف ایم آئیز

این سی سی پی ایل

نیشنل کلیرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ (این سی سی پی ایل) پاکستان کی سرمایہ کاری منڈیوں کے آپریشنز کو ہموار رکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے تین اہم کام ہیں۔ پہلا، یہ پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں کی جانے والی تمام تجارتوں کے لیے مرکزی کاؤنٹر پارٹی کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ تمام تجارتوں کے تصفیے کی ضمانت دیتی ہے، جس سے کاؤنٹر پارٹی کے خطرات کو کم کیا جاتا ہے۔ دوسرا، یہ تمام تجارتوں کے فریقوں کے درمیان سیکیورٹیز اور فنڈز کی برقی منتقلی کی ذمہ دار ہوتی ہے، تاکہ کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ آخر میں، این سی سی پی ایل سرمایہ کاری منڈی کے تمام شرکا کے لیے مرکزی " اپنے صارف کو پہچانو (Know-Your-Customer) " کی تنظیم (سی کے او) کے طور پر کام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، این سی سی پی ایل قومی کسٹڈی خدمات بھی فراہم کرتی ہے، جو سرمایہ کاروں کی سیکیورٹیز کو محفوظ رکھنے اور انھیں واپس کرنے کا کام کرتی ہے۔

این سی سی پی ایل نے رسک کم کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں، جن میں ایک سیٹلمنٹ گارنٹی فنڈ (ایس جی ایف) کا قیام بھی شامل ہے۔ ایس جی ایف کے تحت، شرکا اپنے خطرے کے پروفائل اور تجارتی سرگرمی کے مطابق باقاعدگی سے ایک زر کے پُول (pool of money) میں حصہ ڈالتے ہیں تاکہ کسی رکن کی عدم ادائیگی کی صورت میں مالی نقصانات کو پورا کیا جا سکے۔ دسمبر 2023ء کے آخر میں فنڈ 6 ارب روپے تھا۔

2023ء میں، روزانہ اوسط تصفیے کی مالیت 4.3 ارب روپے تھی جو گذشتہ برس 3.2 ارب روپے تھی۔ مزید برآں، تجارتی حجم بھی گذشتہ سال کے 110.7 ملین لین دین سے بڑھ کر 2023ء میں 146 ملین تک پہنچ گیا۔ اگرچہ کلی مالی حالات دشوار رہے، فنڈ کا استعمال نہیں ہوا، جو این سی سی پی ایل کی ڈیفالٹ کے خطرے سے نمٹنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے (**شکل 8.7**)۔

شکل 8.7: تصفیہ ضمانت فنڈ کا یومیہ اوسط تصفیے سے تقابل

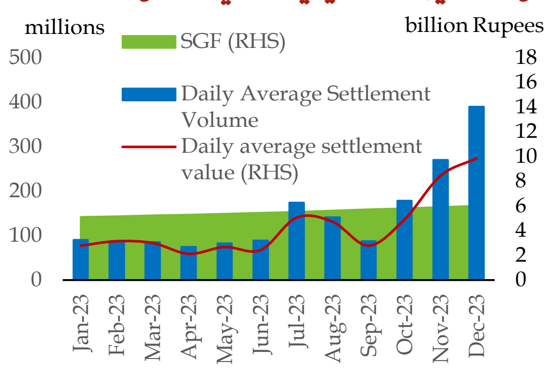

Source: National Clearing Company of Pakistan Limited

این سی سی پی ایل کا T+2 سے T+1 سیٹلمنٹ سائیکل میں منتقلی پر کام

این سی سی پی ایل اس بات پر کام کر رہا ہے کہ اپنے سیٹلمنٹ سائیکل کو T+2 سے T+1 میں تبدیل کیا جائے، کیونکہ اس سے سیکیورٹیز مارکیٹ آپریشنز کی کارکردگی میں اضافہ ہو گا۔ سیٹلمنٹ سائیکل کو مختصر کرنے کے لیے رسک کم کرنے کے اقدامات کو دوبارہ ترتیب دینے کی ضرورت ہو گی، خاص طور پر ایس جی ایف اور ڈیفالٹ مینجمنٹ کے لحاظ سے۔ مزید برآں، کسٹڈین کلیئرنگ ممبران

کے لیے آپریشنل کارکردگی کی ضروریات میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اکثریتی تجارت کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔[11]

این سی سی پی ایل نے سرمایہ کاروں کے آن بورڈنگ کے عمل کو بہتر بنایا

این سی سی پی ایل نے سرمایہ کاروں کے آن بورڈنگ کے عمل کو آسان بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں، جیسے کہ سی این آئی سی تصدیق کے لیے نادرا ڈیٹا بیس کے ساتھ ایپلیکیشن پروگرامنگ انٹرفیس (API) کا ربط متعارف کرانا۔ اس کے علاوہ، این سی سی پی ایل نے ایک ایپ "NCC Bioverify" متعارف کرائی ہے تاکہ بایومیٹرک تصدیق کی سہولت فراہم کی جا سکے، تاکہ صارفین اپنے اسمارٹ فونز کے ذریعے بایومیٹرک طور پر رجسٹرڈ ہو سکیں۔

سینٹرل ڈپازٹری کارپوریشن (سی ڈی سی)

سی ڈی سی پاکستان میں سیکیورٹیز کی اہم ڈپازٹری ہے۔ یہ پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں ہونے والے لین دین کے برقی تصفیے کی سہولت اور دیگر متعلقہ خدمات فراہم کرتی ہے جیسے کہ ایکویٹی، قرضہ اور دیگر مالی آلات۔ کمپنی سیکیورٹیز کو الیکٹرانک طور پر رکھنے کی خدمات فراہم کرتی ہے، جس سے سرمایہ کاروں کو فزیکل سرٹیفکیٹس کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ ایک مرکزی پارٹی کے طور پر کام کرتی ہے تاکہ تجارت کے دونوں فریقوں کی تکمیل کو یقینی بنایا جا سکے۔ آخراً، سی ڈی سی سرمایہ کاروں کے ریکارڈز کو محفوظ رکھتی ہے اور خریدی اور بیچی جانے والی شیئرز کی منتقلی اور ملکیت کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ سی ڈی سی نے 2023ء میں سرمایہ کاروں کی سہولت کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں جبکہ سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاری مارکیٹ میں تسلسل کے ساتھ خدمات فراہم کی ہیں۔

قومی بچت سرٹیفکیٹس کی ڈجیٹلائزیشن کے لیے پائلٹ پروجیکٹ

سی ڈی سی پاکستان میں تمام مالی آلات کی ہیئت تبدیل کرنے (ڈی میٹریلائز) کرنے کے اپنے مقصد کے مطابق کام کر رہی ہے۔ قومی بچت سرٹیفکیٹس کی ڈجیٹلائزیشن کے پائلٹ پروجیکٹ سے مرکزی ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز (CDNS) کو قومی بچت سرٹیفکیٹس کو فزیکل سرٹیفکیٹس کے بجائے الیکٹرانک فارمیٹ میں جاری کرنے کی سہولت ملے گی۔ یہ اقدام فزیکل پراسس کو کم کرے گا، آپریشنل کارکردگی میں اضافہ کرے گا اور کاغذ کے استعمال کو ختم کر کے ماحول دوست بنائے گا۔ اس پروجیکٹ سے سرمایہ کاروں کو متعدد سیکیورٹیز میں سرمایہ کاری کرنے اور سی ڈی سی میں ایک ہی اکاؤنٹ میں اپنے پورے پورٹ فولیو کو برقرار رکھنے کی سہولت ملے گی۔[12]

راست پیمنٹ گیٹ وے کا استعمال

سی ڈی سی نے اسٹیٹ بینک کے مائیکرو گیٹ وے اقدام راست کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ سرمایہ کاروں کو میوچل فنڈز مارکیٹ تک رسائی فراہم کی جا سکے۔ سی ڈی سی راست کے پی ٹو پی فنکشن کو استعمال کرتے ہوئے "پیمنٹ ایگریگیٹر" کے طور پر کام کرے گا تاکہ سرمایہ کاروں کو میوچل فنڈز انڈسٹری میں سہولت فراہم کی جا سکے۔ سرمایہ کار اپنے بینک پورٹل میں راست کا استعمال کرتے ہوئے رقوم داخل کر سکتے ہیں۔ یہ رقم پیمنٹ ایگریگیٹر کو بھیجی جائے گی، جو بدلے میں انتظامِ اثاثہ کی کمپنی (اے ایم سی) کو یونٹس منتقل کرے گا۔ راست استعمال کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ مفت ہے اور یہ سرمایہ کاروں اور اے ایم سی کے لیے ایک مکمل ڈجیٹل تجربے کو فروغ دیتا ہے۔[13]

---

[11] این سی سی پی ایل، سالانہ رپورٹ 2023ء (nccpl.com.pk)، اسلنک پر دستیاب ہے:
https://www.nccpl.com.pk/en/media-centre/annual-report/annual-report-2023

[12] سی ڈی سی نیوز لیٹر 89 برائے جنوری تا مارچ 2023ء، اسلنک پر دستیاب ہے: https://www.cdcpakistan.com/downloads-category/publications/

[13] سی ڈی سی نیوز لیٹر 91 برائے جولائی تا ستمبر 2023ء، اسلنک پر دستیاب ہے: https://www.cdcpakistan.com/downloads-category/publications/

منسلکہ الف

اسٹیٹ بینک آف پاکستان 2023ء میں ضوابطی اور نگرانی سے متعلق پیش رفت

مالی استحکام کو یقینی بنانا، اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی قانونی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔[1] اس ذمہ داری کی انجام دہی کے لیے اسٹیٹ بینک مؤثر ریگولیشن اور مالی اداروں (ایف آئیز) اور ادائیگی کے نظام (یعنی بینکوں، خرد مالکاری بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں، مبادلہ کمپنیوں، پیمنٹ سسٹم آپریٹرز اور فراہم کنندگان، اور الیکٹرانک منی اداروں) کی نگرانی کے ذریعے کام کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک بین الاقوامی بہترین معیارات کے مطابق، مالی استحکام کو یقینی بنانے، مالی شعبے کی ترقی، اور اقتصادی نمو کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

2023ء کے دوران، خاص طور پر مارچ 2023ء کے بینکاری بحران اور بڑھتی ہوئی عالمی کشیدگیوں کے سبب جغرافیائی اور اقتصادی لحاظ سے مشکل حالات کا سامنا رہا۔ دنیا کے کئی مرکزی بینکوں نے مہنگائی، جو کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر تھی، کو قابو میں لانے کے لیے پالیسی ریٹس میں اضافہ جاری رکھا۔ یہ مہنگائی کووڈ کے بعد کی صورتِ حال، روس-یوکرین جنگ اور مشرق وسطیٰ کے تنازعے کے تناظر میں برقرار رہی۔ ان پالیسی ریٹس میں اضافے کے غیر ارادی نتائج سامنے آئے، جن میں امریکہ کے بڑے علاقائی بینکوں جیسے فرسٹ ری پبلک بینک، سلِیکون ویلی بینک، اور سگنیچر بینک کی بندش شامل تھی، جبکہ عالمی لحاظ سے اہم بینک (جی۔سبز) کریڈٹ سوئس کو بھی ریسکیو کیا گیا۔[2] دنیا بھر میں مالی نظاموں پر دباؤ نے مرکزی بینکوں کے لیے ضوابطی اور نگرانی کے شدید چیلنجز پیدا کیے۔ پاکستان کے لیے، 2023ء کے دوران مالی حالات سخت رہے، جس نے مالی نظام کی مزاحمتی صلاحیت کی آزمائش کی۔ اگرچہ پاکستان میں شرح سود میں نمایاں اضافہ ہوا (2023ء میں 600 بیسس پوائنٹس تک) جو تاریخی بلند ترین سطح یعنی 22 فیصد تک پہنچ گیا، اور مہنگائی بھی مسلسل بلند رہی، اس کے باوجود بینکاری شعبے نے مضبوط لچک کا مظاہرہ کیا اور خوب سرمایہ کاری نیز نفع آور رہا۔

2023ء کے دوران، اسٹیٹ بینک کی ضوابطی اور نگرانی سے متعلق کوششیں بنیادی طور پر زرمبادلہ کی پالیسی اور آپریشنز کو مضبوط بنانے اور ڈجیٹل مالی خدمات کے انفراسٹرکچر کی ترقی پر مرکوز رہیں۔

مالی استحکام – ایک وسیع تناظر

بحران سے نمٹنے کی تیاری: مالی نظام کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ بحران جیسی صورتِ حال سے مؤثر طور پر نمٹا جائے، جس کے لیے ضوابطی اور نگرانی کے اداروں کا فوری ردعمل ناگزیر ہوتا ہے۔ ان بحرانوں کی منصوبہ بندی اور ان سے نمٹنے کی صلاحیت کو منظم اور بروقت انداز میں تیار کرنا ضابطہ کار کے لیے نہایت اہم ہے۔ اسی مقصد کے تحت، اسٹیٹ بینک نے کینیڈا کے "ٹورنٹو سینٹر" اور عالمی بینک کے اشتراک سے کرائسس سیمولیشن ایکسرسائزز (سی ایس ایز) منعقد کیں، تاکہ اپنے عملے کی صلاحیت کو بہتر بنایا جاسکے اور فرضی مالی بحران کی صورتِ حال میں اسٹیٹ بینک کے اقدامات، فیصلوں اور رابطوں کی اثرانگیزی کو جانچا جاسکے۔ اسٹیٹ بینک نے اپنے متعلقہ ذیلی اداروں کے ساتھ ان مشقوں میں شرکت کی اور بحران سے نمٹنے کے لیے ہنگامی منصوبہ بندی، ناکام بینکوں سے نمٹنے کے حل، اور بینکوں کی ناکامی کے نظامی اثرات کا جائزہ لیا۔ یہ سی ایس ایز نہ صرف بحران سے نمٹنے کی تیاری کے لیے مفید ثابت ہوئیں بلکہ اسٹیٹ بینک کو دستیاب اختیارات اور آلات کی موزونیت کا جائزہ لینے کا بھی موقع فراہم کیا۔ مشق کے بعد، اسٹیٹ بینک نے عالمی بینک کے ساتھ رابطہ برقرار رکھا تاکہ CSE کے دوران حاصل کردہ رائے کی روشنی میں بحران سے نمٹنے کے فریم ورک کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

مارچ 2023ء میں منعقد ہونے والے ورلڈ بینک کے سی ایس ای سے حاصل ہونے والے اسباق کی بنیاد پر سی ایس ای سے حاصل شدہ مشاہدات پر تبادلہ خیال کے لیے ورلڈ بینک نے جون 2023ء میں ایک مشن بھیجا۔ اس مشن کے نتیجے میں

1 اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء

2 بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی (2023ء)۔ 2023ء کے بینکاری بحران پر رپورٹ۔ اکتوبر۔ تفصیلات کے لیے براہِ مہربانی ملاحظہ فرمائیں: Report on the 2023 banking turmoil (bis.org)

یہ طے پایا کہ اسٹیٹ بینک کے مالی شعبے کے استحکام اور بحران سے نمٹنے کی صلاحیت کو مزید بہتر بنانے کے لیے ورلڈ بینک سے تکنیکی معاونت (ٹی اے) حاصل کی جائے گی۔ بعد ازاں، ستمبر 2023ء میں ورلڈ بینک نے ایک تکنیکی معاونت کا مشن روانہ کیا جس نے درج ذیل موضوعات کا احاطہ کیا: (i) ابتدائی مداخلت اور بحالی کی منصوبہ بندی کے لیے اسٹیٹ بینک کے فریم ورک کو مضبوط بنانا؛ (ii) بینکوں کی تحلیل (Bank Resolution) کے حوالے سے نظام کی بہتری؛ (iii) ڈپازٹ انشورنس کا نظام؛ (iv) ہنگامی سیالیتی معاونت (Emergency Liquidity Assistance – ELA) کے موجودہ آپریشنل فریم ورک کو مضبوط بنانا؛ (v) بحران کے دوران ہم آہنگی کے طریقہ کار (Crisis Coordination Mechanism) کا قیام۔ مزید بر آں، مشن نے اسٹیٹ بینک کے موجودہ ماحولیاتی دباؤ کے ٹیسٹ (Climate Stress Testing) کے انتظامات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس تکنیکی معاونت نے خاص طور پر اسٹیٹ بینک کے افسران کی صلاحیتوں میں اضافے اور ثانوی قانون سازی اور اندرونی پالیسیوں کی تیاری میں رہنمائی پر توجہ مرکوز کی۔

میکرو اسٹریس ٹیسٹنگ (MST) فریم ورک: نظامی طور پر اہم ملکی بینکوں (ڈی سِبز) کے لیے نگرانی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے تحت، اسٹیٹ بینک نے منتخب ڈی سِبز کو Stress Testing Guidelines 2020 کے تحت ایک میکرو اسٹریس ٹیسٹنگ فریم ورک تیار کرنے اور اس پر عمل درآمد کرنے کا مشورہ دیا۔ اس فریم ورک کو سالانہ بنیادوں پر Internal Capital Adequacy Assessment Process (ICAAP) دستاویزات کے ساتھ جمع کروانے کی ہدایت کی گئی۔ شعبہ مالی استحکام (ایف ایس ڈی) نے ان دستاویزات کے متعلقہ حصوں کا جائزہ لیا، منتخب ڈی سِبز کے ساتھ فزیکل اور آن لائن ملاقاتیں کیں اور ان کے ایم ایس ٹی فریم ورک کو بہتر بنانے کے لیے انفرادی طور پر تفصیلی آرا فراہم کیں۔ مزید بر آں، منتخب ڈی سِبز کے لیے ایم ایس ٹی پر ایک ہفتے کی عملی تکنیکی تربیت بھی فراہم کی گئی۔

اسٹیٹ بینک مالی استحکام کے بارے میں اپنی تشخیص کو باقاعدگی سے بیرونی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ شیئر کرتا ہے تاکہ وہ ابھرتے ہوئے خطرات، نظام کی مضبوطی اور شعبے کی کارکردگی سے باخبر رہ سکیں۔ اس حوالے سے اسٹیٹ بینک نے بینکاری کے اعداد و شمار اور مالی مظبوطی کے اشاریے (FSIs) پر مشتمل سہ ماہی مجموعہ؛ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کی ششماہی کارکردگی کی رپورٹ، سالانہ مالی استحکام کا جائزہ برائے 2022ء، اور گورنر کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 23ء شائع کیں۔

اسٹیٹ بینک نے عالمی سطح پر تجربات، علم اور پالیسیوں کے تبادلے کی سرگرمیوں میں بھی فعال شرکت کی تاکہ مالی نظام کو درپیش چیلنجز کو سمجھا جاسکے اور ان سے نمٹنے کے اقدامات کیے جاسکیں۔ دسمبر 2023ء میں، اسٹیٹ بینک کے حکام نے ازبکستان کے مرکزی بینک کے ساتھ ایک ورچوئل میٹنگ کی جس میں کلی محتاطیہ نگرانی کے حوالے سے معلومات کا تبادلہ ہوا۔ علاوہ ازیں، اسٹیٹ بینک نے ایشیا کے لیے مالی استحکام بورڈ (ایف ایس بی) کے علاقائی مشاورتی گروپ (RCG Asia) کے اجلاسوں میں بھی شرکت کی جہاں ایشیا میں مالی استحکام کو لاحق خطرات، کرپٹو اثاثہ جات کی ضابطہ کاری، اور نان-بینک مالی ثالثی جیسے ابھرتے ہوئے مسائل پر گفتگو ہوئی۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے ایف ایس بی اور آئی ایم ایف کے سرویز پر اپنی آرا بھی فراہم کیں۔

مالی استحکام – مائیکرو تناظر

سائبر سیکیورٹی تشخیص (Assessment of Cyber Hygiene): سائبر سیکیورٹی دنیا بھر میں ایک نمایاں خطرہ بن چکی ہے۔ اپنی نگرانی کی ذمہ داری کے تحت، اسٹیٹ بینک نے سال بھر میں سائبر سیکیورٹی سے متعلق تشخیص کا عمل جاری رکھا۔ سائبر ہائیجین کے کنٹرولز اور طریقہ کار، سائبر حملوں کے خلاف بنیادی دفاع فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں کے اندر سائبر ہائیجین کے طریقوں کا جائزہ لینے کے لیے ایک سوالنامہ تیار کیا جس میں بین الاقوامی بہترین طریقہ کار اور مختلف دائرہ اختیار میں ضوابطی ہدایات پر مبنی 52 کنٹرولز شامل تھے۔ بعد ازاں، کچھ مالی اداروں کو مدعو کیا گیا تاکہ وہ اپنے ادارے کی سائبر ہائیجین کی مشقوں کا خود تشخیصی جائزہ فراہم کریں۔

بین الاقوامی مالی رپورٹنگ معیار (آئی ایف آر ایس) 9: اسٹیٹ بینک نے آئی ایف آر ایس 9 کے نفاذ میں نگرانی سے متعلق اہم عناصر کی نشاندہی کی اور بینکوں

کی موجودہ تیاری کی سطح کا جائزہ لیا۔ اس تشخیص کی بنیاد پر، اسٹیٹ بینک نے ایک "سپروائزری اسسمنٹ مینوئل "(SAM) تیار کیا تاکہ آئی ایف آر ایس 9 کے اہم پہلوؤں کے بارے میں نگران ادارے کی استعداد اور فہم کو بہتر بنایا جا سکے۔ یہ مینوئل معیاری تقاضوں کے تمام بنیادی اجزاء کا احاطہ کرتا ہے جن میں گورننس، کریڈٹ رسک مینجمنٹ فریم ورک، بزنس ماڈل کا جائزہ، مضرت (Impairment) کی جانچ سمیت معیاری (Qualitative) عناصر نیز متوقع کریڈٹ نقصان (Expected Credit Loss – ECL) ماڈل، اسٹیٹ بینک کے مشاہدات کی روشنی میں منافع اور کیپیٹل ریشوز میں ایڈجسٹمنٹس جیسے مقداری (Quantitative) عناصر شامل ہیں۔

کاروباری انٹیلی جنس ٹولز کی تیاری: 2023ء کے دوران، اسٹیٹ بینک نے ایک کاروباری انٹیلی جنس ٹول تیار کیا جس کا نام "ٹریڈ ڈیٹا اینالیٹیکل ٹول (ٹی ڈی اے ٹی) "ہے، جس کا مقصد بین الاقوامی تجارتی لین دین کی نگرانی اور تجارتی بنیاد پر مشتبہ علامات (red-flags) کی نشاندہی ہے۔ یہ ٹول پاکستان سنگل ونڈو (PSW) سے حاصل کردہ ڈیٹا پر مبنی ہے۔[3] ٹی ڈی اے ٹی کی نمایاں خصوصیات میں شامل ہیں: (i) بینک اور اشیا کے لحاظ سے درآمدی رجحانات کا تجزیہ، (ii) درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کی پروفائلنگ، (iii) مشتبہ حد سے زیادہ یا کم انوائسنگ، (iv) متعلقہ پارٹیوں کے ساتھ لین دین، (v) دوہرے استعمال کی اشیا کی درآمد، اور (vi) شپنگ دستاویزات کو متعدد بار ٹیگ کر کے مالی آلات کا غلط استعمال۔

زر مبادلہ پالیسی اور آپریشنز

ایکسچینج کمپنیز (ECs) کے شعبے میں ساختی اصلاحات: اسٹیٹ بینک نے ای سیز کے شعبے میں گورننس، اندرونی کنٹرولز اور قوانین و ضوابط کی تعمیل کو بہتر بنانے کے لیے ساختی اصلاحات متعارف کروائیں۔ ان اصلاحات کے تحت اسٹیٹ بینک نے ایک تبدیلی کا پروگرام شروع کیا جس کے تحت مبادلہ کمپنیوں زمرہ ب کو مکمل طور پر ای سیز میں تبدیل کرنے کا آپشن دیا گیا اور فرنچائز ای سیز کو ای سیز کی برانچز میں تبدیل کرنے کی سہولت فراہم کی گئی۔[4] مزید یہ کہ ای سیز کی مالی حیثیت کو مضبوط کرنے اور مؤثر نظام اور ڈھانچے کے لیے، ای سیز کے کم از کم ادا شدہ سرمائے کی شرط کو 200 ملین روپے سے بڑھا کر 500 ملین روپے (نقصان سے پاک) کر دیا گیا۔[5] ان اقدامات کا مقصد ای سیز کے شعبے میں شفافیت، مسابقت، اور عوام کو بہتر خدمات فراہم کرنا ہے۔

برآمدی وصولیوں کا بروقت حصول: برآمدی وصولیوں کے بروقت حصول کو یقینی بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا کہ ان تمام برآمدی کیسز میں کارروائی کی جائے گی جن میں مکمل برآمدی وصولیاں مقررہ مدت میں موصول نہیں ہوئی، جیسا کہ فارن ایکسچینج مینول کے باب 12 کے پیرا 61 میں بیان کیا گیا ہے۔[6] اس سلسلے میں متعلقہ حصوں میں ضروری ترامیم کی گئیں۔[7]

آئی ٹی پر مبنی برآمد کنندگان/فری لانسرز کی سہولت: فری لانسرز کو سہولت فراہم کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ان کے بینک اکاؤنٹس کھولنے اور چلانے کے لیے ایک جامع فریم ورک تیار کیا ہے۔ اس فریم ورک کے تحت، فری لانسرز "ایکسپورٹرز اسپیشل فارن کرنسی اکاؤنٹ "(ESFCA) کھول سکیں گے جیسا کہ فارن ایکسچینج مینول میں بیان کیا گیا ہے، تاکہ وہ اپنی برآمدی آمدنی کو رکھ سکیں، اور اس کے ساتھ ہی متعلقہ پرائمری پاکستانی روپے میں اکاؤنٹ بھی کھولا جا سکے گا، چاہے ذاتی طور پر یا ڈیجیٹل ذرائع سے دور بیٹھ کر۔[8] مزید برآں، سافٹ ویئر، انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی)، آئی ٹی سے منسلک خدمات (ITeS)، اور فری لانس سروسز کے برآمد کنندگان کو اپنی برآمدی آمدنی بڑھانے کی ترغیب دینے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ESFCA میں برآمدی آمدنی رکھنے کی حد کو 35 فیصد سے بڑھا کر 50 فیصد کر دیا ہے اور ان رکھے گئے فنڈز کے استعمال کو مزید آزاد کر دیا ہے۔ آئندہ، ایسے برآمد کنندگان ان اکاؤنٹس سے بغیر اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری کے موجودہ اکاؤنٹ نوعیت کی ادائیگیاں بیرون ملک کر سکیں

3 پی ایس ڈبلیو (PSW) ایک مربوط ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو تجارت میں شامل فریقوں کو یہ سہولت فراہم کرتا ہے کہ وہ درآمد، برآمد، اور ٹرانزٹ سے متعلق تمام ضوابطی تقاضے پورے کرنے کے لیے معیاری معلومات اور دستاویزات کو ایک ہی سنگل انٹری پوائنٹ سے جمع کرا سکیں۔

4 ایف ای سرکلر نمبر 03 برائے 2023ء

5 ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 13 برائے 2023ء

6 ایف ای سرکلر نمبر 01 برائے 2023ء

7 ایف ای سرکلر نمبر 02 برائے 2023ء

8 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2023ء

گے۔[9] مزید یہ کہ، اسٹیٹ بینک نے مجاز ڈیلرز (اے ڈیز) کو ہدایت دی ہے کہ وہ ان برآمد کنندگان کو ESFCA کھولنے اور اپنے برآمدی اسپیشل فارن کرنسی ریٹینشن اکاؤنٹس سے رقوم کی منتقلی کے لیے سہولت فراہم کریں، جیسے کہ کارپوریٹ ڈیبٹ کارڈز جاری کرنا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز مہیا کرنا، جن میں FX ڈیجیٹل پورٹل بھی شامل ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اے ڈیز کو مزید ہدایت دی ہے کہ وہ غیر ملکی زرِ مبادلہ سے متعلق تمام برانچز کے متعلقہ عملے کو مناسب تربیت فراہم کریں تاکہ آئی ٹی پر مبنی برآمد کنندگان اور فری لانسرز کو سہولت دی جا سکے، اور مستقل ہیلپ ڈیسک قائم کریں۔[10]

ملکی ترسیلاتِ زر کی مارکیٹنگ کے لیے ترغیبی اسکیم: ملکی مالی اداروں کو ترسیلاتِ زر کو باضابطہ ذرائع سے راغب کرنے کے لیے اپنی مارکیٹنگ کی کوششوں کو بڑھانے کی ترغیب دینے کی غرض سے، حکومتِ پاکستان نے اس اسکیم میں ترامیم کی منظوری دی۔ ترمیم شدہ اسکیم کے تحت، ان مالی اداروں کو مالی سال 24ء کے اختتام پر کارکردگی کی بنیاد پر ترغیبی ادائیگی دی جائے گی، جن کی ترسیلاتِ زر کی کوششوں کے نتیجے میں گذشتہ سال (مالی سال 23ء) کی نسبت ترسیلات میں اضافہ ہوگا۔ مزید برآں، یہ اسکیم مالی سال 24ء سے مستقل بنیادوں پر نافذ العمل ہوگئی ہے۔[11]

ڈالر کی نقد درآمد: ایکسچینج کمپنیز مینول (ECM) کے تحت، مبادلہ کمپنیز کو ڈالر کے علاوہ دیگر قابلِ اجازت غیر ملکی کرنسیوں کو کارگو اور سیکیورٹی کمپنیوں کے ذریعے برآمد کرنے اور ان کے مساوی ڈالر پاکستان میں موجود اپنے غیر ملکی کرنسی اکاؤنٹس میں واپس لانے کی اجازت حاصل تھی۔ تاہم، صارفین کو سہولت فراہم کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ای سیز عارضی طور پر کو اجازت دی کہ وہ اپنی قابلِ اجازت غیر ملکی کرنسیوں کی برآمدی کھیپوں کی بنیاد پر، ضرورت کے مطابق، معروف کارگو اور سیکیورٹی کمپنیوں کے ذریعے نقد ڈالر درآمد کر سکیں۔ یہ سہولت **31 دسمبر 2023ء** تک نافذ رہی، اور اس بات کے ساتھ مشروط تھی کہ اس مدت کے دوران کسی بھی ای سی کی جانب سے درآمد کردہ نقد ڈالر، اس کی برآمد شدہ کھیپوں کی مجموعی مالیت کے **50 فیصد** سے زائد نہ ہوں۔[12]

ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ (REIT) اسکیمز میں غیر ملکی سرمایہ کاری: موجودہ قوانین کے تحت، غیر مقیم افراد (non-residents) کو اسٹاک ایکسچینج میں درج REIT اسکیمز اور نئی عوامی پیشکشوں (Public Offers) میں سرمایہ کاری کی اجازت حاصل تھی۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کو مزید فروغ دینے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے REIT مینجمنٹ کمپنیز (RMCs) کو نجی سطح پر یونٹس جاری کرنے اور ان یونٹس کی غیر مقیم افراد کے حق میں منتقلی کی عام اجازت بھی دے دی۔[13]

درآمدی اشیا پر مارجن کی پابندیاں: 2017ء میں، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو کچھ مخصوص اشیا کی درآمد پر 100 فیصد کیش مارجن حاصل کرنے کی ہدایت دی تھی۔[14] تاہم، بعد ازاں اگست 2022ء میں، کیش مارجن کی شرط کو نرمی دیتے ہوئے 91 سے 180 دن کی ادائیگی کی مدت کے لیے اسے 25 فیصد اور 181 دن یا اس سے زائد مدت کے لیے صفر فیصد کر دیا گیا تھا۔[15] 2023ء میں، اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا کہ 31 مارچ 2023ء سے اشیا کی درآمد پر مروجہ کیش مارجن کی شرط ختم کر دی جائے، اور اس سلسلے میں دی گئی تمام سابقہ ہدایات بھی واپس لے لی گئیں۔[16]

اسلامی بینکاری

اسلامی مالی اداروں کے لیے اکاؤنٹنگ اور آڈٹنگ تنظیم (اے اے او آئی ایف آئی) کے شریعہ معیارات کا نفاذ: اسلامی بینکاری صنعت میں شریعہ کمپلائنس کے فریم ورک کو مزید مضبوط بنانے اور شریعہ اصولوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے، زیرِ جائزہ سال کے دوران اے اے او آئی ایف آئی کے درج ذیل شریعہ

---

9 ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 17 برائے 2023ء
10 ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 برائے 2023ء
11 ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 15 برائے 2023ء
12 ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 11 برائے 2023ء
13 ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 07 برائے 2023ء
14 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2023ء
15 بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 25 برائے 2022ء
16 بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 06 برائے 2023ء

معیارات کو اپنایا گیا: معیار نمبر 15 :جعلہ، معیار نمبر 39 :رہن اور اس کی جدید تطبیقات اور معیار نمبر 46 :الوکالہ بالاستثمار (سرمایہ کاری کے لیے وکالت)۔[17]

ڈجیٹل مالی خدمات

راست پرسن ٹو مرچنٹ (پی ٹو ایم) سروس کا آغاز: راست کے نفاذ کے منصوبے کے تحت، اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے راست پی ٹو ایم سروس کا آغاز کیا تاکہ تاجروں اور کاروباری اداروں کے لیے ڈجیٹل ادائیگیوں کی قبولیت کو آسان بنایا جا سکے۔ یہ پی ٹو ایم سروس کاروباری اداروں کو ادائیگیوں کی قبولیت کی سہولت فراہم کرے گی جن میں کوئیک رسپانس (QR) کوڈز، راست عرفیت، آئی بی اے این اور ریکویسٹ ٹو پے (RTP) جیسے ذرائع شامل ہیں۔ راست پی ٹو ایم سروس پاکستان میں تجارتی اور کاروباری لین دین کی ڈجیٹائزیشن کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے متعارف کرائی گئی ہے۔ اس کے مطابق، اسٹیٹ بینک نے اپنے زیرِ ضابطہ کاری اداروں (آر ایز(کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے چینلز کے ذریعے پی ٹو ایم لین دین کو پراسیس کرنے کے لیے ضروری استعداد پیدا کریں اور راست مرچنٹ سروسز کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے اور اس کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے مناسب اقدامات کریں۔[18]

ای ایم آئیز کے لیے ضوابط: اسٹیٹ بینک نے ادائیگیوں کی صنعت میں جدت کو فروغ دینے اور ملک میں ڈجیٹل مالی خدمات کے ذریعے مالی شمولیت کو بڑھانے کے مقصد کے تحت ای ایم آئیز کے لیے ضوابط جاری کیے۔ ای منی سروسز کے استعمال کو بڑھانے، نئے اور پہلے سے موجود ای ایم آئیز کو نئے کاروباری ماڈلز، استعمال کی صورتوں اور تکنیکی حل سامنے لانے کی ترغیب دینے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مقامی تجربات اور بین الاقوامی بہترین طریقہ کار کی روشنی میں ای ایم آئیز کے ضوابط کو نظر ثانی کے بعد اپ ڈیٹ کیا۔ نئے ضوابط ای ایم آئیز کو یہ اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنے صارفین، بشمول کم عمر افراد اور فری لانسرز، کو زیادہ ماہانہ والیٹ حدود فراہم کریں اور نئی ادائیگی کی خدمات پیش کریں جیسے کہ پیمنٹس ایگریگیشن، انوائس ایگریگیشن، پیمنٹ انیشی ایشن، اکاؤنٹ انفارمیشن، ملکی ای کامرس ٹرانزیکشنز لین دین لیے ایسکرو سروسز، اے پی آئیز کے ذریعے مالی اداروں / فِن ٹیک / تھرڈ پارٹی سروس فراہم کنندگان کو سروسز، اور بیرون ملک سے رقوم کی ترسیل۔[19] ان ضوابط کے اجرا کے بعد مارکیٹ کے شرکا کی جانب سے حوصلہ افزا ردعمل موصول ہوا ہے اور متعدد اداروں کو ای منی (e-money) سروسز فراہم کرنے کے لیے لائسنس جاری کیے جا چکے ہیں۔[20] اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ نظر ثانی شدہ ضوابط مزید فِن ٹیک کمپنیوں کو، خواہ وہ پاکستان سے ہوں یا بیرون ملک سے، ای ایم آئی کے شعبے میں داخل ہونے کی ترغیب دیں گے اور وہ جدید، سستی اور بہتر ادائیگی کی خدمات فراہم کریں گے، جس سے پاکستان میں ڈجیٹل مالی شمولیت میں اضافہ ہو گا۔

غیر مجاز ڈجیٹل قرضہ ایپس اور ڈجیٹل ادائیگی کی خدمات: کئی غیر مجاز اور غیر لائسنس یافتہ ڈجیٹل قرض فراہم کرنے والی موبائل ایپس اور پلیٹ فارمز بینکاری چینلز استعمال کر رہے تھے تاکہ قرض کی رقم جاری کر سکیں، اقساط وصول کر سکیں اور صارفین کے بینک اکاؤنٹس سے جُڑ کر ان کی کریڈٹ ویلیو کی جانچ کر سکیں۔ ایسی غیر مجاز اور بلا لائسنس ڈجیٹل قرضہ ایپس کی جانب سے ڈجیٹل بینکنگ چینلز اور موبائل بینکنگ پلیٹ فارمز کے استعمال سے صارفین کے تحفظ پر سنگین خدشات پیدا ہو سکتے ہیں اور بینکوں کی ساکھ کو نقصان پہنچنے کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔ چنانچہ، زیرِ ضابطہ کاری اداروں (REs) کو ہدایت دی گئی کہ وہ کے وائے سی / سی ڈی ڈی عمل کے حصے کے طور پر ان ڈجیٹل قرض دینے والے پلیٹ فارمز اور موبائل ایپلی کیشنز کی لائسنسنگ کی حیثیت اور کاروبار کرنے کی اجازت کو متعلقہ ضوابطی اداروں (جیسے SECP ، SBP وغیرہ) سے باقاعدہ طور پر تصدیق کریں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے آر ایز کو مشورہ دیا کہ وہ مناسب اقدامات کریں تاکہ کسٹمر کی رجسٹریشن اور ٹرانزیکشن مانیٹرنگ کے وقت یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ان کے بینکنگ چینلز اور پلیٹ فارمز غیر مجاز مالی سروس فراہم کنندگان کے ذریعے، براہ راست یا بالواسطہ، استعمال نہ ہوں۔ اسٹیٹ بینک نے یہ بھی ہدایت دی کہ آر ایز غیر مجاز اور بغیر لائسنس کے ڈجیٹل قرضہ پلیٹ فارمز (چاہے افراد ہوں یا کاروبار) کو کوئی خدمات نہ دیں جیسے کہ ڈپازٹ یا قرضہ جاتی مصنوعات، تھرڈ پارٹی کے ساتھ موبائل ایپلی کیشن انضمام، پیمنٹ گیٹ وے

17 آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2023ء

18 شعبہ بیرونی ابلاغ / پریس ریلیز / 21 جون 2023ء

19 پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2023ء

20 پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2023ء

سروسز، کریڈٹ اسکورنگ اور مالی اہلیت کی جانچ، والیٹ سروسز، اور/ یا اے پی آئی انضمام کی خدمات—چاہے براہ راست ہوں یا بالواسطہ۔[21]

ڈجیٹل چینلز اور خدمات کی بندش سے متعلق رہنما اصول: گذشتہ چند برسوں میں روزمرہ مالی لین دین کے لیے ڈجیٹل چینلز کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، مشاہدہ کیا گیا کہ سروس کی بندش کی صورت میں صارفین کو بروقت اطلاع نہیں دی جاتی تھی، جس سے انہیں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر، اسٹیٹ بینک نے تمام زیرِ ضابطہ کاری اداروں (آر ایز) کو ہدایات جاری کیں کہ کسی بھی پیشگی منصوبہ بند سرگرمی یا غیر متوقع سروس میں خلل (اگر وہ 30 منٹ سے زائد جاری رہے) کے بارے میں نہ صرف اسٹیٹ بینک بلکہ صارفین کو بھی بروقت مطلع کیا جائے۔ آر ایز سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کی مسلسل نگرانی کے لیے نظام قائم کریں تاکہ ڈجیٹل چینلز کی دستیابی سے متعلق شکایات یا مسائل کو فوری طور پر شناخت اور حل کیا جا سکے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک بھی ڈجیٹل چینلز کی دستیابی کی باقاعدہ نگرانی کرتا رہے گا۔[22]

پاکستان میں ادائیگی کارڈ کی قبولیت کے ڈھانچے کی بہتری: 2020ء میں، اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں پی او ایس (پوائنٹ آف سیل) اکائرنگ انڈسٹری کو درپیش چند اہم مسائل کی نشاندہی کی، جن میں بلند انٹرچینج ری ایمبرسمنٹ فیس (آئی آر ایف)، لاگت سے کم مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر)، بینکوں کی جانب سے کم لاگت ملکی ادائیگی کارڈ کی فراہمی میں عدم دلچسپی، ان مسائل کے حل کے لیے اسٹیٹ بینک نے آئی آر ایف کو زیادہ سے زیادہ 0.5 فیصد تک محدود کیا، ایم ڈی آر کی حد 1.5 تا 2.5 فیصد مقرر کی، کارڈ جاری کرنے والے تمام افراد کو ہدایت کی کہ ڈومیسٹک پیمنٹ اسکیم (ڈی پی ایس) کے تحت جاری کردہ کارڈ کو ڈیفالٹ ڈیبٹ کارڈ کے طور پر جاری کریں یا تجدید کریں۔[23] بعد ازاں، سنہ 2023ء میں کارڈ پر مبنی ادائیگیوں کی قبولیت میں مزید سہولت کے لیے اسٹیٹ بینک نے (i) آئی آر ایف کو ڈیبٹ / پری پیڈ کارڈز کے لیے 0.2 فیصد اور کریڈٹ کارڈز کے لیے 0.7 فیصد پر محدود کیا، (ii) ایم ڈی آر کی کم از کم حد (1.5 فیصد) ختم کر دی، اور (iii) تمام ای کامرس اور آن لائن پیمنٹ حاصل کرنے والوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے پیمنٹ گیٹ ویز پر ڈی پی ایس کارڈ کی سی این پی (کارڈ ناٹ پریزنٹ) لین دین کو قابل قبول بنائیں۔[24]

ڈجیٹل ریٹیل بینک: جدت، مالی شمولیت، اور سستی ڈجیٹل مالی خدمات کی دستیابی کو فروغ دینے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے 2023ء میں پانچ ڈجیٹل ریٹیل بینکوں کے قیام کے لیے ان پرنسپل منظوری (IPA) جاری کی۔ یہ بینک درج ذیل ہیں: ہیوگو بینک لمیٹڈ، کے ٹی بینک پاکستان لمیٹڈ، مشرق بینک پاکستان لمیٹڈ، رقمی اسلامک ڈیجیٹل بینک لمیٹڈ، اور ٹیلی نار مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ[25]۔ چونکہ یہ پاکستان میں قائم ہونے والے پہلے ڈیجیٹل بینک ہوں گے، اس لیے اسٹیٹ بینک نے ان کی نگرانی کے لیے ایک نگران فریم ورک (Supervisory Framework) بھی تیار کیا ہے، جو ان بینکوں کے آپریشنز کے آغاز کے بعد نافذ العمل ہو گا۔

ڈجیٹل بینکاری مصنوعات و خدمات کی سیکیورٹی کے لیے اقدامات: ڈجیٹل بینکاری مصنوعات و خدمات کی تیز رفتاری سے ترقی نے مالی نظام کی ڈجیٹل تبدیلی کو سہارا دیا ہے اور صارفین کی بڑھتی ضروریات کو پورا کیا ہے۔ تاہم، اس ترقی کے ساتھ دھوکہ دہی اور سیکیورٹی خطرات سے نمٹنے کے لیے مضبوط حفاظتی انتظامات ضروری ہیں۔ اسی مقصد کے تحت، اسٹیٹ بینک نے گورننس، مینجمنٹ کنٹرول، آپریشنل کنٹرولز اور ذمہ داری کے فریم ورک پر مشتمل جامع حفاظتی اقدامات کا ایک پیکج تیار کیا۔ اس کے تحت تمام بینکوں اور خردمالکاری بینکوں (MFBs) کو ہدایت دی گئی کہ وہ 31 دسمبر 2023 تک ان اقدامات کے نفاذ کے لیے ماہانہ اہداف پر مبنی منصوبہ مرتب کریں۔ آر ایز کو ہدایت کی گئی کہ وہ ماہانہ پیش رفت کی رپورٹس اسٹیٹ بینک کو فراہم کریں۔26[26] یہ نئے اقدامات اسٹیٹ بینک کے

21 پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2023ء
22 پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2023ء
23 پی ایس ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2020ء
24 پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلیر نمبر 01 برائے 2023ء
25 شعبہ بیرونی ابلاغ| پریس ریلیز 20 ستمبر 2023ء
26 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2023ء

اس وسیع تر مقصد کا حصہ ہیں جس کے تحت وہ ڈیجیٹل مالی شمولیت میں اضافہ اور ڈیجیٹل بینکاری ایکو سسٹم پر صارفین کا اعتماد قائم کرنے کے لیے پر عزم ہے۔[27]

کلاؤڈ سروس فراہم کنندگان (سی ایس پیز) کی آؤٹ سورسنگ کے لیے فریم ورک: اسٹیٹ بینک نے ایک فریم ورک تیار کیا ہے تاکہ آر ایز کو کلاؤڈ ٹیکنالوجی کو اپنانے کے ذریعے جدید مصنوعات اور خدمات ڈیزائن اور فراہم کرنے کے قابل بنایا جاسکے، اور ان انتظامات سے پیدا ہونے والے خطرات کو مؤثر طریقے سے منظم کیا جاسکے۔ یہ فریم ورک اسٹیٹ بینک کے آر ایز کے لیے ایک مبنی بہ خطر طریقہ کار کے تحت مادی اور غیر مادی ورک لوڈز کو سی ایس پیز کو آؤٹ سورس کرنے کے لیے کم از کم تقاضے متعین کرتا ہے تاکہ یہ عمل محفوظ اور مؤثر طریقے سے انجام دیا جاسکے۔[28]

اینٹی منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے خلاف اقدامات (اے ایم ایل / سی ایف ٹی):

منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے خطرات کے خلاف کنٹرولز کو مزید مضبوط بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور خرد مالکاری بینکوں، جو برانچ لیس بینکاری خدمات فراہم کرتے ہیں، کو ہدایات جاری کیں کہ: (i) اکاؤنٹ اور والٹ ہولڈرز کی بایومیٹرک تصدیق (BV) تمام قسم کی 'کیش اِن' اور 'کیش آؤٹ' ٹرانزیکشنز کے لیے برانچ لیس بینکاری ایجنٹس کے مقامات پر 31 جنوری 2024ء سے لازمی قرار دی گئی، (ii) ایجنٹس کی جگہوں پر نئے بایو میٹرک ویری فکیشن آلات نصب کیے جائیں، (iii) اپنے آٹومیٹڈ ٹرانزیکشن مانیٹرنگ سسٹمز (ATMS) کو مضبوط بنائیں تاکہ تمام برانچ لیس بینکاری ٹرانزیکشنز کی نگرانی ممکن ہو سکے، (iv) اسٹیٹ بینک کے اے ایم ایل / سی ایف ٹی / کاؤنٹرنگ پرولیفریشن فنانسنگ (CPF) ریگولیشنز کے مطابق، انٹرنل رسک اسیسمنٹ رپورٹس (IRARs) میں BB آپریشنز کی مناسب اور مؤثر کوریج کو یقینی بنایا جائے۔[29]

مشترکہ الیکٹرانک 'اپنے صارف کو جانیں' (e-KYC) پلیٹ فارم کا نفاذ: اسٹیٹ بینک نے وقت کے ساتھ ساتھ اے ایم ایل / سی ایف ٹی نظام کو مضبوط بنایا ہے، جس میں "اپنے صارف کو جانیں" (KYC) اور "کسٹمر ڈیو ڈلجنس" (CDD) کے طریقہ کار شامل ہیں۔ ان طریقوں کو مزید مؤثر اور ہموار بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو اجازت دی کہ وہ مؤثر کے وائے سی / سی ڈی ڈی کے لیے تھرڈ پارٹی کے مالی اداروں پر انحصار کر سکیں۔ مزید بہتری کے لیے، پاکستان بینکس ایسوسی ایشن (PBA) نے اسٹیٹ بینک کی رہنمائی میں ایک مشترکہ e-KYC پلیٹ فارم تیار کرنے کا آغاز کیا ہے۔ یہ نیا پلیٹ فارم بینکوں کو سہولت فوائد فراہم کرے گا کہ بینکاری صنعت میں صارفین کے کے وائے سی / سی ڈی ڈی ڈیٹا کے بروقت تبادلے اور اپ ڈیٹ کا ایک محفوظ ڈیجیٹل ذریعے کے وائے سی / سی ڈی ڈی ڈیٹا کی معیار بندی، صارفین کی شمولیت کا بہتر تجربہ، بینکوں کے لیے لاگت میں کمی کی جاسکے۔ یہ مشترکہ e-KYC پلیٹ فارم "ڈسٹری بیوٹڈ لیجر ٹیکنالوجی (DLT)" پر مبنی ہے، جس کے تحت صارف کا ڈیٹا صرف بینکوں کے پاس محفوظ رہے گا، اور کسی مرکزی ادارے کو یہ حساس معلومات محفوظ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ مزید برآں، بینکوں کے صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لیے، یہ معلومات صرف صارف کی صریح اجازت کے ساتھ ہی استعمال کی جائیں گی۔[30]

صارفین کا تحفظ

سنوائی–اسٹیٹ بینک کی شکایات کے ازالے کی سروس کا آغاز: بینکاری نظام کی اثر انگیزی اور شفافیت کو مزید بہتر بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ایک پورٹل اور موبائل ایپ 'سنوائی–صارفین کی شکایات کے ازالے کی سروس' کے نام سے تیار کی ہے، جس کا مقصد صارفین کو بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اداروں اور خرد مالکاری بینکوں کے خلاف شکایات درج کرنے میں سہولت فراہم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ، اسٹیٹ بینک نے بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اداروں اور خرد مالکاری بینکوں کو ہدایت کی کہ (i) اسٹیٹ بینک کی طرف سے مقررہ شکایات کے ازالے کے لیے متعین وقت (Turn-Around-Time - TAT) پر سختی سے عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے، (ii) شکایات کی حیثیت کو درست اور بروقت طریقے

[27] شعبہ بیرونی ابلاغ، پریس ریلیز 18 مئی 2023ء

[28] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2023ء

[29] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 20 برائے 2023ء

[30] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 22 برائے 2023ء

سے سنوائی پورٹل پر اپڈیٹ کیا جائے، (iii) اعلیٰ انتظامیہ TAT کی خلاف ورزیوں کا جائزہ لے اور ان کے ازالے کے لیے اصلاحی اقدامات کرے تاکہ شکایات کا بروقت حل ممکن ہو، (iv) صارفین کو سنوائی کے بارے میں آگاہی فراہم کی جائے۔[31]

مالی شمولیت

آسا مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ: اسٹیٹ بینک نے آسا مائیکروفنانس بینک (پاکستان) لمیٹڈ کو 13 نومبر 2023ء سے ملک بھر میں مائیکروفنانس قرضہ جات کی سرگرمیاں شروع کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ آسا مائیکروفنانس بینک (پاکستان) لمیٹڈ، جو کہ اسٹیٹ بینک سے مائیکروفنانس ادارہ آرڈیننس 2001ء کے تحت لائسنس یافتہ ہے، آسا انٹرنیشنل گروپ پی ایل سی کی مکمل ملکیتی ذیلی کمپنی ہے، جو دنیا کی بڑی بین الاقوامی مائیکروفنانس کمپنیوں میں سے ایک ہے۔ کاروبار کے آغاز کے ساتھ ہی، آسا مائیکروفنانس بینک (پاکستان) لمیٹڈ ملک میں کام کرنے والا 12 واں مائیکروفنانس بینک بن گیا ہے۔ ایم ایف بیز ملک میں لاکھوں چھوٹے قرضہ لینے والوں اور جمع کنندگان کو خدمات فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ آسا مائیکروفنانس بینک (پاکستان) لمیٹڈ کے کاروبار کے آغاز سے اسٹیٹ بینک کے زیرِ ضابطہ خردمالکاری بینکوں کا مالی شعبے میں مجموعی مارکیٹ شیئر بڑھنے کی توقع ہے۔ چونکہ آسا گروپ اپنی بین الاقوامی سرگرمیوں میں خواتین پر خصوصی توجہ دیتا ہے، اس لیے پاکستان میں بھی یہ بینک کم آمدنی والی خواتین کاروباری شخصیات، جو کہ کم ترقی یافتہ اور غیر بینک زمروں سے تعلق رکھتی ہیں، کو چھوٹے اور سماجی طور پر ذمہ دار قرضے فراہم کر کے صنفی مساوات اور خواتین کی خود مختاری میں مؤثر کردار ادا کرے گا۔[32]

---

31 سی پی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2023ء

32 شعبہ بیرونی ابلاغ، پریس ریلیز 14 نومبر 2023ء

منسلکہ ب

مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) اخذ کرنے کے لیے مستعمل اظہاریے

مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) مالی استحکام کا جائزہ 2016ء میں پہلی بار متعارف کرایا گیا تھا، اور تب سے اس میں ترامیم کی گئیں اور اگلے تمام جائزوں میں اسے باقاعدگی سے شائع کیا گیا۔ مالی استحکام کا جائزہ 2018ء میں دائرہ کار، اظہاریوں اور طریقہ کار کے لحاظ سے کچھ ترامیم کی گئیں (دیکھیے ضمیمہ الف، مالی استحکام کا جائزہ 2018ء)۔

واضح رہے کہ ایف ایس وی آئی ایک جامع اشاریہ ہے جو کلی معیشت میکرو اکانومی، مالی منڈیوں، شعبہ بینکاری، غیر بینک مالی اداروں، ترقیاتی مالی اداروں، بیمہ کمپنیوں اور کارپوریٹ شعبے کے ذیلی اشاریوں کی اوسط سے اخذ کیا جاتا ہے۔ ہر جہت سے استعمال ہونے والے اظہاریوں کی مکمل فہرست ذیل کے جدول میں دی گئی ہے:

منسلکہ ب

جدول 1: مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) اور مالی شعبے کا ہیٹ میپ (ایف ایس ایچ ایم): خطرے کے شعبے، خطرے کی جہتیں اور اظہاریے

نمبر شمار	خطرے کا شعبہ	خطرے کی سمت	خطرے کے اظہاریے	مالی استحکام پر اثر
1	کلی معاشی $\frac{1}{n}\sum Ex, R, F, In$ n = 4	بیرونی شعبہ (Ex) $Ex = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} ex_i,$ $n = 3$	ex_1 = زرمبادلہ کے مجموعی سیال ذخائر کی پوزیشن (ایس بی پی کی تحویل میں ex_2 = جاری کھاتے کا توازن بلحاظ جی ڈی پی فیصد ex_3 = توازن تجارت بلحاظ جی ڈی پی فیصد	مثبت مثبت مثبت
		حقیقی شعبہ	حقیقی جی ڈی پی کی نمو	مثبت
		مالیاتی شعبہ	مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی کا فیصد	منفی
		مہنگائی	صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	منفی
2	مالی منڈیاں $\frac{1}{n}\sum FE, MM, CM$ n = 3	زرِمبادلہ	وسط بہ وزن انٹربینک قوت نمائی حرکت پذیر بہ وزن اوسط (EMWA) تغیرپذیری	منفی
		بازارزر	شبینہ ریپو ریٹ قوت نمائی حرکت پذیر اوسط (EMWA) تغیرپذیری	منفی
		سرمایہ منڈی	کے ایس ای 100 انڈیکس قوت نمائی حرکت پذیر اوسط تغیرپذیری	منفی
3	بینکاری $\frac{1}{n}\sum C, AQ, E, L, D, I$ n = 6	کفایت سرمایہ (C) $C = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} c_i, n = 3$	c_1 = شرحِ کفایت سرمایہ (CAR) c_2 = سطحِ اول (CAR) c_3 = سرمایہ تا اثاثوں کا تناسب	مثبت مثبت مثبت
		اثاثہ جاتی معیار (AQ) $AQ = \frac{1}{n}\sum_{i}^{n} aq_i,$ $n = 3$	aq_1 = غیر فعال قرضے تا مجموعی قرضے aq_2 = خالص غیر فعال قرضے تا سرمایہ aq_3 = تموین تا غیر فعال قرضے aq_4 = خسارہ تا غیر فعال قرضے	منفی منفی مثبت منفی
		آمدنی (E) $E = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} e_i,$ $n = 6$	e_1 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس e_2 = ایکویٹی پر منافع (اوسط ایکویٹی اور فاضل) قبل از ٹیکس e_3 = خالص سودی مارجن e_4 = خالص سودی آمدنی / خام آمدنی e_5 = لاگت تا آمدنی کا تناسب e_6 = تجارتی آمدنی اور مجموعی آمدنی	مثبت مثبت مثبت مثبت منفی منفی
		سیالیت (L) $L = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} l_i,$ $n = 3$	l_1 = سیال اثاثے / مجموعی اثاثے l_2 = سیال اثاثے / مجموعی امانتیں l_3 = سیال اثاثے / قلیل مدتی واجبات	مثبت مثبت مثبت
		امانتیں (D) $D = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} d_i,$ $n = 2$	d_1 = امانتیں تا اثاثے d_2 = امانتوں کی نمو (سال بسال)	مثبت مثبت
		باہمی ربط (I) $I = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} i_i,$ $n = 2$	i_1 = طلبیدہ قرض گاری اور قرض گیری / مجموعی اثاثے i_2 = مالی واجبات (علاوہ اسٹیٹ بینک)	منفی منفی

جدول 1: مالی شعبے کی زدپذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) اور مالی شعبے کا ہیٹ میپ (ایف ایس ایچ ایم): خطرے کے شعبے، خطرے کی جہتیں اور اظہاریے

4	غیر بینک مالی ادارے $\frac{1}{n}\sum A, E$ n = 2	اثاثے	اثاثوں کی نمو	مثبت
		آمدنی	خالص فروخت	مثبت
5	ترقیاتی مالی ادارے $\frac{1}{n}\sum C, AQ, E, L$ n = 4	کفایت سرمایہ (C) $C = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} c_i, n = 3$	c_1 = شرحِ کفایت سرمایہ (CAR)	مثبت
			c_2 = سطح اول (CAR)	مثبت
			c_3 = سرمایہ تا اثاثوں کا تناسب	مثبت
		اثاثہ جاتی معیار (AQ) $AQ = \frac{1}{n}\sum_{i}^{n} aq_i,$ $n = 3$	aq_1 = غیر فعال قرضے تا مجموعی قرضے	منفی
			aq_2 = خالص غیر فعال قرضے تا سرمایہ	منفی
			aq_3 = خالص غیر فعال قرضے تا خالص قرضے	منفی
		آمدنی (E) $E = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} e_i,$ $n = 4$	e_1 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	مثبت
			e_2 = ایکویٹی پر منافع (اوسط ایکویٹی اور فاضل) قبل از ٹیکس	مثبت
			e_3 = خالص سودی آمدنی/ خام آمدنی	مثبت
			e_4 = لاگت اور آمدنی کا تناسب	منفی
		سیالیت (L) $L = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} l_i,$ $n = 3$	l_1 = سیال اثاثے/ مجموعی اثاثے	مثبت
			l_2 = سیال اثاثے/ مجموعی امانتیں	مثبت
			l_3 = قرضے/ امانتیں	مثبت
6	بیمہ کمپنیاں $\frac{1}{n}\sum Li, NL$ n = 2	حیاتی (Li) $Li = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} li_i,$ $n = 4$	li_1 = دعووں کی شرح	منفی
			li_2 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	مثبت
			li_3 = سرمایہ کاری پر منافع قبل از ٹیکس	مثبت
			li_4 = سرمایہ اور اثاثے	مثبت
		غیر حیاتی (NL) $NL = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} nli_i,$ $n = 5$	nli_1 = دعووں کی شرح	منفی
			nli_2 = پریمیم کا امساک	منفی
			nli_3 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	مثبت
			nli_4 = سرمایہ کاری پر منافع قبل از ٹیکس	مثبت
			nli_5 = سرمایہ تا اثاثے	مثبت
7	کارپوریٹ	کارپوریٹ قرضہ	قرضوں کا بوجھ (اثاثہ/ ایکویٹی، قرضہ/ ایکویٹی، اور قرضہ/ اثاثہ جاتی تناسبات)	منفی

ضمیمہ اوّل: بینکوں کی بیلنس شیٹ اور نفع ونقصان گوشوارہ

بیلنس شیٹ	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء	دسمبر23ء
	ملین روپے				
اثاثے					
ٹریژری بینکوں میں نقد وبقایاجات	1,987,096	2,014,703	2,276,963	1,829,335	2,922,048
دیگر بینکوں میں بقایاجات	232,671	277,988	253,008	265,732	395,676
مالی اداروں کو قرض	978,640	1,079,071	1,095,663	1,132,188	1,629,493
سرمایہ کاریاں-خالص	8,939,438	11,934,634	14,554,438	18,400,000	26,019,114
قرضے–خالص	8,248,973	8,291,572	10,120,509	11,818,241	12,178,293
عملی معینہ اثاثے	596,924	626,251	704,729	824,231	951,397
موخر ٹیکس اثاثے	74,052	91,820	133,061	202,613	198,305
دیگر اثاثے	933,542	807,816	919,931	1,323,191	2,069,286
مجموعی اثاثے	**21,991,337**	**25,123,855**	**30,058,303**	**35,795,532**	**46,363,611**
واجبات					
واجب الادابل	231,178	313,827	328,566	439,979	409,720
مالی اداروں سے قرض	2,932,082	3,216,866	4,738,036	7,845,098	11,672,920
امانتیں اور دیگر کھاتے	15,953,489	18,518,525	21,719,885	23,461,394	29,128,202
تحتی قرضے	123,218	121,854	122,815	161,581	176,073
فنانس لیز سے مشروط اثاثوں کے عوض واجبات	7,446	7,534	8,025	8,268	9,873
موخر ٹیکس واجبات	43,602	46,549	29,319	9,793	48,862
دیگر واجبات	1,042,073	1,036,267	1,170,116	1,783,706	2,131,021
مجموعی واجبات	**20,333,089**	**23,261,422**	**28,116,763**	**33,709,818**	**43,576,672**
خالص اثاثے	**1,658,248**	**1,862,433**	**1,941,540**	**2,085,713**	**2,786,939**
خالص اثاثے بطور:					
سرمایہ حصص	556,886	556,131	568,000	592,776	628,419
ذخائر	349,529	392,599	445,470	509,887	652,682
حاصل شدہ منافع	521,807	642,965	721,894	873,629	1,209,273
حصص داروں کی ایکویٹی	**1,428,222**	**1,591,969**	**1,735,364**	**1,976,291**	**2,490,374**
اثاثوں کی باز قدر پیمائی پر فاضل / خسارہ	230,026	270,737	206,176	109,422	296,565
میزان	**1,658,248**	**1,862,433**	**1,941,540**	**,085,713 2**	2,786,939
نفع ونقصان گوشوارہ	**دسمبر19ء**	**دسمبر20ء**	**دسمبر21ء**	**دسمبر22ء**	**دسمبر23ء**
مارک اپ / آمدنی / سود جو کمایا گیا	1,851,790	1,924,328	1,831,650	3,420,449	6,366,447
مارک اپ / آمدنی / سود جو خرچ ہوا	1,156,062	1,071,898	992,650	2,243,024	4,463,672
خالص مارک اپ / سودی آمدنی	**695,727**	**852,430**	**839,000**	**1,177,424**	1,902,775
تموین اور براہ راست معاف کردہ خراب قرضے / (ریورسلز)	67,855	123,039	50,405	58,768	61,614
تموین کے بعد خالص مارک اپ / سودی آمدنی	**627,872**	**729,391**	**788,595**	**1,118,656**	**1,841,161**
فیس، کمیشن، بروکریج آمدنی	123,895	118,322	142,803	173,148	217,417
منافع منقسمہ آمدنی	12,325	10,810	18,003	21,681	25,684
بیرونی کرنسیوں کے کاروبار سے آمدنی	26,269	21,854	34,746	80,448	111,283
دیگر آمدنی	19,628	65,920	43,161	23,193	37,144
میزان نان مارک اپ / سودی آمدنی	**182,117**	**216,906**	**238,713**	**298,470**	**391,527**
انتظامی اخراجات	495,018	521,253	565,230	704,573	916,191
دیگر اخراجات	10,517	13,690	10,987	9,531	29,798
میزان نان مارک اپ / سودی اخراجات	**505,535**	**534,943**	**576,216**	**714,104**	**945,989**
منافع قبل از ٹیکس اور غیر معمولی مدات	251,550	304,454	411,355	451,092	1,286,699
غیر معمولی اجزا–فائدہ / (نقصان)	9,015.91	48.78	-	-	-
منافع / (نقصان) قبل از ٹیکس	**242,534**	**304,405**	**411,355**	**451,092**	**1,286,699**
منہا: ٹیکس	93,194	133,656	167,315	186,870	644,475
منافع / (نقصان) بعد از ٹیکس	**149,340**	**170,749**	**244,039**	**264,222**	**642,224**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ضمیمہ دوم—بینکاری شعبے کے مالی صحت کے اظہاریے

اظہاریے	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء	دسمبر23ء
			فیصد		
کفایت سرمایہ					
خطرہ بہ وزن شرح کفایت سرمایہ^	17.00	18.56	16.7	17.0	19.7
سطح اول سرمایہ اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تناسب	14.01	14.85	13.5	14.2	16.0
سرمائے اور کل اثاثوں کا تناسب	7.21	7.24	6.3	5.9	5.9
اثاثہ جاتی معیار					
غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب	8.58	9.19	7.9	7.3	7.6
تموین اور غیر فعال قرضوں کا تناسب	81.43	88.33	91.2	89.5	92.7
خالص غیر فعال قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب	1.71	1.17	0.7	0.8	0.6
خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب^^	8.91	5.32	4.0	4.6	2.7
آمدنی					
اثاثوں پر آمدنی (قبل از ٹیکس)	1.48	1.76	1.6	2.1	3.1
اثاثوں پر آمدنی (بعد از ٹیکس)	0.83	1.05	1.0	1.0	1.6
ایکویٹی پر آمدنی (اوسط ایکویٹی اور فاضل) (قبل از ٹیکس)	20.15	23.23	24.0	35.3	54.4
ایکویٹی پر آمدنی (اوسط ایکویٹی اور فاضل) (بعد از ٹیکس)	11.30	13.78	14.1	16.9	27.1
خالص سودی آمدنی/مجموعی آمدنی	79.25	79.72	77.9	79.8	82.9
لاگت/آمدنی تناسب	57.59	50.03	53.5	48.4	41.2
سیالیت					
سیال اثاثے/کل اثاثے	49.65	54.76	55.4	56.6	63.5
سیال اثاثے/کل امانتیں	68.44	74.29	76.7	86.4	101.1
قرضے/امانتیں	51.71	44.77	46.6	50.4	41.8

* بینکوں کی جانب سے جمع کرائی گئی غیر تصدیق شدہ سہ ماہی رپورٹ برائے مالی کیفیت (QRC) کی بنیاد پر

^ دسمبر 13ء اور اس کے بعد کے اعداد و شمار بازل سوم اور 2008ء سے ستمبر 13ء تک کے اعداد و شمار بازل دوم پر مبنی ہیں ماسوائے آئی ڈی بی ایل، پی پی سی بی ایل اور ایس ایم ای بینک کے جو بازل اول پر مبنی ہیں۔

^^ 30 جون 2015ء سے خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب نکالنے کے لیے بازل کی تعریف کے مطابق ریگولیٹری سرمایہ استعمال کیا گیا ہے۔ جون 15ء سے قبل یہ تناسب نکالنے کے لیے بیلنس شیٹ سرمایہ استعمال کیا جاتا تھا۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ضمیمہ سوم: خرد مالکاری بینکوں کی بیلنس شیٹ اور نفع و نقصان گوشوارہ

بیلنس شیٹ	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء	دسمبر23ء
	ملین روپے				
اثاثے					
ٹریژری بینکوں میں نقد و بقایاجات	17,624	23,900	28,991	43,814	45,956
دیگر بینکوں میں بقایاجات	40,777	53,236	57,931	24,589	34,278
مالی اداروں کو قرض	6,242	12,387	1,052	15,476	21,782
سرمایہ کاریاں-خالص	52,169	96,774	133,419	228,199	163,477
قرضے–خالص	206,965	231,047	278,318	342,358	379,946
عملی معینہ اثاثے	25,062	23,825	24,689	25,210	27,680
موخر ٹیکس اثاثے	1,768	2,531	4,687	14,141	21,229
دیگر اثاثے	29,404	50,283	53,017	59,194	76,988
مجموعی اثاثے	**380,011**	**493,984**	**582,104**	**752,982**	**771,336**
واجبات					
واجب الادابل	687	758	1,079	702	1,041
مالی اداروں سے قرض	19,808	26,909	59,022	137,025	58,461
امانتیں اور دیگر کھاتے	266,195	373,084	422,998	515,760	597,023
تحتی قرضے	8,472	8,672	9,041	12,391	12,447
فنانس لیز سے مشروط اثاثوں کے عوض واجبات	-	-	-	-	-
موخر ٹیکس واجبات	-	-	-	-	-
دیگر واجبات	34,428	34,384	33,262	43,382	64,965
مجموعی واجبات	**329,590**	**443,806**	**525,401**	**709,261**	**733,937**
خالص اثاثے					
خالص اثاثے بطور:					
سرمایہ حصص	29,323	37,850	36,609	42,196	42,379
ذخائر	21,634	23,747	41,401	46,122	54,991
حاصل شدہ منافع	(580)	(11,567)	(20,829)	(44,225)	(60,275)
حصص داروں کی ایکویٹی	**50,376**	**50,030**	**57,181**	44,094	37,096
اثاثوں کی باز قدر پیمائی پر فاضل / خسارہ	(19)	133	(487)	(408)	213
مؤخر عطیات / زرِ اعانت	64	12	9	35	90
میزان	**50,421**	**50,175**	**56,703**	**43,721**	**37,399**
نفع و نقصان گوشوارہ					
مارک اپ / آمدنی / سود جو کمایا گیا	66,841	75,284	78,436	105,207	164,898
مارک اپ / آمدنی / سود جو خرچ ہوا	26,246	30,426	32,067	53,918	94,147
خالص مارک اپ / سودی آمدنی	**40,595**	**44,858**	**46,368**	**51,289**	**70,752**
تموین اور براہ راست معاف خراب قرضے / (ریورسلز)	13,089	11,612	16,291	22,823	15,991
تموین کے بعد خالص مارک اپ / سودی آمدنی	**27,506**	**33,246**	**30,077**	**28,466**	**54,761**
فیس، کمیشن، بروکریج آمدنی	13,859	11,976	14,720	21,631	23,839
منافع منقسمہ آمدنی	14	14	-	-	-
بیرونی کرنسیوں کے کاروبار سے آمدنی	-	-	-	-	(26)
دیگر آمدنی	1,501	1,294	2,195	2,391	9,756
میزان نان مارک اپ / سودی آمدنی	**15,373**	**13,284**	**16,915**	**24,022**	**33,569**
انتظامی اخراجات	48,098	49,246	52,990	70,802	74,838
دیگر اخراجات	709	638	822	3,211	24,311
میزان نان مارک اپ / سودی اخراجات	**48,807**	**49,883**	**53,812**	**74,013**	**99,149**
منافع قبل از ٹیکس اور غیر معمولی مدات	(5,929)	(3,354)	(6,820)	(21,525)	(10,819)
غیر معمولی اجزا–فائدہ / (نقصان)	-	-	-	-	-
موصولہ زرِ اعانت	5.33	55.79	25.06	33.19	16.16
منافع / (نقصان) قبل از ٹیکس	**(5,934)**	**(3,409)**	**(6,845)**	**(21,558)**	**(10,835)**
منہا: ٹیکس	2,183	2,474	1,235	(4,403)	(2,717)
منافع / (نقصان) بعد از ٹیکس	**(8,117)**	**(5,883)**	**(8,080)**	**(17,155)**	**(8,118)**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ضمیمہ چہارم–خرد مالکاری بینکوں کے شعبے کے مالی صحت کے اظہاریے

اظہاریے	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء	دسمبر22ء	دسمبر23ء
			فیصد		
کفایت سرمایہ					
خطرہ بہ وزن شرح کفایت سرمایہ	20.9	19.0	18.3	10.9	7.6
درجہ 1 بہ وزن خطرہ اثاثے	17.8	15.3	14.3	8.1	4.7
سرمائے اور کل اثاثوں کا تناسب	13.9	11.0	10.4	5.3	3.7
اثاثہ جاتی معیار					
غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب	5.3	3.3	5.2	6.7	6.7
تموین اور غیر فعال قرضوں کا تناسب	70.0	106.5	78.1	78.8	102.3
خالص غیر فعال قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب	1.7	-0.2	1.2	1.5	-0.2
خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب^	6.5	-0.9	5.4	12.9	-2.2
آمدنی					
اثاثوں پر آمدنی (قبل از ٹیکس)	-1.7	-0.8	-1.3	-3.4	-1.5
اثاثوں پر آمدنی (بعد از ٹیکس)	-2.3	-1.4	-1.6	-2.7	-1.1
ایکویٹی پر آمدنی (اوسط ایکویٹی اور فاضل) (قبل از ٹیکس)	-12.4	-7.1	-12.7	-42.9	-26.4
ایکویٹی پر آمدنی (اوسط ایکویٹی اور فاضل) (بعد از ٹیکس)	-16.9	-12.2	-15.0	-34.1	-19.7
خالص سودی آمدنی/مجموعی آمدنی	72.5	77.2	73.3	68.1	67.8
لاگت/آمدنی تناسب	87.2	85.8	85.0	98.3	95.0
سیالیت					
سیال اثاثے/کل اثاثے	28.2	35.7	31.3	26.5	29.4
سیال اثاثے/کل امانتیں	40.3	47.3	43.1	38.6	38.0
قرضے/امانتیں	77.7	61.9	65.8	66.4	63.6

^ ^30جون 2015ء سے خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب نکالنے کے لیے بازل کی تعریف کے مطابق ریگولیٹری سرمایہ استعمال کیا گیا ہے۔ جون 15ء سے قبل یہ تناسب نکالنے کے لیے بیلنس شیٹ سرمایہ استعمال کیا جاتا تھا۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ضمیمہ پنجم۔بینکوں کی فہرست

	دسمبر22ء		دسمبر23ء
	الف۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینک(5)		**الف۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینک(5)**
1	فرسٹ ویمن بینک لمیٹڈ	1	فرسٹ ویمن بینک لمیٹڈ
2	نیشنل بینک آف پاکستان	2	نیشنل بینک آف پاکستان
3	سندھ بینک لمیٹڈ	3	سندھ بینک لمیٹڈ
4	دی بینک آف خیبر	4	دی بینک آف خیبر
5	دی بینک آف پنجاب	5	دی بینک آف پنجاب
	ب۔ مقامی نجی بینک(20)		**ب۔ مقامی نجی بینک(20)**
1	البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ	1	البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ
2	الائیڈ بینک لمیٹڈ	2	الائیڈ بینک لمیٹڈ
3	عسکری بینک لمیٹڈ	3	عسکری بینک لمیٹڈ
4	بینک الحبیب لمیٹڈ	4	بینک الحبیب لمیٹڈ
5	بینک الفلاح لمیٹڈ	5	بینک الفلاح لمیٹڈ
6	بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ	6	بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ
7	دبئی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ	7	دبئی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ
8	فیصل بینک لمیٹڈ	8	فیصل بینک لمیٹڈ
9	حبیب بینک لمیٹڈ	9	حبیب بینک لمیٹڈ
10	حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ	10	حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ
11	جے ایس بینک لمیٹڈ	11	جے ایس بینک لمیٹڈ
12	ایم سی بی بینک لمیٹڈ	12	ایم سی بی بینک لمیٹڈ
13	ایم سی بی اسلامک بینک لمیٹڈ	13	ایم سی بی اسلامک بینک لمیٹڈ
14	میزان بینک لمیٹڈ	14	میزان بینک لمیٹڈ
15	سامبا بینک لمیٹڈ	15	سامبا بینک لمیٹڈ
16	سلک بینک لمیٹڈ	16	سلک بینک لمیٹڈ
17	سونیری بینک لمیٹڈ	17	سونیری بینک لمیٹڈ
18	اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان) لمیٹڈ	18	اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان) لمیٹڈ
19	سمٹ بینک لمیٹڈ	19	بینک المکرمہ لمیٹڈ (سابقہ سمٹ بینک لمیٹڈ)
20	یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ	20	یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ
	ج۔ غیر ملکی بینک(4)		**ج۔ غیر ملکی بینک(5)**
1	سٹی بینک این اے	1	سٹی بینک این اے
2	ڈوئچے بینک اے جی	2	ڈوئچے بینک اے جی
3	انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف چائنا لمیٹڈ	3	انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف چائنا لمیٹڈ
4	بینک آف چائنا لمیٹڈ	4	بینک آف چائنا لمیٹڈ
	د۔ تخصیصی بینک(3)		**د۔ تخصیصی بینک(3)**
1	پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ	1	پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ
2	ایس ایم ای بینک لمیٹڈ	2	ایس ایم ای بینک لمیٹڈ
3	زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ	3	زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ
	تمام کمرشل بینک(29)		**تمام کمرشل بینک(29)**
	الف+ب+ج شامل ہیں		الف+ب+ج شامل ہیں
	تمام بینک(32)		**تمام بینک(32)**
	الف+ب+ج+د شامل ہیں		الف+ب+ج+د شامل ہیں

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ضمیمہ ششم-اسلامی بینکاری اداروں کی ہیئت ترکیبی

	دسمبر22ء		دسمبر23ء
	اسلامی بینک		**اسلامی بینک**
1	البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ	1	البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ
2	بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ	2	بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ
3	دبئی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ	3	دبئی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ
4	ایم سی بی اسلامک بینک لمیٹڈ	4	فیصل بینک لمیٹڈ
5	میزان بینک لمیٹڈ	5	ایم سی بی اسلامک بینک لمیٹڈ
		6	میزان بینک لمیٹڈ
	اسلامی بینکاری برانچیں رکھنے والے روایتی بینک		**اسلامی بینکاری برانچیں رکھنے والے روایتی بینک**
1	عسکری بینک لمیٹڈ	1	عسکری بینک لمیٹڈ
2	الائیڈ بینک لمیٹڈ	2	الائیڈ بینک لمیٹڈ
3	بینک الحبیب لمیٹڈ	3	بینک الحبیب لمیٹڈ
4	بینک الفلاح لمیٹڈ	4	بینک الفلاح لمیٹڈ
5	فیصل بینک لمیٹڈ	5	حبیب بینک لمیٹڈ
6	حبیب بینک لمیٹڈ	6	حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ
7	حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ	7	نیشنل بینک آف پاکستان
8	نیشنل بینک آف پاکستان	8	سلک بینک لمیٹڈ
9	سلک بینک لمیٹڈ	9	سندھ بینک لمیٹڈ
10	سندھ بینک لمیٹڈ	10	سونیری بینک لمیٹڈ
11	سونیری بینک لمیٹڈ	11	اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک
12	اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک	12	بینک المکرمہ لمیٹڈ (سابقہ سمٹ بینک لمیٹڈ)
13	سمٹ بینک لمیٹڈ	13	دی بینک آف خیبر
14	دی بینک آف خیبر	14	دی بینک آف پنجاب
15	دی بینک آف پنجاب	15	یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ
16	یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ	16	زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ
17	زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ	17	
	کل تعداد 22(5+17)		**کل تعداد 22(5+16)**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ضمیمہ ہفتم۔ترقیاتی مالی اداروں کی فہرست

	دسمبر22ء		
1	ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ	1	ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ
2	پیئر انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ	2	پیئر انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ
3	پاک برونائی انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ	3	پاک برونائی انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ
4	پاک لیبیا ہولڈنگ کمپنی لمیٹڈ	4	پاک لیبیا ہولڈنگ کمپنی لمیٹڈ
5	پاک اومان انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ	5	پاک اومان انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ
6	پاک چائنا انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ	6	پاک چائنا انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ
7	پاکستان کویت انویسٹمنٹ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ	7	پاکستان کویت انویسٹمنٹ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ
8	پاکستان مورگیج ری فنانس کمپنی لمیٹڈ	8	پاکستان مورگیج ری فنانس کمپنی لمیٹڈ
9	سعودی پاک انڈسٹریل اینڈ ایگریکلچرل انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ	9	سعودی پاک انڈسٹریل اینڈ ایگریکلچرل انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ضمیمہ ہشتم- خردمالکاری بینکوں کی فہرست

	دسمبر 22ء		دسمبر 23ء
1	ایڈوانس پاکستان مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ	1	ایڈوانس پاکستان مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
2	اپنا مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ	2	اپنا مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
3	فنکا مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ	3	فنکا مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
4	خوشحالی مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ	4	خوشحالی مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
5	موبی لنک مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ	5	موبی لنک مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
6	این آر ایس پی مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ	6	این آر ایس پی مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
7	پاک اومان مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ	7	پاک اومان مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
8	سندھ مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ	8	سندھ مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
9	ٹیلی نار مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ	9	ٹیلی نار مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
10	دی فرسٹ مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ	10	ایچ بی ایل مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ (سابق دی فرسٹ مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ)
11	یو مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ	11	یو مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ضمیمہ نہم–غیر بینک مالی اداروں کی فہرست

اثاثہ جاتی انتظام کی کمپنیاں (اے ایم سیز) / سرمایہ کاری مشیر (آئی ایز)

1	786 انویسٹمنٹس لمیٹڈ
2	اعراف انویسٹمنٹ ایڈوائزری لمیٹڈ
3	اے بی ایل ایسیٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
4	اے کے ڈی انویسٹمنٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
5	الفلاح جی ایچ پی انویسٹمنٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
6	الائنس انویسٹمنٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
7	المیزان انویسٹمنٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
8	اٹلس ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
9	اے ڈبلیو ٹی انویسٹمنٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
10	بی ایم اے انویسٹمنٹ ایڈوائزر لمیٹڈ
11	فیصل ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
12	فرسٹ کیپٹل انویسٹمنٹ لمیٹڈ
13	حبیب ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
14	ایچ بی ایل ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
15	انٹرلوپ ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
16	جے ایس انویسٹمنٹ لمیٹڈ
17	کفایہ انویسٹمنٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
18	لیکسن انویسٹمنٹ لمیٹڈ
19	میگنس انویسٹمنٹ ایڈوائزرز لمیٹڈ
20	ماہانہ ویلتھ لمیٹڈ
21	ایم سی بی انویسٹمنٹ لمیٹڈ
22	نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ لمیٹڈ
23	این بی پی ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
24	پاک اومان ایسیٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
25	پاک قطر اسیٹ منیجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
26	پی این او کیپٹل لمیٹڈ
27	سرمُز انویسٹمنٹ لمیٹڈ
28	یو بی ایل فنڈ منیجرز لمیٹڈ
29	وژن کیپٹل لمیٹڈ

مضاربہ کمپنیاں

1	الائیڈ رینٹل مضاربہ
2	بی ایف مضاربہ
3	ایلیٹ کیپٹل مضاربہ
4	ایکویٹی مضاربہ
5	فرسٹ النور مضاربہ
6	فرسٹ فیڈ لٹی لیزنگ مضاربہ
7	فرسٹ آئی بی ایل مضاربہ
8	فرسٹ امروز مضاربہ
9	فرسٹ پیرا ماؤنٹ مضاربہ
10	فرسٹ پنجاب مضاربہ
11	فرسٹ ٹریٹ مینو فیکچر نگ مضاربہ
12	حبیب مضاربہ
13	مضاربہ ال-مالی
14	اورینٹ رینٹل مضاربہ
15	اورِ کس مضاربہ
16	پاپولر اسلامک مضاربہ
17	سندھ مضاربہ
18	ٹرائی اسٹار مضاربہ
19	ٹرسٹ مضاربہ
20	یو ڈی آئی مضاربہ
21	یونی کیپ مضاربہ

غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں

1	آگاہی پاکستان
2	اخوت اسلامک مائیکرو فنانس
3	المواخات مائکرو فنانس کمپنی لمیٹڈ
4	آسان قرض فنانسنگ سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
5	بلوچستان رورل سپورٹ پروگرام
6	بلیو اسکائی فنانشل سروسز لمیٹڈ
7	کیئر فنانشل سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ
8	کیشیو فنانشل سروسز لمیٹڈ
9	کریڈٹ فکس فنانشل سروسز لمیٹڈ
10	سی ایس سی امپاورمنٹ اینڈ انکلوژن پروگرام
11	دامن سپورٹ پروگرام
12	فارمر ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن
13	فارمرز فرینڈز آرگنائزیشن
14	غازی بروتھا ترقیاتی ادارہ
15	گولڈ لائن فنانشلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
16	ہمراہ فنانشلز سروسز لمیٹڈ
17	جے ڈبلیو ایس پاکستان
18	کشف فاؤنڈیشن
19	ایم جی فنانشلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
20	معجز سپورٹ پروگرام
21	نیشنل رورل سپورٹ پروگرام (این آر ایس پی)
22	او پی ڈی سپورٹ پروگرام
23	آرگنائزیشن فار پاورٹی ریڈکشن اینڈ کمیونٹی ٹریننگ پروگرام
24	پاکستان مائکرو فنانس پرائیویٹ کمپنی لمیٹد
25	پنجاب رورل سپورٹ پروگرام
26	رورل کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام
27	ساتھ مائیکرو فنانس فاؤنڈیشن پاکستان
28	سیفکو مائکرو فنانس کمپنی لمیٹڈ
29	سرحد رورل سپورٹ پروگرام
30	سرمایہ مائکرو فنانس پرائیویٹ لمیٹڈ
31	سیّا مائیکرو فنانس کمپنی
32	شاہ سچل سامی فاؤنڈیشن
33	سماک فنانشل سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
34	سندھ رورل سپورٹ آرگنائزیشن
35	سُون ویلی ڈویلپمنٹ پروگرام
36	تیز فنانشل سروسز لمیٹڈ
37	تھر دیپ مائیکرو فنانس فاؤنڈیشن
38	ٹائٹلسٹک فنانس لمیٹڈ
39	یونین مائکرو فنانس کمپنی لمیٹڈ
22	قسط بازار (پرائیویٹ) لمیٹڈ
23	سیکیورٹی انویسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
24	سیڈ کریڈ فنانس لمیٹڈ
25	تعلیم فنانس کمپنی لمیٹڈ
26	ٹرکر فنانشل سروسز لمیٹڈ
27	امید پے (پرائیویٹ) لمیٹڈ
28	وژن کریڈ فنانشل سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
29	وصل انویسٹمنٹ فنانس لمیٹڈ

مکاناتی مالکاری کمپنیاں

1	اخوت ہاؤسنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ
2	آسان گھر فنانس لمیٹڈ
3	پاکستان ہاؤسنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ
4	ٹریلس ہاؤسنگ فنانس لمیٹڈ

ضمیمہ نہم-غیر بینک مالی اداروں کی فہرست

سرمایہ جاتی مالی کمپنیاں (آئی ایف سیز)

1	4سائٹ فنانس سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
2	ابھی (پرائیویٹ) لمیٹڈ
3	کریڈٹ بک فنانشل سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
4	ایسکورٹ انویسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
5	فِنجا لینڈنگ سروسز لمیٹڈ
6	فرسٹ کریڈٹ انویسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
7	گولڈ فن لمیٹڈ
8	انفرازمین پاکستان لمیٹڈ
9	انویسٹ کیپٹل انویسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
10	جاز کیش (پرائیویٹ) لمیٹڈ
11	جنگل کریڈ جیٹل فنانس لمیٹد
12	لیجنڈ فنانشل سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
13	ایل ایس ای فنانشل سروسز لمیٹڈ
14	مائکروکریڈ فنانشل سروسز لمیٹڈ
15	نیم ایکسپونَنشیل فنانشل سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
16	اوریکس لیزنگ پاکستان لمیٹڈ
17	پاکستان ڈویلپمنٹ فنڈ لمیٹڈ
18	پاکستان مائیکروفنانس انویسٹمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ
19	پرواز فنانشل سروسز لمیٹڈ
20	پوسٹ ایکس فنانشل سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
21	قسط پے بی پی این ایل (پرائیویٹ) لمیٹڈ
22	قسط بازار (پرائیویٹ) لمیٹڈ
23	سیکورٹی انویسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
24	سیڈ کریڈ فنانشل سروسز پاکستان لمیٹڈ
25	تعلیم فنانس کمپنی لمیٹڈ
26	ٹرکر فنانشل سروسز لمیٹڈ
27	امید پے (پرائیویٹ) لمیٹڈ
28	وژن کریڈ فنانشل سروسز لمیٹڈ
29	وصل انویسٹمنٹ فنانس لمیٹڈ

ڈسکاؤنٹنگ

اسمارٹ فنانس لمیٹڈ

رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنیز (آر ایم سیز)

1	اے کے ڈی رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
2	عارف حبیب ڈولمین رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
3	بودلا رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
4	ڈھائی رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی
5	فاسٹ رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
6	آئی ایم ایم رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
7	آئی ایس ای ٹاورز رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
8	پراویڈنشیل رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
9	راک وائل رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
10	ایس بی گلوبل رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ لمیٹڈ
11	شیلڈ رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی
12	سینولنک رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
13	دی لیک سٹی رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی
14	ٹی پی ایل پراپرٹیز رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
15	ویریٹاس رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
16	زمین رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ مینجمنٹ کمپنی

اجارہ کمپنیاں

1	قرطبہ لیزنگ لمیٹڈ
2	گریز لیزنگ لمیٹڈ
3	پاک گلف لیزنگ کمپنی لمیٹڈ
4	پرائمس لیزنگ لمیٹڈ
5	ایس ایم ای لیزنگ لمیٹڈ

نجی ایکویٹی اور مخاطرہ سرمایہ (وینچر کیپٹل) فرمز

1	فاطمہ گوبی وینچرز لمیٹڈ
2	اجارہ کیپٹل پارٹنرز لمیٹڈ
3	نداوینچر کیپٹل مینجمنٹ لمیٹڈ
4	پی این او کیپٹل لمیٹڈ
16	سائی وینچر کیپٹل (پرائیویٹ) لمیٹڈ
17	ٹی ایم ٹی وینچرز لمیٹڈ

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ضمیمہ دہم-بیمہ کمپنیوں کی فہرست

غیر حیاتی بیمہ کمپنیاں

1 آدم جی انشورنس کمپنی لمیٹڈ
2 الفلاح انشورنس کمپنی لمیٹڈ
3 الیانز ای ایف یو ہیلتھ انشورنس لمیٹڈ
4 الفا انشورنس کمپنی لمیٹڈ
5 ایشیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ
6 عسکری جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ
7 اٹلس انشورنس لمیٹڈ
8 سنچری انشورنس کمپنی لمیٹڈ
9 حچیب انشورنس پاکستان لمیٹڈ
10 کریسنٹ اسٹار انشورنس لمیٹڈ
11 ایسٹ ویسٹ انشورنس کمپنی لمیٹڈ
12 ای ایف یو جنرل انشورنس لمیٹڈ
13 حبیب انشورنس کمپنی لمیٹڈ
14 آئی جی آئی جنرل انشورنس لمیٹڈ
15 جوبلی جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ
16 نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ
17 پبلک انشورنس لمیٹڈ
18 پریمیئر انشورنس لمیٹڈ
19 ریلائنس انشورنس کمپنی لمیٹڈ
20 سیکورٹی جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ
21 شاہین انشورنس کمپنی لمیٹڈ
22 سلور اسٹار انشورنس کمپنی لمیٹڈ
23 سندھ انشورنس لمیٹڈ
24 دی ایشین میوچل انشورنس کمپنی (گارنٹی)*
25 دی کوآپریٹو انشورنس سوسائٹی آف پاکستان لمیٹڈ
26 دی پاکستان جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ
27 دی یونائیٹڈ انشورنس کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ
28 دی یونیورسل انشورنس کمپنی لمیٹڈ
29 ٹی پی ایل انشورنس لمیٹڈ
30 ٹریکو انشورنس کمپنی لمیٹڈ
31 یوبی ایل انشوررز لمیٹڈ

جنرل تکافل کمپنیاں

1 پاک کویت تکافل کمپنی لمیٹڈ
2 پاک قطر جنرل تکافل لمیٹڈ
3 سلام تکافل لمیٹڈ (سابقہ تکافل پاکستان)

حیاتی بیمہ کمپنیاں

1 آدم جی لائف اشورنس کمپنی لمیٹڈ
2 عسکری لائف اشورنس کمپنی لمیٹڈ (سابقہ ایسٹ ویسٹ لائف اشورنس کمپنی لمیٹڈ)
3 ای ایف یو لائف اشورنس کمپنی لمیٹڈ
4 آئی جی آئی لائف انشورنس لمیٹڈ
5 جوبلی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ
6 اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان
7 ٹی پی ایل لائف انشورنس لمیٹڈ (سابقہ ایشیا کیئر ہیلتھ اینڈ لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ)
8 پوسٹل لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

فیملی تکافل کمپنیاں

1 ففتھ پلر فیملی تکافل لمیٹڈ
2 داؤد فیملی تکافل کمپنی لمیٹڈ
3 پاک قطر فیملی تکافل لمیٹڈ

نو بیمہ کمپنیاں

1 پاکستان ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ

* کمپنی کے خلاف بیمہ آرڈیننس 2000ء کی شق 143 کے تحت ختم کرنے کے لیے کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

فرہنگ (انگریزی-اردو)

banking spread	بینکاری تفاوت
benchmark	نشانیہ
book value	کتابی قیمت
call money market	طلبی زر کی منڈی
capital adequacy ratio	شرح کفایت سرمایہ
capitalization	سرمایت
circular debt	گردشی قرضے
closed end mutual fund	غیر مسدود میوچل فنڈ
closed end mutual fund	مسدود میوچل فنڈ
co–efficient ofvariation	تغیر کا عددی سر
collateral	ضمانت
consolidation	یکجائی
consumer finance	صارفی مالکاری
counter cyclicality	مخالف گردشی اثر
credit risk	خطرۂ قرض
cross currency swaps	بین کرنسی تبدل
deflation	قیمتوں کی تقلیل
demand liabilities	طلبی واجبات
deposit	امانت
depositor	امانت گزار
development financeinstitutions	ترقیاتی مالی ادارے
due diligence	ضروری مستعدی
equity price risk	ایکویٹی نرخ کا خطرہ
exchange rate risk	خطرۂ شرح مبادلہ
exposure limit	حد انکشاف
financial inclusionprogram	مالی شمولیت کا پروگرام
financial products	مالی مصنوعات
financial risk	مالی خطرہ
financial soundnessindex	مالی صحت کا اشاریہ
financial soundnessindicators	مالی صحت کے اظہاریے
fixed investment loans	معین سرمایہ کاری قرضے
floating interest rate	رواں شرح سود
foreign directinvestment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
hedge fund	پیش بندی فنڈ
held for sale	محفوظ برائے فروخت
held for trade	محفوظ برائے تجارت
held to maturity	محفوظ تا عرصیت
interest rate swap	تبدل شرح سود
leasing	اجارہ
lending	قرض گاری
liquidity management	سیالیت کا انتظام
listed company	فہرستی کمپنی
long end of the yieldcurve	خط یافت کا انتہائی سرا
market capitalization	منڈی کی سرمایت
market dynamics	منڈی کے تحرکات
maturity mismatches	عرصیت کی عدم مطابقت
mergers andacquisitions	انضمام و تحویل
microfinance	خرد مالکاری
money market	بازار زر
money marketoperations	بازار زر کے سودے
mortgage finance	رہن مالکاری
net claims	خالص دعوے
net interest margin	خالص سودی مارجن
portfolio	جزدان
procyclicality	موافق گردشی اثر
profitability	نفع یابی/نفع آوری
provisioning	تموین
prudential regulations	محتاطیہ ضوابط
Real EffectiveExchange Rate	حقیقی موثر شرح مبادلہ
redemption	انفکاک
return on assets	اثاثوں پر منافع
return on equity	ایکویٹی پر منافع
revaluation	باز قدر پیمائی
risk profile	خاکۂ خطر
securities	تمسکات
solvency	ادائیگی قرض کی صلاحیت
venture capital	مخاطرہ سرمایہ
yield curve	خط یافت

فرہنگ (اردو-انگریزی)

اثاثوں پر منافع	return on assets
اجارہ	leasing
ادائیگی قرض کی صلاحیت	solvency
امانت	deposit
امانت گزار	depositor
انضمام و تحویل	mergers and acquisitions
انفکاک	redemption
ایکویٹی پر منافع	return on equity
ایکویٹی نرخ کا خطرہ	equity price risk
باز قدر پیمائی	revaluation
بازار زر	money market
بازار زر کے سودے	money market operations
بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	foreign direct investment
بین کرنسی تبدل	cross currency swaps
بینکاری تفاوت	banking spread
پیش بندی فنڈ	hedge fund
تبدل شرح سود	interest rate swap
ترقیاتی مالی ادارے	development finance institutions
تغیر کا عددی سر	co-efficient of variation
تمسکات	securities
تموین	provisioning
جزدان	portfolio
حد انکشاف	exposure limit
حقیقی موثر شرح مبادلہ	Real Effective Exchange Rate
خاکۂ خطر	risk profile
خالص دعوے	net claims
خالص سودی مارجن	net interest margin
خرد مالکاری	microfinance
خط یافت	yield curve
خط یافت کا انتہائی سرا	long end of the yield curve
خطرۂ قرض	credit risk
خطرۂ شرح مبادلہ	exchange rate risk
رہن مالکاری	mortgage finance
رواں شرح سود	floating interest rate
سرمایت	capitalization
سیالیت کا انتظام	liquidity management
شرح کفایت سرمایہ	capital adequacy ratio
صارفی مالکاری	consumer finance
ضروری مستعدی	due diligence
ضمانت	collateral
طلبی زر کی منڈی	call money market
طلبی واجبات	demand liabilities
عرصیت کی عدم مطابقت	maturity mismatches
غیر مسدود میوچل فنڈ	closed end mutual fund
فہرستی کمپنی	listed company
قرض گاری	lending
قیمتوں کی تقلیل	deflation
کتابی قیمت	book value
گردشی قرضے	circular debt
مالی خطرہ	financial risk
مالی شمولیت کا پروگرام	financial inclusion program
مالی صحت کا اشاریہ	financial soundness index
مالی صحت کے اظہاریے	financial soundness indicators
مالی مصنوعات	financial products
محتاطیہ ضوابط	prudential regulations
محفوظ برائے تجارت	held for trade
محفوظ برائے فروخت	held for sale
محفوظ تا عرصیت	held to maturity
مخاطرہ سرمایہ	venture capital
مخالف گردشی اثر	counter cyclicality
مسدود میوچل فنڈ	closed end mutual fund
معین سرمایہ کاری قرضے	fixed investment loans
منڈی کے تحرکات	market dynamics
منڈی کی سرمایت	market capitalization
موافق گردشی اثر	procyclicality
نشانیہ	benchmark
نفع یابی / نفع آوری	profitability
یکجائی	consolidation